صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 29 مئی 2003ء بمطابق 26 ربیع الاوّل 1424 ہجری صبح دس بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہاں خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ

وَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الۡكَذِبَ○ وَهُوَ يُدۡعَىٰٓ إِلَى الۡإِسۡلَٰمِ○ وَاللَّهُ لَا يَهۡدِي الۡقَوۡمَ الظَّٰلِمِينَ○ يُرِيدُونَ لِيُطۡفِـُٔواْ نُورَ اللَّهِ بِأَفۡوَٰهِهِمۡ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكَٰفِرُونَ○ هُوَ الَّذِيٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِالۡهُدَىٰ وَدِينِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُونَ۔

(ترجمہ)۔ اوراس سے ظالم کون کہ بلایا تو جائے اسلام کی طرف اور وہ خدا پر جھوٹ بہتان باندھے۔اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے (چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھادیں۔حالانکہ خدا اپنی روشنی کو پورا کرکے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے اور سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے۔

وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! یوه ډیر ضروری تا سو ته دغه کول دی جی۔

جناب سپیکر: سکندر خان شیر پاؤ صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ کل جو میں نے واقعہ کا ذکر کیا تھا، اس کا جواب نہیں آیا۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: سکندر خان صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! هغه بله ورځ په دې هاؤس کښې یوه خبره اوچته شوې وه د سائن بورډز په حواله سره۔۔۔۔

(مداخلت)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: سکندر صاحب، زۀ ړومبې ولاړ یم۔

جناب سپیکر: مولانا مجاهد صاحب، د دې نه وروستو۔

رسمی کارروائی

جناب سکندر حیات خان: او آنریبل ظفر اعظم صاحب مونږه له په هغې کښې جواب راکړے وو او یوه تسلی ئے راکړې وه چې د هغې خلقو خلاف ایف آئی آر کټ شوې دے او کارروائی به کیږی۔ جناب سپیکر! نن ما سره دلته کښې د یو پریس کانفرس، د هغې دغه ما سره شته، د یو ایم این اے صاحب، هغه وخت کښې زۀ ډیر دغه وومه چې ظفر اعظم صاحب دا وئیلی وو چې که د دې سائنډ هم ثوک دغه اوکړی، د هغه خلاف به مونږه کارروائی کوؤ، او هغه وخت کښې دوئ زمونږه د اپوزیشن د یو ایم پی اے، عتیق خان خلاف ایف آئی آر کټ کولو هم دغه کړے وو چې مونږه د هغوې خلاف فوراً ایف آئی آر کټ کړے دے، او دوئ دا دغه کړے وو چې مونږه، د ایم ایم اے والا چې دے چا سره به ناانصافی نه کوؤ او چې ثوک هم وی چې هغوې غلط کار کوی، د هغوې خلاف به کارروائی کوؤ۔ نن جناب سپیکر، هغه ایف آئی آر چې هغه ورځ دوئ آن دی فلور آف دی هاؤس وئیلی وو چې یره مونږه کټ کړے دے، هغه نن سیل شوې دے جی۔ جناب

سپیکر! هغه چې په کومو شپږو اووه کسانو باندې شوې دے ، هغې کښې هغه کس نشته چې چا پخپله پریس کانفرس کړے دے ، چونکه هغه د ایم ایم اے د نیشنل اسمبلئی رکن دے نو ځکه په هغه باندې دا ایف آئ آر نه دے کټ شوے ؟ دوئ دے ماله دا جواب راکړی۔ هغه پخپله په خپل پریس کانفرس کښې دا دغه کړې دے چې دا مونږه بالکل صحیح کار کړے دے او دے نه پس ته، د حسبه ایکټ پس ته به داسې کارروائ بیا هم کوؤ۔ آیا دا نه وو پکار چې دوئ په هغه باندې هم دا ایف آئی آر کټ کړے وے ؟ د اپوزیشن یو رکن چې دے ، عتیق خان د هغه خلاف ایف آئی آر کټ کولو کښې او د هغه خلاف دا آرډر پاس کولو کښې چې هغه د فوراً Arrest کړې شې، هغې کښې خو دوئ جلدی ښائ خو جناب سپیکر ،چې د دوئ د خپلو کسانو وار راشې نو بیا ایف آئی آر هم سیل کیږی، بیا په هغه خلقو باندې ایف آئی آر هم نه درج کیږی (تالیاں) دا جناب سپیکر، د کوم ملک قانون دے ؟ دوئ د انصاف دعویدار دی؟ دا د دوئ انصاف دے ؟ (تالیاں) دا به دوئ مخکښې په دې ملک کښې شریعت راولی، دا د دوئ کردار دے ؟۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب وجیہہ الزمان: جناب سپیکر!

(شور)

جناب سپیکر: پلیز آرڈر۔ پلیز آرڈر۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): سکندر شیر پاؤ صاحب نے جذبات میں جو الفاظ کہے ہیں ان کو شریعت کے متعلق ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں ۔

Mr. Speaker: Please Order, please order.

(شور)

جناب سکندر حیات خان: کونسے الفاظ؟ میں نے تو جناب سپیکر، بڑے معزز الفاظ کے ساتھ، ان کے اپنے الفاظ تھے کہ ان کا اپنا بھی کوئی بندہ ہو یا کوئی بھی ہو، اس کے خلاف، بلکہ انہوں نے تو یہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ اگر وزیر اعلیٰ صاحب کا کوئی رشتہ دار بھی ہو، تو اس کے خلاف بھی ہم ایف آئی آر کاٹیں گے۔

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب! مونږه له هم موقع را کړئ جی۔

جناب سکندر حیات خان: تو اس کے خلاف بھی ایف آئی آر کاٹیں گے۔ یہ اس کے الفاظ تھے۔ (مداخلت) لیکن جناب سپیکر، (مداخلت) (شور) لیکن آج وہ پالیسی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر، میں اپنے محترم بھائی اور آنریبل ممبر کی مکمل حمایت کرتا ہوں اس ایشو پر اور میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کچھ دن پہلے سابقہ اجلاس میں، میں نے ایک اہم مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ دلائی تھی اور اس کے بعد پھر واک آؤٹ بھی کیا تھا اور واک آؤٹ کے دوران ہمیں یہ یقین دھانی کرائی گئی تھی کہ اس ناانصافی کا ازالہ ہوگا اور یہ ماضی کے چھ مہینوں سے جو ناانصافیاں چلتی آرہی ہیں اور ابھی تک کسی ایک کا ازالہ نہیں ہوا۔ تو میں دوبارہ وضاحت کرنا چاہونگا کہ جس ایشو پر میں نے بات اٹھائی تھی، وہ ایک جنگل کے بارے میں ایشو تھا۔ ہمارے کوہستان کے بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے کوہستان میں آٹھ لاکھ فٹ لکڑی ناجائز کاٹی ہوئی پڑی ہے اور پالیسی یہ ہے ہزارہ ایکٹ کے تحت کہ اس کو بحق سرکار ضبط کر کے آکشن کیا جائے۔ لیکن وہاں پر نئی پالیسی Device کی جارہی ہے کہ پچاس روپے جرمانہ فی فٹ لگا کر اس کو منڈی میں بیچا جائے، جب کہ پچاس روپے فی فٹ جرمانہ لگا کر ساڑھے تین سو روپے Cost پڑتی ہے اس کو منڈی میں پہنچانے کی اور منڈی میں اس کا ریٹ ہزار سے بارہ سو روپے تک ہے۔ تو میں پوچھنا چاہونگا کہ آنریبل سی ایم نے جو فیصلہ کیا ہے، اس میں کتنا ثواب کمایا؟ ایوان کے سامنے بتائیں اور اگر نہیں کمایا تو پھر یہ ناجائز آرڈر کینسل کیوں نہیں ہوتا ابھی تک؟ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اس دن سراج الحق صاحب نے، ہمیں بڑی امید ہے، کیونکہ وہ ماشاء اللہ ایک بااصول پارٹی کے ایک بڑے سینیئر ممبر ہیں، انہوں نے بھی اس فیصلے پر گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ اب مایوسی

کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ناانصافی کے خلاف اسمبلی میں بیٹھنے سے بہتر ہے کہ ہم واک آؤٹ کریں۔ تھینک یو سر، میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب! اس کو شعار نہ بنائیں، پلیز، پلیز۔ ملک ظفر اعظم صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! کیا پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی لمبی بات کی جا سکتی ہے رولز کے مطابق؟

جناب سپیکر: عبداللہ بنگش صاحب، منسٹر صاحب کو بولنے دیں۔

قاری محمد عبداللہ: رولز کے بارے میں پوچھ رہا ہوں پوائنٹ آف آرڈر پر۔

(مداخلت)

جناب خلیل عباس خان: دا د سپیکر کار دے۔

جناب سپیکر: کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ کونسے رولز کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟ آپ Quote کریں۔

قاری محمد عبداللہ: پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی لمبی۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب کاشف اعظم: کیا ادھر سے رولز کی خلاف ورزی ہوتی ہے؟ جب سپیکر صاحب، وہاں سے بات ہوتی ہے تو آپ ان کو یہ نہیں کہتے۔ میں آپ سے کہتا ہوں تو، ہمیں بھی دو منٹ دیں ہم بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: تو منسٹر صاحب کو کہنے دیں ناں۔

جناب کاشف اعظم: جب ایف آئی آر سیل ہے تو پھر ان کو کیسے پتہ ہے کہ کس کے نام شامل ہیں اور کس کے نام شامل نہیں ہیں؟ آیا انہوں نے اپنے ذاتی اثر رسوخ سے ایف آئی آر دیکھی ہے؟ اگر انہوں نے دیکھی ہے تو پھر وہ بھی غیر قانونی کام ہے۔ ان کو کیسے پتہ چلا کہ کسی کا نام اس میں شامل ہے یا نہیں ہے؟

(تالیاں)

جناب کاشف اعظم: جب ایف آئی آر سیل ہے۔

(شور)

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو پتہ نہیں کہ کہاں وہ ایف آئی آر درج ہے، ان کا اپنا بیان بھی ہے ظفر اعظم صاحب کا۔

جناب سپیکر: سکندر شیر پاؤ صاحب! پلیز، آپ نے تو اپنا مؤقف بیان کر دیا تو دوسرے کو بھی مؤقف بیان کرنے کا حق آپ دے دیں نا۔ ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون): سکندر شیر پاؤ صاحب جوان ہیں، اس لئے میں اپنے ساتھیوں سے اور اس سائیڈ دونوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے نوجوان ہے، جذباتی ہے اور ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ ایسی جذباتی باتیں کرتے ہوئے ان کی سلجھی ہوئی عادت ان شاءاللہ آئندہ کسی ٹائم ہم دیکھیں گے میں ان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ میری یہ ڈیوٹی نہیں ہے کہ میں تھانوں میں پھروں اور ایف آئی آرز دیکھوں کہ کونسے تھانے میں آیف آئی آر چیک ہو رہے ہیں اور کونسے میں نہیں ہو رہے ہیں بلکہ یہ ایک غیر قانونی بات ہے کہ آپ نے اس طرح جو سیل، 'Sealed' اور 'Unsealed' کی بات کی، یہ آپ کو نہیں کرنی چاہیئے گو کہ آپ کے کسی ساتھی نے یا کسی سرکاری آفیسر نے آپ کو یہ انفارمیشن دی ہو گی لیکن یہ آپ تک امانت ہونی چاہیئے تھی۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جناب سکندر حیات شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! په اخبارونو کښې دا راغلی دی چې دا ایف آئ آر سیل شوې دی، زۀ دوئ ته کتنګ د هغې اوښایم۔ د ظفر اعظم صاحب خپل بیان هم شته۔

جناب سپیکر: تاسو تحریک التواء راوړئ په هغې باندې اوس۔

وزیر قانون: میں نے ابھی بھی بیان دیا۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سکندر حیات خان: دوئ که یقین دهانی راکوی، وجیهہ صاحب له هم دوئ یقین دهانی ورکړې وه، دا دے درے میاشتې اوشوې څه ئے اونکړل۔ هغه وخت کښې

چیف منسټر ناست وو او د هغه مخامخ دوئ خبره اوکړه او دوئ څه اونکړل نو جناب سپیکر، نوره به مونږه د دوئ نه څه توقع ساتو؟

<u>جناب سپیکر:</u> سکندر خان شیر پاؤ صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون:</u> سکندر خان! یہ جذباتی ہونے کی بات نہیں ہے۔ بات سنیں۔ میں نے آپ کو یقین دہانی کرائی، اس کی Verification آپ نے کردی کہ اس کی ایف آئی آر سیل ہو چکی ہے لیکن سیل ہے جس کی یہ گواہی ہے ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ ہم تھانوں میں جائیں۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ فلاں تھانے میں ہوئی ہے، فلانے تھانے میں ہوئی ہے کس کے خلاف ہوئی ہے۔ یہ اگر آپ شہادت دے سکیں تو ایم این اے پر بھی ایف آئی آر کٹ جائے گی۔

(مداخلت)

<u>جناب سکندر حیات خان:</u> جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ Law and order ان کا مسئلہ ہے یا نہیں ہے؟ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ Law and order کو اپنے ہاتھ میں لیں؟ کیا یہ چاہتے ہیں کہ اس صوبے میں انارکی آئے؟ کیا یہ چاہتے ہیں کہ اس قسم کا Behavior جو سائن بورڈز کے سلسلے میں ہوا تھا، کیا یہ اس کے حق میں ہیں؟ کیا یہ اس کو Condemn نہیں کرتے؟ یہ اس کا ہمیں جواب دیں۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ وجیہہ الزمان صاحب کا جو مؤقف ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> جناب سپیکر! I have requested ان کو یہ بتایا جائے کہ ان کو باری کا انتظار کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ نہیں کرتے تو میں کیا کروں؟ میں تو استدعا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنا مؤقف بیان کر دیا۔ آپ صبر سے سنیں کوئی نکتہ اگر ہو، اول تو یہ کہ کسی رول کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی ہے۔ آپ ایڈ جرنمنٹ موشن بھی نہیں لائے ہیں، اس کے باوجود ہم موقع دے رہے ہیں پورا پورا، یہ وجیہہ الزمان صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، اس کے بارے میں آپ کچھ بتائیں۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان:</u> بیس دن سے زیادہ ہو گئے ہیں کہ ان کو کہا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر قانون: اس کا جواب تو تیار ہے۔ ہم نے Distribute کئے ہوئے ہیں۔ سارا ہوم ورک ہمارے پاس ہے۔ منسٹر فار ہیلتھ اس کا جواب دے دیں گے لیکن میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اول تو بات تو یہ ہے کہ اگر ٹی وی اور اخباروں میں ایسی جذباتی باتیں ہوں تو ٹھیک ہے Otherwise، چیئر جس کو بات کرنے کا موقع دے تو Kindly اس کو بھی ہاؤس سنے۔

(تالیاں)

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! پچھلے سات مہینوں سے سن رہے ہیں، ابھی تک عمل نہیں دیکھا ہم نے۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر قانون: وجیہہ الزمان صاحب، آپ کو میں نے جواب دیدیا کہ منسٹر فار ہیلتھ آپ کو جواب دیں گے۔

جناب وجیہہ الزمان خان: یہ جواب تسلی بخش ہونا چاہیئے۔

(قطع کلامی، شور)

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! د دوئ د دې رویے خلاف مونږه واک آؤټ کوؤ۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین ایوان سے باہر چلے گئے)

Mr. Speaker: Please order, please, please.

جناب نادر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ !

جناب سپیکر: نادر شاہ صاحب۔ !

جناب نادر شاہ: جناب سپیکر صاحب! اول خو۔۔۔۔

(مداخلت)

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نادر شاہ صاحب۔د دې نه روستو۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> جی نادر شاہ صاحب!

<u>جناب نادر شاہ:</u> زما په خيال خو جی په دې فلور باندې خو زمونږه ډير معزز اراکين دی، پکار خو اول دا خبره ده چې يو سړے کله خبره کوی نو د جذباتی کيدو په ځائے هغه له بنه په حوصله باندې خبره کول پکار دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> عالم زیب عمرزئی۔ پلیز۔ پلیز۔

<u>جناب نادر شاہ:</u> بله دويمه خبره جی دا ده چې دے خلقو له پکار دی چې دوئ د چيئر د خبرې خيال ساتی۔ دے له يوه ضابطه جوړول غواړې ځکه چې که څوک منسټرولاړ وی، خبره کوئ يا د اپوزيشن يو رکن ولاړ وی، خبره کوئ نو بل سړی له پکار دا دی چې هغه د خپل باری انتظار اوکړی۔ او د دې هاؤس د عزت خيال اوساتی۔ دا خو چې څوک خبره کوی او هغه بل به راپاسې د هغه په مينځ کښې به خبره کوی۔ دا خو ډيره نازيبا خبره ده۔

<u>جناب شاہ راز خان:</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب مظفر سید:</u> پوائنٹ آف آرڈر، جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> محمد علی شاہ باچا صاحب۔ محمد علی شاہ باچا صاحب۔

<u>جناب محمد علی شاہ:</u> ډيره مهربانی سپيکر صاحب۔

<u>مولانا محمد مجاہد خان الحسینی:</u> جناب سپیکر صاحب! آپ مجھے اجازت کیوں نہیں دیتے پوائنٹ آف آرڈر پر ؟

(قہقہے)

<u>جناب محمد علی شاہ:</u> سپيکر صاحب! پرون---

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب محمد علی شاہ:</u> يره يو خو د دوئ، هاں جی-----

(شور)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! میں سب سے پہلے اٹھا ہوں، آپ مجھے اجازت نہیں دے رہے ہیں۔

سید محمد علی شاہ: مولانا صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: سب سے پہلے میں اٹھا ہوں پوائنٹ آف آرڈر پر، آپ مجھے اجازت نہیں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب۔

سید محمد علی شاہ: مولانا صاحب! بل له خو اجازت ورکوئ کنه۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب خه سید محمد علی شاه باچا صاحب۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ پرون جی داسې چل شوې دے چې منسټر بلدیات زمونږه ډی سی او۔ صاحب ته ټیلی فون کړے دے چې کوم د ایم اینډ آر ټینډرے شوې دی زمونږه په ډسټرکټ کښې۔ په هغې باندې Already ټینډرے شوې دی، کار پرے شروع شوې دے او منسټر صاحب ډی سی او صاحب ته ټیلی فون کړے دے چې دا ټینډرے هم کینسل کړه او دا کار هم بند کړه۔ نو منسټر صاحب ناست دے، د دوئ نه دا تپوس کومه چې یره دا کومه ګناه شوې ده چې Already کار شروع دے په ایم اینډ آر کښې، په سړکونو باندې کار شروع دے او دوئ ټیلی فون کوی چې یره دا ټینډرے هم کینسل کړه او دا کار هم بند کړه نن؟

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شاہ راز خان صاحب۔

جناب شاہ راز خان: زما ګزارش دا دے جی چې د باچا صاحب په علم کښې کیدے شې چې وی، ما د ناظم صاحب سره هم خبره کړې وه، ډی سی او صاحب سره مے هم خبره کړې وه۔ بیا مے د منسټر صاحب سره خبره اوکړه چې هلته کښې د مخکښې نه تقریباً د شپږو اته کروړو روپو یو سکیم دے چې ښځ خیله بائ پاس د

هغې د پاره دا ای پی ایس قیادت کېنې چې کومه کمیټی وه د ایم آر ډی پی، هغوې فیصله کړې ده چې دا بائې پاس بۀ خیله به مونږه جوړوو. په هغې کېنې ناظم صاحب دا کار کړے دے چې د څوارلس لکهو روپو د ایم اینډ آر نه ئے یو کار په هغې باندې شروع کړے دے چې افتتاح وربانديې اوکړی. ما اووئیل چې دا افتتاح د بے شکه ناظم صاحب اوکړي. چې کله هم دغه، که فرض کړه دے وربانديې دا پیسې اولګوی نو یو خو به دا پیسې ضائع شی ځکه چې ایم آر ډی پی والا راځی او هغه په دې باندې کار کوی. او هغه هغوې منظور کړے دے که فرض کړه دوئ وربانديې دا ټینډر دا کار وربانديې کوی نو هغه د شپږو آته کروړه روپو منصوبه به ضائع شي، هغه به ختم شي هغه به Defer شی ځکه چې هغوې به دا وائ، ایم آر ډی پی وائ چې په دې باندې خو Already کار کیږی او مونږ د دې نه ځو. نو علاقے ته به هم نقصان اوشي او حکومت ته هم د دې نه نقصان دے چې چوده، پنډره لاکه روپئی هسې ضائع کیږی که هغوې وربانديې فرض کړه کار اوس شروع کړو. که کار ئے وربانديې شروع نه کړو او زمونږه دا پراجیکټ Defer شو. نو علاقے ته به د شپږ اته کروړه روپو نقصان اوشي. نو په هغې کېنې منسټر صاحب مهربانی اوکړه، ډی سی او صاحب ته ئے اووئیل چې په دې باندې کار تاسو بند کړئ ځکه وربانديې کار بند کړئ چې دا پیسې واخلی په بل ځائے کېنې اولګوئ ځکه چې په دې باندې Already یو کار وربانديې کیږی نو ولے په دې باندې پیسې ضائع کوئی د قوم؟

سید محمد علی شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بس، نور، یوه خبره، بس اوشو، زۀ خبره کوم۔

سید محمد علی شاہ: یو منټ جی، یو منټ۔

جناب سپیکر: زۀ خبره کوم۔ تاسو شاه راز خان بیا منسټر صاحب سره کېنیني، خبره به اوکړئ۔ مطلب دا دے چې دغه۔ نیکسټ جناب سردار ممتاز عباسی صاحب۔

سردار ممتاز حسین عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب ! چونکہ وہ چھ مہینے میں پہلی مرتبہ کھڑے ہوئے ہیں تو ان کو میرے خیال میں موقع دینا چاہیئے۔جی۔

سردار ممتاز حسین عباسی: بہت شکریہ،جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: بنه د ه بیا کبننیم۔

سردار ممتاز حسین عباسی: ہم پہلے بھی بولنا چاہتے تھے لیکن ہم۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دې نه ر و ستو به۔۔۔۔۔

سردار ممتاز حسین عباسی: جناب سپیکر ! کل صدر، جناب رفیق تارڑ صاحب کسی فنکشن میں حصہ لینے کے لئے پشاور آئے، جنہیں ہم اب بھی آئینی اور قانونی طور پر پاکستان کا صدر مانتے ہیں لیکن انہیں یہاں پر خاطر خواہ پروٹوکول نہیں دیا گیا جبکہ اس سے پہلے صدر لغاری، سابقہ صدر لغاری، ہم رفیق تارڑ صاحب کو اب بھی پاکستان کا موجودہ صدر مانتے ہیں لیکن رفیق تارڑ کو وہ خاطر خواہ پروٹوکول نہیں دیا گیا جو ان کا حق بنتا تھا جب کہ اس سے پہلے سابقہ صدر لغاری صاحب یہاں تشریف لائے تھے تو انہیں پورا پورا پروٹوکول دیا گیا۔

جناب سپیکر: اچھا۔

سردار ممتاز حسین عباسی: میری حکومت صوبہ سرحد سے التجا ہے کہ اس بارے میں اپنا مؤقف پوائنٹ آؤٹ کرے۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔اس کی شکایت انہیں مشرف سے کرنی چاہیئے۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر ! اگر رفیق تارڑ صاحب یہاں آنے سے پہلے ہمیں اگاہ کر دیتے تو ہم ان کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور ان شاءاللہ تعالیٰ کوئی گاڑی بھیج دیتے، میں خود ان کو Receive کرنے کے لئے چلا جاتا۔ لغاری صاحب نے پہلے سے اطلاع دی تھی۔اس وجہ سے شاید ان کو کوئی لینے کے لئے چلا گیا ہو گا وہ اب جب بھی آئیں، آپ ہمیں بتائیں تو ان کو Receive کرنے جائیں گے۔

سردار ممتاز حسین عباسی: نہیں جی نہیں، ان کا پروگرام پہلے کا تھا یہاں پر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، سردار صاحب! سنیں آرام سے۔

سردار ممتاز حسین عباسی: ان کا پروگرام پہلے کا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں وہ تو بتا رہے ہیں کہ اگر وہ اطلاع دے دیتے تو ان کا یہ حق بنتا ہے کہ ہم ان کو پورا پروٹوکول دے دیتے۔

سردار ممتاز حسین عباسی: میرا خیال ہے صدر صاحب نے بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور دینا بھی چاہیئے اور دینا بھی چاہیئے۔ ملک مجاہد صاحب۔ ملک مجاہد صاحب۔

جناب ظفراللہ خان: جناب سپیکر! اطلاع کی جو بات ہے، وہ اخبارات میں آئی ہے تو یہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ ان کو چاہیئے کہ ٹائم نکال کر پانچ منٹ اخبارات بھی دیکھ لیا کریں۔

جناب سپیکر: آئندہ احتیاط رکھیں گے۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: مجھے حق دیکر پھر آپ۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد الحسینی صاحب۔ .Sorry

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! میں اس تند و تلخ، شیرین اور ترش بحث کے بعد ایک انسانی مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کل میں نے عرض کیا تھا کہ ایک حادثے میں ایک غریب گھرانے کے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا د کومے قاعدے لاندې تاسو خبره کوئ؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زهٔ په پوائنټ آف آرډر باندې خبره کومه۔

جناب سپیکر: پوائنټ آف آرډر؟ د کومے قاعدے خلاف ورزی کیږی؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: پرون تاسو ماله نه د هغې جواب راکړو نه هاؤس راکړو۔

جناب سپیکر: زه روستو درله درکوم۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: دا یوه انسانی همدردی ده۔ زهٔ دا عرض کوم چې پرون دوه ماشومان، یو د پینځو میاشتو بچے د مور په سینه باندې مړ شوې دے او بل د

لسو کالو نوجوان مړ شوي دے۔ آسمانی حادثه ده او د ټول هاؤس ما سره همدردی ده۔ زۀ د Concerned وزیر نه دا مطالبه کومه چې د هغوي د امداد د پاره څه کار اوکړی، اعلان اوکړی اوس۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جی۔جی، کوئسچنز آور، کوئسچن نمبر33 جناب پیر محمد خان صاحب۔

* 33 _ جناب پیر محمد خان: کیاوزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کابل گرام ایری گیشن سکیم کے لئے حکومت نے 97-1996 اور 1998-99 اے ڈی پی میں فنڈ کی منظوری دی تھی؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر تاحال کام شروع نہیں ہوا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ سکیم پر کام شروع کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کابل گرام ایری گیشن کا منصوبہ مالی سال 97-1996 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل تھا لیکن منظوری اور فنڈ نہ ملنے کی وجہ سے اس پر کام نہیں ہو سکا۔ 99-1998 کے دوران منصوبہ دوبارہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں محکمہ نے تجویز کیا لیکن فنڈز کی کمی کے باعث یہ منصوبہ پروگرام میں شامل نہیں کیا جاسکا۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر تاحال کام شروع نہیں ہو سکا ہے۔

(ج) محکمہ نے اس منصوبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 04-2003 میں تجویز کیا ہے جس پر تقریباً دس لاکھ روپے کے اخراجات ہونگے۔ تاہم اس کی لاگت کا صحیح اندازہ مفصل سروے اور پی سی۔ ون (PC-I) بننے کے بعد ہی ممکن ہوگا۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ما له خو د دې دغه جواب را نه کړے شو۔

جناب سپیکر: روستو د رکوی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دا کابل گرام ایری گیشن سکیم دے ، د هغې دپاره دا سوال ما ورکړې وو۔ دا د والئ سوات د زمانے سکیم وو ، هغه جوړ کړے وو بیا خراب شوې وو نو دوئ وائ چې مونږه ورته دس لاکھ روپئ تجویز کړے وی نو پیسې خو کمې دی۔ خیر دے د دوئ هغه Allocation ورته فی الحال منسټر صاحب وائ ټهیک ده چې دا دس لاکھ روپئ ورته فی الحال Allocation کوۀ نو خیر دے زۀ به ئے بیا نه Press کومه۔ دا کوم چې دوئ جواب ورکړے دے ، ټهیک ده هم دغه Allocation ورته او کړئ۔ بس ټهیک ده چې تاسو دغه یئ۔

Mr. Speaker: Minister for Irrigation Hafiz Akhtar Ali Sahib.

وزیر آبپاشی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب محترم پیر محمد خان صاحب چې کوم سوال کړے دے او د هغې دوئ ته جواب ملاو شوې دے ، اصل کښې خبره دا ده چې دا کومه مسئله دا چھیړلے ده نو دا سوال کننده د جواب دهنده نه زیات په دې خبره باندې واقف دے ځکه دا د هغه وخت داستان دے چې کله لا مونږه اسمبلی لیدلے نه وه په خوب کښې هم او الحمد لله دوئ په وزارت باندې وو خو بهرحال د هغې د پاره په دغه پی سی۔ ون کښې هغه تیاره شوې ده او په دغه اے۔ ډی۔ پی کښې ان شاء الله د هغې انتظام شته۔ نو دے د هغې نه مطمئن دے ان شاء الله۔

جناب پیر محمد خان: زۀ شکریه ادا کومه جی۔ خاص کر سیکرټری صاحب د محکمے ډیر شریف او قابل سړے دے۔

جناب سپیکر: سوال 41، جناب پیر محمد خان صاحب۔

* 41 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پچھلے چند سالوں سے پورن چکسیر، مغوزئی اور مارتونگ کے بہت سے علاقوں میں سیلابوں کی وجہ سے آبپاشی کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقوں میں تباہ شدہ سکیموں کی بحالی کی منظوری سابقہ حکومت نے دی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ فوجی حکومت کے آنے کی وجہ سے مذکورہ سکیموں پر کام نہ ہو سکا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ علاقوں میں تباہ شدہ سکیموں کی بحالی کا ارادہ رکھتی ہے؟ مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): (الف) پچھلے چند سالوں سے پورن چکسیر، مغوزئی اور مار تونگ کے بہت سے علاقوں میں سیلابوں کی وجہ سے آبپاشی کا نظام درہم برہم تو نہیں ہوا ہے لیکن آبپاشی کے کئی چینلز بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقوں میں سیلاب سے متاثرہ چند آبپاشی کی سکیموں کی بحالی کی منظوری سابقہ حکومت نے مالاکنڈ خصوصی ترقیاتی پیکیج میں دی تھی۔

(ج) یہ درست نہیں کہ مذکورہ آبپاشی سکیموں پر کام فوجی حکومت کے آنے کی وجہ سے نہ ہو سکا بلکہ شاید مذکورہ علاقوں میں منظور شدہ سکیموں کی بحالی پر صوبہ کی مجموعی مالی حالت میں تناؤ کی وجہ سے کام شروع نہ ہو سکا۔

(د) محکمہ آبپاشی پانچ منصوبوں کے سروے اور قابل عمل ہونے کی رپورٹوں (Feasibility) پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جس کو اے ڈی پی مالی سال 04-2003ء میں تجویز کیا گیا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہیں۔

(1) چوگا ایریگیشن (2) بہار ایریگیشن (3) داموڑی ایریگیشن چینل (4) چاگم پورن ایریگیشن چینل (5) نمکلی ایریگیشن چینل۔

جناب پیر محمد خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ په دې کښې زۀ ضمنی سوال کومه۔

جناب سپیکر: زما په خیال مطمئن یئ۔

جناب پیر محمد خان: د (الف) په جواب کښے دوئ وائ چې" آبپاشی کا نظام درہم برہم تو نہیں ہوا ہے" د هغې انکار ئے کړے دے او بیا د دې په جواب کښې ئے اقرار کړے دے خو بهرحال منسټر صاحب د اولنی سوال ډیر ښه جواب کړے دے او د دې هم، نو سیکرټری صاحب او د منسټر صاحب شکریه ادا کومه۔

جناب سپیکر: مطمئن یئ۔ ډیره مهربانی۔ کوئسچن نمبر 116 جناب شاه راز خان صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب! ہم نے بھی تقریباً چالیس، پچاس سوالات اسمبلی میں جمع کرائے ہیں، میں پیر محمد خان صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں یہ کونسا ذریعہ ہے کہ ان کے سوال اسمبلی میں آتے ہیں اور ہمارے چالیس، پچاس سوالات میں سے ایک دو سوال بھی نہیں آئے۔ یہ طریقہ ہمیں بھی بتائیں۔

جناب سپیکر: یہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔

جناب پیر محمد خان: طریقے کی بات نہیں ہے جی۔ کوئسچن نمبر 41 میں نے دیا ہے، یہ پورن چکیسر، مغوزئی، مارتونگ میں سیلابوں نے تباہی مچائی تھی، ان کے بارے میں تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کو اے ڈی پی میں شامل کریں۔ تو ٹھیک ہے، انھوں نے تسلی دی ہے اور سوال نمبر 41 ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: یہ تو بس ہو گیا نا، ہو گیا۔ شاہ راز خان صاحب کوئسچن نمبر 116۔

* 116 _ جناب شاہ راز خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حصار طوطہ کان لفٹ ایریگیشن چینل بار بار (Diversion) کی وجہ سے بند ہوتا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ عوام مالیہ بھی دے رہے ہیں لیکن ان کو پانی نہیں مل رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مستقل بند بنا کر مسئلے کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، دریائے سوات پر طوطہ کان لفٹ ایریگیشن سکیم بنائی گئی ہے جس پر تین پمپ لگائے گئے ہیں تاکہ 458 ایکڑ اراضی کی سیرابی کے لئے 3 کیوسک پانی پمپ کیا جاسکے

کیونکہ اکتوبر تا مارچ کے مہینوں میں دریائے سوات میں پانی کا بہاؤ کافی کم ہو جاتا ہے اس لئے پانی کو لفٹ سکیم کی طرف موڑنے کے لئے عارضی بند کام کی منظوری اور مطلوبہ فنڈ کی فراہمی کے بعد باندھا جاتا ہے۔ رواں سال کے دوران عارضی بند نہر بندی کے فوراً بعد جنوری 2003ء کے آواخر میں مکمل کیا گیا اور لفٹ سکیم اس وقت چالو حالت میں ہے۔

(ب) زمینداروں سے حکومت کے منظور شدہ شیڈول کے مطابق آبیانہ وصول کیا جاتا ہے۔ محکمہ آبپاشی پانی کی فراہمی کے لئے حتی المقدور کوشش کرتا ہے۔

(ج) چونکہ لفٹ سکیم کا زیر آبپاشی رقبہ نہایت قلیل ہے اور حکومت کی آمدنی بصورت آبیانہ کافی کم ہے۔ لہذا مستقل بنیادوں پر اس مسئلے کا حل بہت مہنگا ہے کیونکہ پختہ بند بنانے کے لئے کروڑوں روپیہ درکار ہونگے۔ چونکہ مذکورہ خرچ کے مقابلے میں آمدن بصورت آبیانہ کافی قلیل ہوگی لہذا پختہ بند کی تعمیر قابل عمل نہیں ہوگی۔

جناب شاہ راز خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جواب خو جی محکمے بنه تفصیلی راکړے دے۔

جناب سپیکر: بنه

جناب شاہ راز خان: خو په دې کښې زما عرض دا دے جی چې په دیکښې ما د مالیې خبره کړې ده چې آبیانه وصولیږی او اوبه نه وی۔ نو دوئ د هغې په جواب کښې لیکلی دا دی چې کومه د شیډول مطابق مونږه مالیه اخلو، زما گزارش په دې کښې دا دے، دوئ په دې خپل جواب کښې لیکلی دی چې " عارضی بند کام کی منظوری اور مطلوبہ فنڈ کی فراہمی کے بعد باندھا جاتا ہے" نو دا عارضی لکه "کام کی منظوری اور مطلوبہ فنڈ" دا چې کله راځی نو فصل پوره شوې وی لکه د فصل وخت تیر شوې وی، د کر خلقو ته اوبه نه وی رسیدلے، په دې کښې ډیر ټائم لگی۔ نو زما گزارش دا دے چې کوم خلقو نه ئے آبیانه اغستې ده، پکار دا ده چې هغوې ته یو Relaxation ورکړی چې چونکه په دې، ځکه چې آبیانه دا خو دوئ د اوبو قیمت اخلی نو چې اوبه ورنه کړی نو پکار دا ده چې خلقو ته په هغې کښې Relaxation ورکړی چې بهئ سخکال مونږه تاسو ته اوبه را اونه رسولې،

ستاسو فصل اونه شو، د کر په وخت کښې مونږ تاسو ته اوبه Provide نه کړے۔ دویمه خبره زما دا ده چې دوئ وربانديې دا ليکلی دی چې دا 458 ایکړ زمکه ده او په دې باندې په کروړونو روپئ لګی او دے باندې آبیانه کمه ده، د دې وجے نه مونږ دا نه کوو۔ نو زما ګزارش دا دے جی چې هغه ډیره غریبه علاقه ده او غرئیزهٔ علاقه ده او هم دغه ځائے پکښې د کر کروندې د پاره دے نو صرف په دې وجه باندې خبره Defer کول نه دی پکار چې ګنی دے باندې خرچه لږه راځی او آمدن ترے کم دے۔ دا د هغه خلقو مستقل د آبادکارئ یو پروګرام دے۔ نو زما ګزارش دا دے چې که منسټر صاحب په دې باره کښې مونږ ته لږه یقین دهانی راکړی، تسلی مے اوکړی چې د دې د پاره خرچه کیږی۔ په دې بنیاد دې ته ګوری چې د دې نه به آبیانه څومره راځی او مونږ پرے خرچه څومره کوو؟ په دې بنیاد د اوګوری چې دا انسانی مسئله ده، زمکه کمه ده د خلقو، دغه واحد ذریعه ده د روزګار۔ پکار دا ده چې په دې کښې حکومت مهربانی اوکړی۔ مهربانی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! په دې کښې زما یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان خان۔

جناب حبیب الرحمان: دا جی دوئ چې کوم عرض اوکړو، د ایریګیشن طریقه کار دا دے چې په دسمبر او جنوری کښې، دے ته Closure وائ، په هغې کښې هغه نهرونه دوئ ټهیک کوی۔ نو ټهیک ده چې آبیانه، دوئ د مهربانی اوکړی لکه زمونږ ګاګره ایریګیشن سکیم دےد او په هغے ډیرے لوئے پیسې حکومت مهربانی کړې ده او منظور کړی دی خو دوئ د Closure په وجه باندې، دوی د مهربانی اوکړی چې د کلوژر په نورو دغه کښې د دوئ کار کوی نو آبیانه د دوئ معاف کوئ ځکه چې خلقو کوم ګناه کړې ده؟ دوئ یو خس اوبه نه شی ورکولے یا کار متاثره کوی چې ته زمونږ فصل له اوبه راکړه نو وائ چې کلوژر Closure دے، کار Repaid نه کوی نو دغسې جنرل یوه خبره ده چې په Closure کښې، نه علاوه فرض کړه بعض سکیمونه دی، پیسې متاثره کیږی نو بیا د آبیانه معاف کوی دوئ خلقو ته چې د خلقو د مشکلاتو ازاله اوکړی۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی۔ مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: ظفر اعظم صاحب، ستاسو په خله ډیر راغوښتې دے۔ خیر دے جی۔ (قہقہہ) جناب سپیکر صاحب! شکریه۔ په دې کښې زما هم یو ضمنی کوئسچن دے او هغه دا چې څنګه شاه راز خان صاحب او حبیب الرحمان خان صاحب اوفرمائیل، هم دغه شان ایری ګیشن چینل او ایری ګیشن ټیوب ویل په ټوله صوبه کښې یاپه هر ځائے کښې وران پراته دی، نو منسټر صاحب نه دا ریکویسټ دے چې د دې د Rehabilitation د پاره، د بحالئ د پاره او د واپس کولو د پاره دوئ په دې اوسنی بجټ کښې څه سوچ لری او که نه؟ ځکه چې مالیه به خلق ورکوی، خو ټهیک نه دی، سسټمې ټولے خرابے دی۔ دا د ټولے صوبے مسئله ده، په هر ځائے کښې ایری ګیشن چینلز او ایری ګیشن ټیوب ویل دا بالکل، یو خو اوبه دی چې هغه قدرتی طور نشته، هغه خو ځان له خبره ده خو په هغه کوم ځائے کښې چې اوبه شته دے یا موټر خراب دے یا نالئی خرابے دی، چینلے خرابے دی نو په دې باره کښې منسټر صاحب هم داسې څه هدایات اوفرمائ محکمې ته چې د ټولے صوبے د خلقو مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: جی، حافظ اختر علی صاحب۔

وزیر آبپاشی: زما محترم رونړو جناب شاه راز خان صاحب، حاجی حبیب الرحمان صاحب، مظفر سید صاحب، دے ټولو دا مسئله چې کومه ذکر کړې ده نو انتهائی ضروری او مقصدی ده خو زهٔ به دوئ ته دا او وایمه چې

عید آئی ہے سلگتی ہوئی یادیں لیکر

آج پھر اپنی اداسی پر ترس آتا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اصل کښې خبره دا ده چې دا خبره ټوله ځی فنانس له او زهٔ به تاسو ته په دې فلور باندې خبره واضح کړم چې د Closure په حوالے سره او د بهل صفائی د پاره چې کومے پیسې د فنانس د طرف نه مقرر شوې وے، تر اوسه پورې مونږ ته لا پوره نه دی ملاو شوې۔ هغه ټهیکه داران چې کوم دی، راځی نو په دغه

حوالے سرہ لږ څه مجبوری شته دے۔ خو بهرحال مونږه فنانس سره په دې باندې څه میټنګونه کړی هم دی او مزید هم په هغې باندې، ځکه چې دا ټول کوم چینلز دی نو یقیناً د هغې مرمت او د هغې اصلاح، دا انتهائی اهمه ده او زمونږ ټول دغه غریب خلق دی او دا د هغوې یو واحده ذریعه ده۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ بارانونه به هم خدائے پاک کوئ اوس۔

(وزیر آبپاشی): نو ان شاء اللہ مونږه په دې باندې کوشش کوو۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب شاہ راز خان: زما ګزارش دا دے جی چې په کوم وخت کښې دوئ اوبه ورنه کړی نو پکار ده چې په مالیه کښې Relaxation اوکړی، آبیانه کښې۔

وزیر آبپاشی: د هغې د پاره یوه طریقه دا ده چې کله اوبه نه ملاویږی نو هغوې ته پکار دی چې متعلقه ایکسیئن ته، ایس ای ته هغه خپل رپورټ د په هغه ټائم باندې درج کوی، ان شاء اللہ بیا به د هغې مطابق د هغوې سره کارروائ کیږی۔

جناب شاہ راز خان: مہربانی جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 117، منجانب جناب عبدالماجد خان صاحب۔

* 117 _ جناب شاہ راز خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تورڈھیر ہتنی چنکن بازار تھانوڈھیر، جہانگیرہ، نہر اپر سوات نہر پیہور کنال کا آخری حصہ یعنی ٹیل پر واقع ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر اوقات مذکورہ بالا مواضعات کو پانی نہ پہنچنے کی شکایات ہوتی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ شکایات اور تکالیف کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، مذکورہ مواضعات نہر اپر سوات اور پیہور مین کنال سسٹم کے ٹیل پر واقع ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بعض اوقات مذکورہ ٹیلوں میں پانی کی مقدار کم ہوتی ہے جس کی بنیادی وجہ دریائے سندھ اور دریائے سوات میں پانی کی کمی ہے۔

(ج) جی ہاں، حکومت اپر سوات نہر کی ٹیل کے علاقوں کے لئے پیہور ہائی لیول کینال کے ذریعے پانی جلد ہی مہیا کر دے گی جس سے ٹل میں پانی کی کمی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اس طرح غازی بروتھا منصوبہ کے شروع ہونے سے پیہور مین کنال میں مطلوبہ پانی کی فراہمی بھی یقینی ہو جائے گی۔

جناب عبدالماجد: جناب کوم جواب چې ماته را کړې شوې دے نو هغه اګر چه تسلی بخش دے لیکن د هغه ځائے د حالاتو نه دوئ ناواقف دی۔ نو ډهیر یونین کونسل، جهانګیرے یونین کونسل، چې دا په ټیل باندې واقع دی او حقیقت دا دے چې نهر بالکل ډک راځی لیکن دوئ اخیر ته چې راځی نو بیا هغه نهر بالکل، دا د دې یونین کونسل اوچے وی۔ زهٔ په دې کښې یو ضمنی سوال جناب عالی، دا کوم چې که چرے دغه ځائے کښې په دې ټیلونو باندې د ټیوب ویلو څه انتظام اوشي او هغه د دې ځائے نه دے نهر ته راغورځیږی نو جناب عالی، دا مسئله زمونږه حل کیدے شی۔ بغیر د دې نه جناب، هیڅ نه شي حل کیدے ځکه چې نهرونه بالکل ډک راروان دی، اوبه ډیرے زیاتے دی خو دغه ځائے ته چې راشي نو بیا بالکل دا نهر اوچ وی۔ که د دې د پاره متبادل انتظام دا اوشي چې په دې نهر باندې جناب، ټیوب ویل اولګی نو دا به جی مناسب وی۔ مونږه دا ضمنی کوؤ جناب والا ،۔۔۔۔

جناب سپیکر: تجویز دے؟

جناب عبدالماجد: او جی۔

وزیر آبپاشی: دا تجویز خو ښه دے لیکن چونکه مخکښې د کابینے یوه زړه فیصله پرته ده په دغه حوالے سره چې نوے ټیوب ویلے به نه اوځی نو فی الحال هغه فیصله موجود ده۔ بهرحال په دې باندې هم څه بحث، تحقیق او ریسرچ کیږی او اوبه ئے کړو نو که څه هم ګنجائش وی نو ان شاء الله ښه خبره ده چې انتظام ئے اوشي۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوئسچن نمبر 168، نظام الدین صاحب۔

* 168 _ مولانانظام الدین: کیاوزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دریائے سوات کے کٹاؤاور سیلابی پانی سے بچاؤ کے لئے اوڈیگرام کے مقام پر ایک سکیم منظور کیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے لئے چار ملین روپے مختص کئے گئے تھے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو، تاحال مذکورہ سکیم پر کام کیوں شروع نہیں ہو سکا، آیا حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کا حکم صادر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؛ نیز اس پر کب کام شروع کیا جائے گا؟

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ دریائے سوات کے کٹاؤاور سیلابی پانی سے بچاؤ کے لئے اوڈیگرام کے مقام پر سکیم منظور ہوا تھاالبتہ مذکورہ سکیم کو مالی سال 02-2001 میں پبلک سیکٹر ڈیویلپمنٹ پروگرام کے تحت وفاقی اے ڈی پی میں تجویز کیا گیا تھا لیکن منظوری اور فنڈز نہ ملنے کی وجہ سے اس پر کام شروع نہ ہو سکا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ تجویز شدہ سکیم کے لئے چار ملین روپے مختص کئے گئے تھے البتہ مذکورہ سکیم کا تخمینہ لاگت چار ملین روپے لگایا گیا تھا۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر تاحال کام شروع نہ ہو سکا۔ مذکورہ سکیم کو آئندہ مالی سال-2003 2004 کے وفاقی اے۔ ڈی پی میں دوبارہ تجویز کیا جائے گا۔ فنڈز کی موجودگی اور منظوری کی صورت میں سکیم پر کام شروع کیا جائے گا۔

مولانانظام الدین: دیکښې د ضمنی سوال کولو نه وړاندې زۀ به د محترم مولانا حافظ اختر علی صاحب او د هغه د سیکرټری صاحب شکریه ادا کړم چې دوئ بروقت صحیح جوابات ورکوی او مناسب اقدامات هم کوی خو زما یو درخواست دا دے، پرون مے په دې باندې هم تحریک التواء پیش کړے وو چې اوس فی الحال فوراً چې هلته کوم سیلاب راغلې دے او کومے وتے ئے اوړے دی او کومه تباهی شروع ده نو نقد د هغې د پاره څه اعلان پکار دے چې هلته کښې فی الحال عارضی طور مونږه هغه سیلاب رکاؤ کړو۔ مستقل طور خو هغوې وئیلی دی چې دا به مونږه په اے ډی پی کښې شامله کړو۔ نو په دې هم د

دوئ شکریه ادا کوؤ۔ خو اوس نقد چې هلته کښې کوم حالات مزید د خرابیدو نه بچ کیدو د پاره، نو بیا دوئ ته درخواست کومه چې څه اعلان اوکړی چې دغه سیلاب مونږه هلته رکاؤ کړو۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب۔

وزیر آبپاشی: زما محترم چې د کوم ځائے نشاندهی کړې ده نو مونږ ته فی الحال د سیلاب په حوالے سره کومے پیسې Release شوې دی نو زۀ خپل ان شاء اللہ، سیکرټری صاحب ته او چیف انجینئر ته، د څه ځایونو نشاندهی د مخکښې شوې وه او ما دلته په فلور باندې د هغې ذکر هم کړے وو نو د هغه ځایونو د حواله کولو او د هغې د شاملولو هغوې ته هدایت کوم چې د دستیاب وسائلو مطابق دا ځائے هم په هغې کښې شامل کړی۔

مولانا نظام الدین: شکریہ۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوئسچن نمبر 172 عتیق الرحمان صاحب، (Absent,) کوئسچن نمبر 173، جناب شوکت حبیب صاحب (Absent) کوئسچن نمبر 198، جناب زرگل خان صاحب، (Absent,) کوئسچن نمبر 67، جناب فرید خان صاحب۔

* 67 _ جناب فرید خان: کیا وزیر کھیل، ثقافت وسیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر کوہستان اور سوات کوہستان کو ایک دوسرے سے ملانے اور سیاحت کے فروغ کے لئے کمراٹ باڑ کوئی (دیر بالا) کے مقام پر ایک روڈ تعمیر کی گئی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت دیر بالا سیاحت کے فروغ کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

راجہ فیصل زمان (وزیر کھیل، سیاحت وثقافت): (الف) جی ہاں، سال 95-1994 میں دیر کوہستان۔ سوات کوہستان روڈ پانچ (5) کلومیٹر کی تعمیر کی منظوری دے دی گئی تھی۔ دیر بالا حدود میں 9 کلومیٹر روڈ کی تعمیر شروع کی گئی تھی۔ جس میں پہلے 6 کلومیٹر میں کٹائی کا کام مکمل ہو گیا تھا اور باقی 3 کلومیٹر میں جگہ بہ جگہ روڈ کی کٹائی کی گئی تھی۔ سال 95-1994 سے لیکر سال 98-1997 تک اس روڈ پر 6.100 ملین روپے کی

رقم خرچ کی گئی تھی لیکن سال 99-1998 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے اس پر کام جاری نہ کر سکا جس کی وجہ سے مذکورہ روڈ ادھورا رہ گیا۔

(ب) سیاحت کے فروغ اور اراضی کے حصول کے لئے محکمہ ہذا کے ذیلی ادارے سرحد ٹورازم کارپوریشن کے پاس مبلغ پچیس لاکھ روپیہ موجود ہے جگہ کا انتخاب باتورڈب کیا گیا تھا لیکن گورنر کی خواہش تھی کہ وہ جگہ دیکھیں گے جو کہ تاحال نہ دیکھ سکے۔

جناب فرید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب! د دې سوال نمبر 67 د (الف) جز په جواب کښې د وئ چې کومه خبره کړې ده، د دې جواب په پرونی کوئسچن کښې ملاؤ شوې دے او په 95-1994 کښې دوئ په جواب کښې وائ چې دیکښې مونږه نهه (9) کلو میټره روډ تعمیر کړے دے او تقریباً 6 ملین روپئ، پرون دلته په فلور باندې اوونیلے شو چې هغې کښې دوه ملینه روپئ صرف خرچ راغلې دے۔ په دې جواب کښې دوئ واضح طور وائ چې په دې باندې 6 ملین روپئ خرچ راغلې دے۔ لهذا دوئ چې څنګه په دې را روانه اے ډی پی کښې دا شې شامل کړے دے، زما دا ریکویسټ دے چې دا سیزن بیا ختمیدو والا دے او دا د ټورازم په حواله سره ډیر یو اهم سړک دے او د سوات کوهستان او دیر کوهستان چې ملاووی نو دا ډیر یو تاریخی او ډیر خائسته یو سړک دے په دې حوالے سره چې په دې را روانه اے ډی پی کښې چې دے د پاره څومره زیات نه زیاتے پیسې مختص شې نو دا به، دا دوه درے میاشتے سیزن دے، بیا هلته کښې واوره وریږی، او بیا هلته کښې هغه روډ بندیږی۔ نو داسې یو درخواست دے د (ب) جز په جواب کښې دوئ وائ چې د سیاحت د فروغ د پاره هلته کښې 25 لاکھ روپئ مونږه سره موجود دی۔ په کمراټ، کوم چې یو حسینه وادی ده، په هغې کښې بتول ډب یو غټ چې جشن کمراټ په هغې کښې منعقد کیږی، محکښې به منعقد کیدو او د ګورنر دا خواهش وو خو بیا تا حال په هغې باندې کارروائ او نه شوه۔ نو زما دا د محترم جناب وزیر سیاحت سے درخواست ہے کہ اس حوالے سے اس کی وضاحت کریں کہ بار بار انہوں نے مجھے یقین بھی دلایا ہے کہ

75ایکڑ اراضی اس کے لئے ہم خریدیں گے۔اوراس پرTent villagesکا قیام ہوگا کمراٹ کی وادی کے اندر۔توکیااس حوالے سے مجھے کوئی حوصلہ افزاء جواب مل سکتا ہے جی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، راجہ فیصل زمان صاحب۔

وزیر کھیل، سیاحت و ثقافت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! ہمارے پاس پچیس لاکھ روپیہ ہے اور خاص طور پر گورنر صاحب نے اپنی حکومت کے دور میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو دیا تھااوراس وقت ان کی یہ خواہش تھی کہ وہ خود جائیں گے اور وہ خود جگہ پسند کریں گے۔ لہذا اب تو Elected Government ہے۔تواس میں ویسے بھی میرے بھائی نے جولائی کے مہینے میں ہمیں دعوت دی ہے، تو ہم چاہیں گے کہ جب ہم سب وہاں اکٹھے ہونگے تو وہ جگہ ہم وہاں پسند کرلیں گے اور میری یہ کوشش ہوگی، وہاں کے Elders اور وہاں کے جتنے بھی ایم پی اے حضرات ہیں، وہ ایک دوسرے کے ساتھ مشاورت کرکے جو جگہ پسند کریں گے تو ہم وہ جگہ Select کریں گے اور کچھ ہمارے پاس فنڈ آتا ہے کہ ہم وہاں پر Development بھی کرسکتے ہیں، لیکن میری یہ محترم ممبر صاحب کے آگے گزارش ہے کہ اگرلوگوں کی منشاء کے مطابق، اگرکچھ وہاں کیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا کیونکہ وہ لوگ تھوڑے بہت کافی Reserve قسم کے لوگ ہیں اوران کی مرضی شامل ہونااس میں بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے اس حوالے سے کہا کہ لوگوں کی منشاء اور خواہش، توانہی لوگوں نے یعنی کہ کمراٹ کے لوگوں نے پوری اسمبلی کو دعوت دی ہے تو جب پوری اسمبلی کو دعوت دینے کے علاوہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ کمراٹ کی حسین ترین جو وادی ہے، اس کی خوبصورت زمین آپ لوگوں کو مفت دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ اس حوالے سے ان کو کچھ رقم دینا چاہیں تو یہ آپ لوگوں کی ایک نوازش ہے۔ باقی۔۔۔۔۔۔

جناب امیر زادہ: میرا ایک ضمنی سوال ہے اس میں۔

وزیر کھیل، سیاحت و ثقافت: کوئی بھی جگہ اگرلیں گے تو پیسوں سے لیں گے۔ مفت نہیں لیں گے کیونکہ اس میں۔۔۔۔۔۔

جناب فرید خان: جزاک اللہ۔ جی۔ جزاک اللہ۔ اچھا یہ جو سڑک کے حوالے سے دیر کوہستان اور سوات کوہستان، تو ہم نے یہ پروگرام بنایا ہے گروپنگ کی صورت میں، جو اسمبلی ہم لے کر جا رہے ہیں تو ہم سوات۔۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: please.

جناب فرید خان: توکمراٹ سے پھر واپسی ہم سوات کوہستان کی طرف، پروگرام یہ ہے کہ هغه کوم روډ چې دے په باړوئ سوات کوهستان په هغه روډ به مونږ تاسو را اړوو۔ نو چې هغه روډ ٹھیک نه وی او صحیح نه وی نو هغه زمونږه ټور به ادھورا پاتے شي۔ لهذا دا چونکه پروګرام کښې شامل شوې هم دے نو زمونږ دا یقین دهانی چې وی پرےد دوؤ میاشتو کښې دننه دننه دیکښې کار شروع شي او دغه سوات کوهستان اور دیر کوهستان دا سړک یو بل سره ملاو شي چې دا زمونږه ممبران په خپلو ګاډو کښې وی۔ په آرام په ښکلی طریقه باندې سوات او کالام طرف ته راواوړی او بیا په خپل طرف باندې راشي۔ نو دا یو یقین دهانی دا ډیره ضروری وه صرف درے میاشتې سیزن ئے د دې۔ دغه درے میاشتې ختمے شي بیا داوره پرے راشي او بند شي بیا جی۔

جناب امیر زادہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: امیر زادہ خان صاحب۔

جناب امیر زادہ: جواب (ب) جز میں انہوں نے لکھا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: سیاحت کے فروغ اور اراضی کے حصول کے لئے۔۔۔۔

جناب امیر زادہ: "ہاں جی، جگہ کا انتخاب، "لیکن گورنر کی خواہش تھی کہ وہ جگہ دیکھیں گے جو کہ تاحال نہ دیکھ سکے"۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ جب تک گورنر وہ جگہ دیکھ نہ سکیں تو یہ کام نہیں ہو گا جب کہ اب منتخب حکومت آئی ہے؟

وزیر کھیل، سیاحت و ثقافت: سر! میں نے آپ کو جواب دیا ہے۔ اب Elected Government ہے، تب تو گورنر صاحب کے رحم و کرم پر تھے، ان شاءاللہ اب ان کے رحم و کرم پر ہم نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ نیکسٹ کوئسچن نمبر 84، جناب فرید خان صاحب۔

* 84 _ جناب فرید خان: کیا وزیر کھیل، ثقافت و سیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر میں منی سٹیڈیم کی تعمیر مکمل کی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹیڈیم کو منظور شدہ PC-1 اور نقشہ کے مطابق مکمل کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات نفی میں ہوں تو حکومت مذکورہ سٹیڈیم کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

راجہ فیصل زمان (وزیر کھیل و ثقافت): (الف) درست ہے۔

(ب) اس سٹیڈیم پر منظور شدہ PC-1 اور نقشہ کے مطابق کام مکمل ہو چکا ہے جس پر کل لاگت 3.746 ملین روپے آئی ہے۔

(ج) جیسا جز (ب) میں بتایا جا چکا ہے۔

ضمنی مواد برائے سوال نمبر 84

سال 1990ء ماہ اپریل میں دیر منی سٹیڈیم کی منظوری ہوئی، ابتداء میں اس کی لاگت کا تخمینہ 2.316 ملین روپے تھا بعد میں منظور شدہ PC-1 میں ترمیم کی گئی اور ترمیم شدہ PC-1 برائے 3.746 ملین 11-2-98 کو منظور کیا گیا اور اس سکیم کو منظور شدہ PC-1 برائے 3.746 ملین کے مطابق سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ دیر نے مکمل کیا۔ در حقیقت دیر منی سٹیڈیم میں فٹ بال، کرکٹ، ہاکی، والی بال، باسکٹ بال اور بیڈ منٹن کھیلنے کے لئے سہولیات مہیا کی گئی ہیں اور اس سٹیڈیم میں مزید بہتری کی گنجائش بھی موجود ہے۔ یعنی لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ اور کھلاڑیوں کے لئے پویلین کی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ جب بھی محکمہ سپورٹس کے پاس فنڈز دستیاب ہونگے تو مذکورہ بالا سہولیات بھی فراہم کر دی جائیں گی۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب! ماته ډیر زیات افسوس دے چې د کوئسچن د اولنی جز او د (ب) جز جواب، زما خو دا توقع ده چې دا به په نفی کښې مونږ له جواب راکوی چې په دې منی سټیډیم تعمیر مکمل شوې نه دے۔ دوئ مونږ له په دې انداز کښې جواب راکوی او بیا د دې PC-1 چې کومه نقشه ده، د هغې مطابق په دې باندې کار شوې دے که نه دے شوې؟ زما دا

توقع ده چې دوئ به په دې کښې هم دا جواب راکوی او بیا چې د دې PC-1 چې کومه نقشه ده، د هغې مطابق په هغې باندې کار شوې دے که نه دے شوې؟ زما دا توقع وه چې دوئ به په دیکښې هم دا جواب راکوې چې د دې نقشے مطابق کار نه دے شوې خو هغوې بالکل صریح د یو دروغو نه کار اغستې دے او دوی وائ چې دا درست دے چې کار مکمل شوې دے۔ او د (ب) په جواب کښې دوئ وائ چې سٹیڈیم پر منظور شدہ PC-1 اور نقشے کے مطابق کام مکمل ہو چکا ہے۔ جس پر کل لاگت، څه د پاسه تین ملین روپے خرچ پرے راغلې دے۔ دا ئے هم بالکل د غلط بیانئ نه کار اغستې دے۔ هغه سټیډیم چې هغې د پاره، په هغې کښې دومره ناجائز تجاوزات شوې دی چې د هغې سټیډیم په زمکه باندې خلقو ځان له دکانونه جوړ کړی دی، مارکیټونه ئے پرے جوړ کړی دی او څنګه چې په یو قبرستان کښې یو کهلاؤ میدان وی او خلق پرے ځان له چرته کرکټ کوی، دغه شان یو شے ئے ځان له هموار کړے دے۔ د سټیډیم نوم چې څه ته وئیلے شي، د سټیډیم نوم، د هغې بالکل نام و نشان هلته کښې نشته دے۔ په دې حواله سره زۀ خو وایم ماته ډیر افسوس اوشو۔ دا سوال (ج) جز ما په دې وجه باندې کړے وو۔ "اگر (الف) اور (ب) کے جوابات نفی میں ہوں تو حکومت مذکورہ سٹیڈیم کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے"؟ نو په دې حواله سره دوئ د سره د هغې نه بل طرف ته تلی دی۔ زما دا ریکویسټ دے او درخواست مے دے چې په دیکښې "محترم منسٹر صاحب سے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کے حوالے سے اس کو۔۔۔۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے ممبران واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس آ گئے)

(تالیاں)

وزیر کھیل، سیاحت وثقافت: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب فرید خان: زما، میں یہ درخواست کرتا ہوں، منسٹر صاحب میں اپنا یہ مکمل کر لوں۔ یہ ہمارے اپوزیشن ممبر ز اگر اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں، تب ہم بات کرینگے۔

جناب سپیکر: یہ ہاؤس کی رونق مطلب ہے لوٹ آئی ہے۔اپوزیشن والوں کے دوبارہ واپس آنے سے۔۔۔

جناب فرید خان: ہاں جی، ٹھیک ہے جی۔ تو میں درخواست کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: زینت ہوتی ہے۔

جناب فرید خان: میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس معاملے کو خصوصی کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ ادھر تحقیقات ہو کہ سٹیڈیم کے لئے جتنی زمین خریدی گئی تھی اس پر یہ کام کیوں مکمل نہیں ہوا، اس پر لوگوں نے کیوں ناجائز قبضہ کر رہا ہے، اس پر کیوں ناجائز عمارتیں تعمیر کر رکھی ہیں؟ اس حوالے سے اگر یہ کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے اور اس کے جواب یعنی اس کا بھی مواخذہ کرنا چاہیئے، اس ادارے کا کہ اتنا غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ میں نے سوال میں بھی کہا ہے کہ اگر نفی میں ہو تو اس سے بھی صریحا چشم پوشی کر رہے ہیں۔ تو خصوصی کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ دیر کے اندر اس سٹیڈیم کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ انصاف،

جناب سپیکر: راجہ فیصل زمان صاحب۔

وزیر کھیل، سیاحت و ثقافت: جناب سپیکر صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کو منی سٹیڈیم کا نام دیا گیا ہے۔ یہ گراؤنڈ ہے اور وہاں کے لوگوں نے اس کو نام دیا ہے اور یہاں پر تقریباً فٹ بال کے اور والی بال کے اور باسکٹ بال کے پولز بھی لگے ہیں اور ہم نے یہ جو کچھ یہاں کہا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے، ہم نے PC-1 کے مطابق بنایا ہے۔ لیکن اس میں پیچھے ضمنی میں لکھا ہوا ہے کہ یہ Revised ہے۔ وہاں پر 29 کنال زمین لی گئی تھی اور اس کے بعد وہاں کے تقریباً Cutting اور Leveling ہوئی ہے اور اس کے علاوہ ہم نے RCC کی ہے والی بال گراؤنڈ کی بھی اور اس کے علاوہ یہ ہمارے محترم ایم پی اے صاحب ہیں، یہ ہمیں نشاندہی کریں۔ آپ کی حکومت ہے، اگر آپ کی حکومت میں کوئی بھی بندہ اپنی حدود سے باہر کام کرتا ہے تو ہم اس کا سختی سے نوٹس لیں گے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے اور جو آپ نے آخری مجھ سے سوال کیا ہے اور مجھ سے کہا ہے کہ جی آپ کیا کر رہے ہیں؟ ہم نے تو اے ڈی پی میں جناب، پیسے ڈال دیئے ہیں لیکن یہ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ اے ڈی پی کا پیٹ کتنا ہے، وہ اس کو ہضم بھی کر سکتا ہے کہ نہیں؟ میری آپ کے سامنے گزارش ہے میں سب ایم پی ایز سے یہ کہتا ہوں کہ آپ کی جتنی بھی سکیمز ہیں، ان کو Follow up خود کریں۔ میرا کام سکیم کو اے ڈی پی میں ڈالنا ہے لیکن اے ڈی پی منظور کرنا یا نہ کرنا، یہ میرا کام نہیں ہے لیکن

اگر Paper work میں، میں یہ کام نہ کروں تو میں آپ کا چور ہونگا لیکن یہ ایم پی ایز کا بھی حق بنتا ہے کہ ان کے ضلعوں میں جہاں کہیں Irregularity ہے، وہ ہمیں آ کر بتائیں۔ ہماری کسی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے کہ ہم کسی کو Defend کرینگے۔ اگر کسی نے قانون توڑا ہے تو اس کے خلاف جو کارروائی ہوگی، ہم کرینگے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب محمد امین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد امین صاحب۔ ضمنی کوئسچن دے ؟

جناب محمد امین: هم دے سلسله کښې دے۔ منسټر صاحب خپله ذمه واری ټوله په نورو ډیپارټمنټ باندې اچوی حالانکه دا د ټورازم او د کھیل و ثقافت دے منسټر دے۔ پکار خو دا ده چې د ټولے صوبے په حواله سره د دوئ سره د خپل د Improvement د پاره څه بھرپور نقشه وے۔ مناسب طریقه کار وے، مناسب سوچ وے دوئ سره۔

جناب سپیکر: زما په خیال تاسو دواړه فرید خان صاحب اور محمد امین صاحب، منسټر صاحب سره ملاؤ شې او خپل تجاویز ورته ورکړی۔ هغه ډیر مخلص دے، کوشش د رله کوی۔

جناب فرید خان: محترم سپیکر صاحب! داد سټیډیم چې دے، دا د محترم عنایت الله صاحب په حلقه کښې شامل دے او دا د دې خبرې پخپله ګواه دے چې دغه سټیډیم باندې کار صحیح نه دے شوې۔ هغې ځائے ناجائز عمارتونه پرے جوړ شوې دی د سټیډیم په زمکه باندې زهٔ هغه ته درخواست کوم چې پلیز هغه پخپله هم د دې خبرې ګواهی اوکړی جی او د دې د پاره خصوصی کمیټی مقرر شې، کمیټی، چې سپیشل کمیټی د دې انکوائری اوکړی چې آخر دمره غټ ظلم ولے شوې دے دا د دیر سټیډیم سره جی ؟

جناب سپیکر: بس، نیکسٹ، ملک ظفر اعظم صاحب کچھ فرمائیں گے۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): فرید خان کو صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تو منسٹر صاحب نے کہا کہ بھائی آپ آجائیں، جو جو Difficulties ہیں، اگر کمیٹی کو ضرورت ہو گی، اگر ان کے خود جانے کی ضرورت ہو گی۔ تو یہ خو بھی آپ کے ساتھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوئسچن نمبر 141 جناب عبدالماجد خان صاحب۔

* 141 _ جناب فرید خان: کیا وزیر کھیل، ثقافت و سیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نیشنل پارک کنڈ محکمہ سرحد ٹورازم کارپوریشن کے تحت کام کر رہا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک میں ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین کو تنخواہیں بھی ملتی ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا مذکورہ ملازمین کو تنخواہ حکومت کے رائج طریقہ کار کے مطابق مل رہی ہیں;

(ہ) اگر (د) کا جواب نفی میں ہو تو حکومت مذکورہ پارک کے ملازمین کی تنخواہیں رائج طریقہ کار کے مطابق دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

راجہ فیصل زمان (وزیر کھیل و ثقافت): (الف) جی ہاں، یہ بالکل درست ہے کہ کنڈ پارک، کنڈ محکمہ سرحد ٹورازم کارپوریشن کے تحت کام کر رہا ہے۔

(ب) جی ہاں، پارک کی بہتر دیکھ بھال کے لئے ملازمین بھی بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں، مذکورہ ملازمین کو تنخواہیں بھی ملتی ہیں۔

(د) جی ہاں، مذکورہ ملازمین سرحد ٹورازم کارپوریشن کے ڈیلی ویجز ملازمین ہیں اور اسی کے مطابق ان کو تنخواہیں باقاعدہ ہر ماہ کی یکم تاریخ کو ادا کی جاتی ہیں۔

(ہ) جیسا کے اوپر بیان کر دیا گیا ہے کہ پارک کے ملازمین کو کارپوریشن حکومت کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق تنخواہیں باقاعدگی سے ہر ماہ ادا کرتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ (د) کا جواب نفی میں نہیں ہے۔

ضمنی مواد

صوبہ سرحد کی حکومت نے فکسڈ ملازمین کی تنخواہوں میں نوٹیفیکیشن بتاریخ 25-09-2002 جو اضافہ کیا ہے، سرحد ٹورازم کارپوریشن نے اسی بنیاد پر اپنے کنڈ پارک و دیگر املاک کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کے لئے کیس تیار کر لیا ہے اور اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی اگلی میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل کر دیا ہے تاکہ بورڈ کی منظوری حاصل کر کے مطلوبہ اضافہ لاگو کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: ضمنی۔

حاجی عبدالماجد: په دې سلسله کښې جناب زۀ د (د) جز نه مطمئن نه یم او په دې سلسله کښې زۀ تجاویز دا پیش کوم جی چې که چرے دا د Daily wages په ځائے د دې هلکانو دا تنخوا ګانے چې کوم دی، یا په Contract بنیاد باندې شی یا د Contract بنیاد، چې په هر لحاظ سره شې خو چې د Daily wages دا نوم پکښې نه وی جناب، ځکه چې دا په پاکستان کښې بلکه په دې صوبه کښې یو واحد Attractive ځائے دے او دا نوجوانان چې کوم دی، د هغه ځائے خدمت ګار چې کوم دی، په ډیر صحیح طریقه باندې کار کوی جناب۔

جناب سپیکر: راجہ فیصل زمان صاحب۔

وزیر کھیل، سیاحت، وثقافت): سر! یہ میرے محترم ممبر صاحب نے جو سوال کیا ہے، اصل میں یہ ہے کہ پہلی بات تو میری کوشش یہ ہے کہ کسی کا روزگار ختم نہ ہو، یہ تو کہہ رہے ہیں کہ ان کو Contract پہ کریں، میں تو ان کو Defend کر رہا ہوں کہ یہ لوگ یہاں پر رہیں۔ جب بھی ہماری Contract policy کے ساتھ کام شروع ہوگا، تو میری پوری کوشش ہوگی کہ یہ جو پچیس، چھبیس لوگ وہاں ملازمت کر رہے ہیں، میں ان کو Defend کروں اور ان کو Contract policy کے تحت ہی وہاں پر رکھا جائے۔ یہ میری کوشش ہوگی۔ دوسرا ان کا جو یہ سوال تھا کہ وہاں کے جو ملازمین ہیں، ان کو حکومت کے رائج الوقت طریقہ کار کے مطابق تنخواہیں مل رہی ہیں؟ Infect جب انہوں نے سوال کیا، تو اس وقت تو نہیں مل رہی تھیں لیکن ہم نے یہ کہا کہ ہم بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کرینگے کہ ان کو تنخواہیں جس طرح گورنمنٹ نے Notification کیا تھا، 29-5-2002 کو اس کے تحت ملیں تو Ist April کو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے جتنے بھی Arrears ہیں ان کو دیئے جائیں۔ اگر ممبر صاحب چاہیں تو میں ان کو

ان تمام ملازمین کے Signatures بھی دکھا سکتا ہوں، جس میں وہ مطمئن ہیں اور ان کو ہم جتنے بھی ان کے Arrears تھے، ان کی تنخواہیں تھیں وہ حکومت کے رائج الوقت شرح کے مطابق کر دی ہیں جناب۔ اور عبدالماجد صاحب نے ابھی جو سوال کیا ہے، ان شاءاللہ جب بھی کنٹریکٹ کی پالیسی Implement ہو گی، نوکریاں ملیں گی تو ہم کوشش کریں گے اور ان لوگوں کو ضرور ہم Consider کریں گے۔ ہماری کوشش ہو گی اور ان کو سب سے پہلے میں خود Defend کرونگا۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 423، جناب کاشف اعظم صاحب۔

* 143 _ جناب کاشف اعظم: کیا وزیر کھیل و ثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) وزارت کھیل کو صوبائی حکومت کی طرف سے اس سال کتنا بجٹ ملا ہے؛

(ب) جن منصوبوں کے لئے مذکورہ بجٹ مختص ہے، آیا ان پر تسلی بخش انداز میں کام ہو رہا ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

راجہ فیصل زمان (وزیر کھیل و ثقافت): (الف) اس سال سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 2002-2003 کے لئے مبلغ 2 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر	نام سکیم	بجٹ
324	تعمیر کوہاٹ اسٹیڈیم (فیز۔III)	30 لاکھ
325	صوبہ سرحد و دیہاتی علاقوں میں گراونڈز کی تعمیر	40 لاکھ
326	تعمیر جمنیزیم ہال پشاور	50 لاکھ
327	تزئین و آرائش ہاسٹل قیوم اسٹیڈیم اور ارباب نیاز اسٹیڈیم پشاور۔	20 لاکھ
328	ضلعی حکومتوں کے 50% اشتراک سے گراونڈز کی تعمیر کے لئے زمین خریدنا	40 لاکھ
329	سپورٹس فاؤنڈیشن بنانا	40 لاکھ

کل بجٹ: 02 کروڑ 20 لاکھ روپے (2,20,000,00/-)

مندرجہ بالا منصوبوں کے لئے صوبائی حکومت نے حال ہی میں جو فنڈز مہیا کئے ہیں جیسے ہی اکاؤنٹنٹ جنرل صوبہ سرحد کے دفتر سے مل جائیں تو متعلقہ محکموں کو جاری کر دیئے جائیں گے۔ سکیم نمبر 327 پر کام تسلی بخش انداز میں ہو رہا ہے کیونکہ اس کے لئے دس لاکھ روپے مل چکے ہیں اور بقایا دس لاکھ جلد ہی مل جائیں گے۔

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ، کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے، ہماری باری بھی آخر آگئی۔ جناب والا! اس میں یہ جو سکیم نمبر 325 میں انہوں نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد کے دیہاتی علاقوں میں گراؤنڈز کی تعمیر کے لئے صرف چالیس لاکھ روپے ہیں، تو میرے خیال میں یہ انتہائی کم ہیں بلکہ بہت ہی کم ہیں، انتہائی سے بھی زیادہ کم ہیں تو میں منسٹر صاحب سے گزارش کرونگا کہ یہ جو آنے والی اے ڈی پی ہے، اس میں دیہاتی علاقوں کے لئے جو Sports facilities ہیں، ان کے لئے بجٹ ذرا بڑھائیں گے؟

جناب سپیکر: راجہ فیصل زمان صاحب۔

وزیر کھیل و ثقافت: جناب! ہم نے اس پر کاشف صاحب کے کہنے سے پہلے ہی Propose کیا ہوا ہے کہ ہمیں کم از کم یہاں ستر لاکھ یا ایک کروڑ روپے تک دیئے جائیں۔ ویسے بھی اللہ کی مہربانی سے میں واحد منسٹر ہوں کہ فنڈ تو ابھی تک کسی کو نہیں ملا، لیکن مجھے پرانا بچا کھچا کچھ فنڈ مل گیا تھا۔ تو وہ میں نے تقریباً دس ڈسٹرکٹس کے لئے صرف کیا ہے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: مجھے توقع ہے اور امید ہے کہ آپ انصاف سے کام لیں گے۔

وزیر کھیل و ثقافت: ہاں جی۔

(قہقہے)

سر! ہم نے خصوصی طور پر کوشش کی ہے لیکن Sir, being Chief Minister also آپ چوبیس اضلاع کو ایک وقت میں مطمئن نہیں کر سکتے۔ میں نے پہلے دس ڈسٹرکٹس لئے ہیں۔ ان شاءاللہ اگلے فیز میں ہم۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: چوبیس لیں گے نا؟

وزیر کھیل و ثقافت: جو رہ جائیں گے ان شاءاللہ ان کو ہم Consider کرینگے سر۔

جناب سپیکر: نثار صفدر جدون صاحب۔

جناب نثار صفدر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب وضاحت کر دیں کہ ان ڈسٹرکٹس میں ایبٹ آباد کو بھی شامل کیا ہوا ہے یا یہ بعد میں شامل ہو گا؟

جناب سپیکر: یہ Fresh question ہے۔ میرے خیال میں آپ نے اس، نہیں۔۔۔۔

جناب نثار صفدر: نہیں سر، یہ کوئی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر کھیل و ثقافت: سر! ایبٹ آباد شامل ہے جی۔

جناب سپیکر: اچھا تو بونیر کے بارے میں بھی بتائیں نا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! مانسہرہ ڈسٹرکٹ بالکل شامل نہیں ہے۔

جناب شاہ راز خان: صوابی کے بارے میں بھی بتائیں۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوسچن نمبر 90، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

* 90 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر محاصل و آبکاری از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سنیماؤں میں جو ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں ان پر حکومت کو ٹیکس ادا کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پشاور اور مردان کے سینماؤں میں ٹیکس چوری معمول ہے اور فلم بینوں کو ٹکٹ جاری کرنے کے بجائے گیٹ پاس جاری کئے جاتے ہیں جو گیٹ میں ان سے واپس لئے جاتے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹیکس چوری کی وجہ سے ہر ماہ حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ٹیکس چوری پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؛ نیز پشاور اور مردان کے سنیماؤں سے گزشتہ پانچ سال کے دوران جو ٹیکس وصول کئے گئے ہیں، ہر سینما کی سالانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب فضل ربانی (وزیر محاصل و آبکاری): (الف) یہ درست ہے، تفریحی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ چونکہ سینماؤں پر عائد شدہ تفریحی ٹیکس فکس ہے جس میں کسی قسم کا ردوبدل محکمہ ہذا یا سینما کے کسی اہلکار کے اختیار میں نہیں ہے۔

(ج) حکومت کو اس مد میں ٹیکس فکس ہونے کی وجہ سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہو رہا ہے۔

(ب) حکومت نے ٹیکس چوری کے تدارک کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان اقدامات کے تحت مالی سال 98-1997 سے سینما گھروں پر تفریحی ٹیکس بالحاظ قانون مقرر شدہ شرحوں سے وصول کیا جا رہا ہے جس میں کسی قسم کی چھوٹ یا ردوبدل کی گنجائش نہیں ہے۔ اس قانون کے تحت ہر سینما پر 20 فیصد سیٹوں پر تفریحی ٹیکس کی شرح سنیما کے ٹکٹ کے 80 فیصد کے مطابق مقرر ہے۔

پشاور اور مردان کے ہر سینما کی گزشتہ پانچ سالوں کی ٹیکس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	مردان	پشاور
1997-98	6,55,680	24,49,740
1998-99	13,71,905	37,34,971
1999-2000	17,38,005	29,57,052
2000-2001	15,16,594	42,93,857
2001-2002	12,66,947	37,48,137

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دے (د) په جواب کښې دوئ ماته وائ، ماخو ترے گزشته پینځو کالو د ټیکس وصولو تفصیل غوښتې دے او دوئ ماته لکه د سالانه دغه د ټولو سنیما گانو په لیږ تفصیل را کړے دے۔ ما ترے د هر سینما ځان له ځان له تفصیل غوښتې دے نو یو خو زهٔ د وایم چې دا جواب ټهیک را کول پکار وو او دویمه خبره مے پکښې دا ده چې زما د معلوماتو مطابق که چرے د گیلرئ د ټکټونو خبره اوکړمه نو دا جي په بیس روپئ ټکټ دے او د فرسټ په سوله دے او تهرډ په باره دے او زما خیال دے چې که منسټر صاحب خو نه شی

تلے خو که څوک اولیږی نو په دې سینما هال کښې داسې لګیدلی دی چې یره۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پخپله تلی یئ زما په خیال۔۔۔

(قہقہے)

ډاکټر ذاکر اللہ خان: رعایتی قیمت د فرسټ تیس روپئ دے جی نو زما خیال دے چې په دې دغه باندې لکه څنګه چې دوئ په ټکټ باندې دا شرح وصولوی د ټیکس نو دا دغه شان نه دے۔ دا بلیک ټکټنګ جی په پاسونو باندې خلق ورننوځی او بیا ورته هغه ټکټے ملاویږی نو زما د اندازے مطابق په دې کښې د کروړونو روپو حکومت ته آمدن راتلې شي که لږ چیک پرے اوساتلے شي۔ د ربانی صاحب د کارکردګی نه خو ډیر مطمئن یو، خوشحاله یو ترے خو لږ چیک پرے ساتل پکار دے جی۔

جناب سپیکر: فضل ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی (وزیر محاصل و آبکاری): تر څو پورے چې د دې ټیکس تعلق دے، دا په 1958ء کښې د Entertainment West Pakistan Act لاندې مونږه وصولوو۔ وخت په وخت په دې کښې ترمیمات او امنډمنټس شوې دی او دا په ټکټونو باندې په سیټونو باندې ټیکس دے، د سینما په بیس فیصد سیټونو باندې بیا 80 فیصد ټیکس دے۔ په دې وجه په دې کښې د هیڅ قسم غلا ګنجائش نشته، دا یو فکسډ ټیکس دے په هغې باندې، هغه وصولیږی۔ په دې باره کښې زمونږه معزز رکن صاحب نور څه تجاویز پیش کوی یا Practically هلته تلل یا هغې کښې نور معلومات کول یا ریونیو کښې اضافه کول، نو هغه مونږه ان شاء اللہ تیار یو۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب جمشید خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جناب حاجی جمشید خان صاحب! دا څه پوائنټ آف آرډر دے ؟ دا کوئسچنز آورختم شی ان شاء اللہ بیا به پیش کړئی۔ ماته معلوم دے چې څه پوائنټ آف آرډر کوئ۔ پرون د بلدیاتو منسټر صاحب نه وو، نن نشته ان شاء اللہ۔۔۔۔ کوئسچن نمبر 342، جناب سید مرید کاظم صاحب۔ .Not present

کوئسچن نمبر 343 سید مرید کاظم Absent زما په خپل خیال منسټر صاحب سره ئے دغه کړے دے جی۔ کوئسچن نمبر 393 ، جناب مشتاق احمد غنی صاحب۔

* 393 _ جناب مشتاق احمد غنی: کیاوزیر آبپاشی وتوانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیایہ درست ہے کہ ایبٹ آباد میں ہرنواور رجوعہ ڈیم کامنصوبہ ترک کردیا گیاہے،

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو توآیاڈیم کے لئے مختص 4,50,00,000روپے(45 ملین)کی رقم ایبٹ آباد کے پانچ صوبائی حلقوں میں برابر تقسیم کردی گئی ہے ؟

حافظ اختر علی(وزیر آبپاشی وتوانائی): (الف) ایبٹ آباد کی ضلعی حکومت نے ہرنواور رجوعیہ کے مقامات پر چھوٹے ڈیم تعمیر کرنے کی نشاندہی کی تھی۔ابتدائی سروے کے بعد معلوم ہواکہ ہرنو کے مقام پر ڈیم کی تعمیر ممکن نہیں کیونکہ سیلابی پانی میں ریت کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے اگرڈیم بن بھی جائے تو یہ بہت جلد مٹی سے بھر کراپنی افادیت کھودے گا۔البتہ رجوعیہ کے مقام پر ڈیم کی تعمیر کے لئے قابل عمل منصوبہ تیار کرنے اور تعمیر کے لئے 45 ملین روپے خشک سالی پروگرام کے تحت مختص کئے گئے تھے لیکن ایشیائی ترقیاتی بینک نے منصوبہ کے قابل عمل ہونے کے لئے کام پر اٹھنے والے اخراجات کو منظور نہیں کیا۔اس لئے اس منصوبے پر اس سال کام شروع نہیں کیا جاسکا۔یہ آئندہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں تجویز شدہ ہے، جس کی منظوری ملنے کے بعد سروے اور تحقیقاتی کام کاآغاز کیا جائے گا تاکہ منصوبہ کے قابل عمل ہونے کا جائزہ لیا جاسکے۔

(ب) خشک سالی پروگرام کے لئے قائم شدہ منسٹریئل کمیٹی نے اس رقم کو ضلع ایبٹ آباد میں ہی ضرورت کے مطابق خرچ کرنے کافیصلہ کیاہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔جناب سپیکر! 393(الف)کا جز جو ہے،اس میں Propose تھا جی ہرنو رجوعیہ کے ڈیم کا منصوبہ اور اس میں جواب یہ دیا گیاکہ ہرنو کے مقام پر یہ

Feasible نہیں صرف رجوعیہ کے مقام پر ہے تو میرا پہلا سپلیمنٹری یہ ہے کہ کیا یہ صرف رجوعیہ کے مقام پر ہی بنے گا، ہر نواس سے ختم ہو گیا ہے اور دوسرا یہ کہا گیا ہے جی کہ یہ منصوبہ آئندہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں تجویز شدہ ہے، تو پھر یہی سوال ہے کہ کیا یہ دونوں یا ایک ان میں سے ہر نو یا رجوعیہ۔ "ب" میں یہ کہا گیا ہے جی کہ یہ رقم جو تھی کوئی پینتالیس ملین روپے چونکہ یہ منصوبے پر خرچ نہیں ہوئی ہے اور آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس کو شامل کیا جائے گا تو اس کو ایک خشک سالی پروگرام کے لئے قائم شدہ منسٹریل کمیٹی نے اس رقم کو ضلع ایبٹ آباد ہی میں ضرورت کے مطابق خرچ کرنے کا فیصلہ کیا۔ میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ ایبٹ آباد کے پانچ صوبائی حلقوں میں Equal Distribution ہوئی ہے ساڑھے چار کروڑ روپے کی یہ Amount؟ کیونکہ پورے ضلع کا یہ منصوبہ تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس منسٹریل کمیٹی نے ایبٹ آباد کی ضروریات کے مطابق، سوال میرا سپلیمنٹری Again یہ ہے جناب، کہ منسٹریل کمیٹی کو ایبٹ آباد کی ضروریات کا کیسے علم ہے؟ ایبٹ آباد کی ضروریات کا علم دو فورم پر ہو سکتا ہے نمبر ا، ایبٹ آباد کی چالیس یونین کونسلوں کے ناظمین ترجیحات دے سکتے ہیں کہ کہاں پہ یہ رقم خرچ ہونی چاہیئے یا آپ کی اسمبلی کے پانچ حلقوں کے پانچ ایم پی ایز، ان دونوں کو Consult نہیں کیا گیا اور جہاں یہ رقم خرچ کی جارہی ہے، ہمیں نہیں معلوم، ہمیں اس کی تفصیل چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ تو Fresh Question ہو گیا ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! اس میں چونکہ رقم کے بارے میں انہوں نے بتایا ہے کہ خشک سالی پروگرام کے لئے جو رقم جو ضلع ایبٹ آباد ہی میں ضرورت کے مطابق۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے تو کہا ہے کہ کہاں پر خرچ ہو رہی ہے؟

جناب مشتاق احمد غنی: کہاں پر خرچ ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: ہاں، نثار صفدر جدون صاحب۔

جناب نثار صفدر: جناب سپیکر! اس میں ایک ضمنی سوال میرا یہ ہے کہ آئندہ مالی سال میں انہوں نے یہ منصوبہ ڈالا ہے کیونکہ یہ پہلے جو رجوعیہ ڈیم کا منصوبہ تھا یہ Feasible ہے۔ جواب میں بھی انہوں نے بتایا

یہ Feasible ہے اس کے پیسے انہوں نے Drought Areas میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ اب یہ پانچ میں کئے ہیں یا جتنے میں بھی کئے ہیں یہ منسٹر صاحب خود بتائیں گے لیکن میری آپ کے ذریعے سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے، انہوں نے کل بھی ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ اس کو اس مالی سال میں ڈالیں گے یہ بہت اہم منصوبہ ہے جی ہمارے پورے علاقے کا اور ہمارے پورے علاقے کی ترقی اس سے ہو گی۔ Water level اوپر آئے گا اس لئے مہربانی کر کے یہ وعدہ کریں یہاں ہاؤس کے سامنے کہ اس کو اس مالی سال 2003-04ء میں شامل کریں گے۔

جناب سپیکر: ایبٹ آباد کے لئے نثار صفدر جدون صاحب، اگر وعدہ نہیں کریں گے تو بونیر کے لئے پھر کبھی نہیں کرینگے جناب۔

جناب نثار صفدر: مہربانی سر۔

قاضی محمد اسد خان: مسٹر سپیکر سر! اس میں ایک بات اور ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ قاضی محمد اسد خان صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: تقریر کر رہے ہیں؟

قاضی محمد اسد خان: نہیں، میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ آپ کی حکومت ہے تو آپ 'بسم اللہ' کو تقریر کہیں۔ (قہقہے/تالیاں) جناب سپیکر!

جناب شاہ راز خان: بغیر حکومت کے بھی کلمہ پڑھا کریں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب والا! یہ 'بسم اللہ' صرف آپ ہی کی حکومت میں پڑھی جائے گی۔

جناب سپیکر: ہاں، قاضی محمد اسد خان صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جب ان کے نام۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا محمد عصمت اللہ خان صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جب ان کے نام کے ساتھ 'قاضی' ہے تو 'بسم اللہ' سے آغاز ہونا چاہیئے۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر ! میں فلور آف دی ہاؤس پہ ایک بات رجسٹرڈ کرانا چاہتا ہوں اور ایریگیشن منسٹر صاحب پلیز اس کو نوٹ کر لیں کہ جو ڈیم بھی آپ ایبٹ آباد ضلع میں بنائیں گے، اس کی جو ندیاں اور نالے ہیں، وہ ہری پور کو Irrigate کریں گی ہمارے پاس 1905ء کا آبپاشی کا ایک معاہدہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگر آپ نے اس ڈیم کی تعمیر کی تو ہم ہری پور کے لوگ اس کو Fully oppose کرینگے اس میں آپ نے اگر کسی قسم کے ہمارے پانی کے Right کو پامال کیا تو، شاید آپ کے علم میں نہ ہو کہ ضلعی حکومت نے بہت بڑا احتجاج کیا تھا ہری پور میں، ہم جانتے ہیں کہ وہاں پر پانی کے مسائل ہیں ایبٹ آباد میں اور ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ میں لیکن اس کے لئے اگر ہماری زمینوں کا پانی روک کر ان کی تمام تر ایریگیشن کا پانی ضائع کر دیا جائے گا۔ تو یہ میری منسٹر صاحب سے Request ہے کہ جب بھی آپ کے سامنے یہ پلان آئے تو آپ اس میں کم از کم ہری پور کو ضرور شامل کریں اور ہم ان کو اپنی رائے دینگے جی۔

جناب سپیکر: سردار محمد ادریس صاحب! آپ، تین، مشتاق احمد غنی صاحب کا، نثار صفدر جدون صاحب کا اور قاضی محمد اسد خان صاحب کا۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! ابھی تینوں کے مؤقف بالکل سامنے آ چکے ہیں۔ ابھی پچھلے جن دنوں میں چیف منسٹر اکرم خان درانی صاحب نے ایبٹ آباد کا Visit کیا تھا اور وہ Visit میں نثار صفدر صاحب اور مشتاق احمد غنی صاحب کے ہاں بھی تشریف لے گئے تھے اور شاید مشتاق غنی صاحب اس میٹنگ میں موجود تھے جہاں پر رجوعیہ اور ہرنو ڈیم کے بارے میں وہاں پر مطالبات پیش ہوئے تھے اور وہاں پر چیف منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ Feasibility اگر اس کی ہوئی تو ان شاءاللہ تعالیٰ اس کے لئے ہم ضرور رقم مختص کرینگے۔ جو ڈیرہ پروگرام کے تحت جو 45 ملین کی رقم تھی، وہ بالکل آخری مرحلے میں ہے جب اس کی Feasibility reject ہو چکی تھی، اس وقت ہمارے پاس صرف ایک دن باقی تھا چونکہ ورلڈ بینک کا پروگرام تھا، اس وجہ سے میں نے کوشش کی ہے کہ وہاں کے ایبٹ آباد کے کچھ ایم پی ایز کو رنگ کر کے، مشتاق غنی صاحب سے بات ہوئی تھی لیکن ان کے بیس تیس لاکھ روپے سکیم، میں ایڈمٹ کرتا ہوں کیونکہ وہ ڈراپ ہو گئی تھی لیکن باقی تمام ممبران صوبائی اسمبلی کو وہاں پر سکیم دی گئی تھی اور وہاں پر ضرورت کے مطابق مساوی طور پر نہیں بلکہ بقدر ضرورت ہم نے، میں سمجھتا ہوں کہ منصفانہ

طور پر تقسیم کی ہے۔ باقی جہاں تک وہاں کے پانی کا مسئلہ ہے تو ایبٹ آباد کے پانی کے لئے تقریباً ایک ارب، بیس کروڑ روپے کی سکیم جو جاپان کی گورنمنٹ کے تعاون سے وہاں پر ان شاءاللہ تعالیٰ بن رہی ہے، اس میں اکرم خان درانی صاحب، چیف منسٹر صاحب خصوصی طور پر دلچسپی لے رہے ہیں۔ مشتاق غنی صاحب کو یہ معلوم بھی ہے اور اس کے علاوہ تین سو ملین روپے وفاقی حکومت بھی ہمیں ایبٹ آباد کے Gravity flow water کے لئے دے رہی ہے۔ چونکہ ایبٹ آباد میں پانی کا بڑا سنگین مسئلہ ہو گیا تھا، لیکن الحمدللہ بارشوں سے یہ مسئلہ تقریباً حل ہو چکا ہے۔ اب جو ٹیوب ویلز بند تھے، اب دوبارہ الحمدللہ ان میں وہاں پر کافی وافر مقدار میں پانی موجود ہے۔ البتہ رجوعیہ کا جس طرح سے میں نے ان سے وعدہ بھی کیا تھا کہ رجوعیہ ڈیم کو ہم نے اے ڈی پی کے اندر ڈال دیا ہے لیکن میری گزارش یہ ہو گی، یہاں پر ہری پور سے تعلق رکھنے والے صوبائی اسمبلی کے اراکین بھی ہیں، ایبٹ آباد سے تعلق رکھنے والے صوبائی اسمبلی کے اراکین بھی ہیں، یہ آپس میں بیٹھ کر اس مسئلے کو طے کریں کہ اس پانی کو کسطرح سے تقسیم کیا جائے؟ ہمارے لئے یہ سب ممبران صوبائی اسمبلی معزز ہیں اور پانی کی تقسیم کے مسئلے کو ہم Controversial نہیں بنانا چاہتے۔ اس کو بیٹھ کر حل کریں اور جس طرح سے یہ تجویز پیش کرینگے، اسی طرح سے ہم اس کو حل کرینگے، ہر نو کے مقام پر بھی ڈیم بنانے کے لئے تیار ہیں اور رجوعیہ کے مقام پر بھی ڈیم بنانے کے لئے تیار ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ ہم ضبط کرینگے۔

وزیر آبپاشی: تو میری یہی درخواست ہے اور اس کو ان شاءاللہ تعالیٰ ہم حل کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: گیلری میں صحافی بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے موبائل بند رکھیں۔ جی، میرے خیال میں آپ کو ہری پور اور ایبٹ آباد کے سارے ممبران کو اعتماد میں لینا چاہیئے۔

جناب نثار صفدر: سر! ہری پور کا پانی روک نہیں رہے ہیں۔ وہاں پر ڈیم بنا کر، اگر تربیلہ میں ڈیم بنا ہے، تو زمینیں پنجاب کی سیراب ہو رہی ہیں۔ ہمارا سارا پہاڑی ایریا ہے، اور پھر تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو منسٹر صاحب کا مؤقف یہ ہے کہ ہر ایک بات میں آپ کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب نثار صفدر: سر! ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا اس مالی سال میں یہ اسے ڈالیں گے؟

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: رجوعیہ ڈیم کو اس مالی سال میں ڈالیں گے لیکن آپ کم از کم آپس میں اس بات پر Consensus Develop کر لیں۔ اگر یہ سب متفق ہوتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب، میں صرف اس میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: قاضی اسد صاحب نے جو بات کی ہے، میں بالکل ان سے اس معاملے میں متفق ہوں کہ کسی بھی علاقے کے حقوق کو پامال نہیں ہونا چاہیئے اور جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا یہ بالکل صحیح ہے، ہم اکٹھے بیٹھ جائیں گے اور بیٹھ کر ہم ہری پور کے Interest کو پہلے Protect کریں گے اور اس ڈیم کے ساتھ ان کے حقوق اگر پامال نہ ہوئے، تو ہم اس کے لئے ریکویسٹ کرینگے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے یہ ڈیم Propose کیا گیا ہے، یہ ایک جھیل ہے جو کہ ٹورازم کے Point of view سے بنائی جا رہی ہے اور ایک دفعہ بھر گئی تو اس کا Over flow ہری پور ہی کو جائے گا اور ان شاءاللہ قاضی صاحب کی زمینیں جو ہیں وہ برابر سیراب ہوتی رہیں گی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

172 _ جناب عتیق الرحمان: کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 1999، 2000، اور 2001 کے دوران بھل صفائی مہم اپنی مدد آپ کے ذریعے زمینداروں اور فوج کے جوانوں سے کرائی گئی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مہم کو بار بار ٹی، وی اور اخبارات کے ذریعے مشتہر کیا گیا کہ یہ کام سارا کا سارا بغیر کسی سرکاری خرچے کے پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کام کے لئے محکمہ انہار میں 13 کروڑ سے زائد رقم کا خرچ ظاہر کیا گیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت خرد برد کرنے والوں کے خلاف تحقیقات اور قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): (الف) یہ درست ہے کہ مالی سال 2000-1999 اور 2001-2000 بھل صفائی اور دیگر متعلقہ کام بذریعہ پاک افواج سرانجام دیئے گئے تھے جس پر بالترتیب سات کروڑ، اسی لاکھ اور چھ کروڑ تین لاکھ، ستر ہزار روپیہ خرچ کیا گیا تھا۔

(ب) ٹی، وی اور اخبارات کے ذریعے اس کو مشتہر کیا گیا تاکہ زمینداروں کو اس کی شمولیت کے بارے میں اگاہ کیا جاسکے۔ مذکورہ کام سرانجام دینے کے لئے سرکاری خرچ اور زمینداروں کے تعاون سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔

(ج) جواب جز (الف) میں موجود ہے۔

(د) اس ضمن میں خرد برد کی شکایت محکمہ ہذا کو مذکورہ بالا دو سالوں میں نہیں ملی۔

جناب عتیق الرحمان: کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

173 _ جناب شوکت حبیب: کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گنڈیالی ڈیم کوہاٹ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈیم کی نہریں بھی مکمل ہو چکی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں گمبٹ میں زرعی اراضی کا بہت بڑا رقبہ رہ گیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ڈیم سے مزید نہریں بنانے کا حکم صادر فرمائے گی؛

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ ڈیم جون 2002 میں مکمل کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں لیکن منصوبہ بندی کے مطابق جو رقبہ سیراب کیا جانا تھا، اتنا ہی رقبہ زیر آبپاش آئے گا۔

(د) جی نہیں منصوبہ بندی کے مطابق تمام کام مکمل کیا جاچکا ہے۔

گنڈیالی ڈیم کوہاٹ سے تقریباً 20 کلومیٹر کے فاصلے پر کوہاٹ پنڈی روڈ پر گنڈیالی گاؤں کے قریب تعمیر کیا گیا ہے۔ اس ڈیم کی اونچائی 77 فٹ ہے اور لمبائی 1906 فٹ ہے۔ اس میں پانی ذخیرہ کرنے کی کل گنجائش 15406 ایکڑ فٹ ہے جس میں قابل استعمال پانی 13784 ایکڑ فٹ ہے۔ اور یہ تقریباً 3000 ایکڑ زمین کی سیرابی کے لئے کافی ہے جس کے لئے نہری نظام اور چک بندی تیار ہو چکی ہے۔ مزید رقبے کے لئے چونکہ ڈیم میں پانی موجود نہیں ہے، اس لئے مزید نہریں نکالنے کی ضرورت نہیں۔

198 _ جناب زر گل خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی، توانائی نے صوبے کے مختلف علاقوں میں چھوٹے بجلی گھر اور ڈیم (Water Storage) تعمیر کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1۔ ایسے چار منصوبوں کی نشاندہی کی جائے نیز مذکورہ ڈیموں میں آنے والے پانی کا Source ڈیم میں پانی کی Storage کی مقدار حاصل کردہ بجلی اور ان منصوبوں پر خرچ شدہ تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی؛

2۔ آیا حکومت بمقام مجاہدین مداخیل (KD) دریائے برونڈو پر 50 میگاواٹ کا بجلی گھر اور علاقے مجاکوٹ مداخیل کی زمینوں کے پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ڈیم کی تعمیر کا ارادہ کب تک رکھتی ہے نیز اگر جواب نفی میں ہو تو وجہ بتائی جائے؟

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): (الف) حکومت صوبہ سرحد نے کوہستان ڈیولپمنٹ بورڈ اور محکمہ آبپاشی کی وساطت سے کوہستان کاغان سوات اور چترال کے علاقوں میں 1980ء کے عشرے میں بجلی کے منصوبے تعمیر کئے تھے اور محکمہ شائیڈو نے دیر، کالام اور ریشن چترال میں بجلی کے منصوبے تکمیل کئے تھے لیکن ان منصوبوں کا مقصد صرف بجلی کی فراہمی تھا نہ کہ آبپاشی ان منصوبوں کی کل تعداد 12 ہے جن کی تفصیل منسلک ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی کے زیر نگرانی بننے والے ڈیموں کی نشاندہی پانی کی گنجائش، ذریعہ اور ان پر خرچ شدہ تخمینہ لاگت مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈیم	پانی کی گنجائش	ذریعہ	تعمیراتی لاگت ملین روپے	سال تعمیر

(ایکڑ فٹ)

1	تاندہ ڈیم کوہاٹ	99000	کوہاٹ توئی	66-838	1967
2	درواز ئی ڈیم	1500	دروازئے نالہ	2-315	1976
3	کنڈر ڈیم	2650	درگئی نالہ	2-703	1976
4	گنڈیالی ڈیم	13784	اوگدہ الگڈ	185-234	2002

مندرجہ بالا ڈیم صرف آبپاشی کے لئے ہیں ان سے بجلی پیدا نہیں ہوتی۔

کالاڈھاکہ کے علاقے میں بجلی پیدا کرنے کے مواقع کا جائزہ لینے کے لئے محکمہ شائیڈو نے سروے کی ایک ٹیم بھیجی تھی جس کی رپورٹ کے مطابق مندرجہ ذیل نالوں کا سروے کیا گیا:

I۔ میر امداخیل چھر

Ii۔ کلثون خوڑ

Iii۔ کنھار خوڑ

Iv۔ شل خوڑ

جس سے یہ پتہ چلا کہ سوائے شل خوڑ کے جس پر 58 کلوواٹ بجلی پیدا کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ باقی نالوں پر 12 کلوواٹ سے زیادہ بجلی نہیں پیدا کی جاسکتی۔

جہاں تک مجاہدین مداخیل میں دریائے برندو پر 50 میگاواٹ بجلی گھر بنانے کا تعلق ہے اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اس منصوبے کا کوئی تفصیلی سروے وغیرہ نہیں کیا گیا نہ ہی ایسا کوئی منصوبہ زیر غور ہے کیونکہ وہاں پر مناسب بلندی اور مسلسل پانی دستیاب نہیں۔

نمبر شمار	بجلی گھر کا نام	ضلع	پیداواری صلاحیت (کلواٹ)
1	گرم چشمہ	چترال	100
2	داموڑی	شانگلہ	100
3	دوبیر/رنولیاء	کوہستان	150
4	داسو/جالکوٹ	کوہستان	150

5	کیال	کوہستان	200
6	کروڑہ	شانگلہ	200
7	کالام	سوات	200
8	شیشی	چترال	300
9	کاغان	مانسہرہ	200
10	اپر تھل	دیر	400
11	اشوران	سوات	400
12	ریشون	چترال	2800

342 _ سید مرید کاظم شاہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں سیم نالے مٹی اور گھاس اگنے کے باعث بند ہو چکے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت نالوں کی صفائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ چشمہ کمانڈ ایریا ڈیویلپمنٹ کے بننے والے سیم نالے مٹی اور گھاس اگنے کی وجہ سے کافی حد تک بھرے ہوئے ہیں کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے ان کی صفائی فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کی جا سکی۔

(ب) محکمہ آبپاشی نے مندرجہ بالا نالوں کی صفائی اور متعلقہ سکارپ پمپوں کی مرمت وغیرہ کے لئے ایک پی سی ون تخمیناً لاگت 3 کروڑ، 64 لاکھ، 13 ہزار روپے NDP کے تحت منظور کرایا جس کا ٹینڈر بمورخہ 3-5-2002 وصول کیا گیا جس کا ریٹ منظور شدہ پی سی ون سے تقریباً 24 فیصد زیادہ وصول ہوا۔ چونکہ محکمہ قواعد و ضوابط کے تحت 10 فیصد سے زیادہ ریٹ منظور نہیں کر سکتا لہذا یہ معاملہ ریٹ ایڈوائزری کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تاکہ وہ اس سلسلے میں اپنی سفارشات پیش کرے جس کی روشنی میں حتمی فیصلہ کیا جا سکے گا۔

343 _ سید مرید کاظم شاہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پہاڑ پور ایری گیشن ڈویژن میں بلوٹ مائز سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منظور ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مائز کا پی سی ون بھی منظور ہو چکا ہے،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مائز کے لئے مختص شدہ رقم دوسرے مائز کے لئے مختص کی جا رہی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو وجوہات بتائی جائیں؟

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔ مگر بلوٹ مائز کے ساتھ چار دیگر چینلز بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام 03-2002 میں شامل ہیں؛

لہذا منظور شدہ پی سی ون تخمینہ لاگت 4.808 ملین روپے میں ترمیم کر کے ایک بڑا پی سی ون تخمینہ لاگت 39.9 ملین روپے منظور کیا گیا ہے، جس میں بلوٹ مائز، خانو خیل، میاں وڈا، کالا گوڑہ اور ٹھٹھل بھی شامل ہیں۔

(ب) جی ہاں، تفصیل کے لئے پیرا (الف) سے رجوع کریں۔

(ج) جی نہیں، سالانہ ترقیاتی پروگرام 03-2002 میں پہلے صرف 2 ملین مختص کئے گئے تھے مگر بعد میں مئی 2003 کے دوران فنڈ میں مزید دو ملین روپے کا اضافہ کیا گیا تاکہ دوسری مائز پر بھی کام کا آغاز کیا جا سکے۔ مالی سال 04-2003 میں بھی آٹھ ملین روپے مختص کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

(د) بلوٹ مائیز پر کام شروع ہو چکا ہے اور خانو خیل مائز پر کام کا آغاز جلد ہو جائے گا اور یہ کام اگلے مالی سال 04-2003 میں بھی جاری رہے گا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: تھینک یو جن معزز اراکین نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں، بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب اختر نواز خان ایم پی اے صاحب، آج کے لئے جناب جاوید خان مہمند صاحب، موجودہ اجلاس کے لئے۔ بغرض منظوری ایوان کو پیش کرتا ہوں۔ د ایوان دا رائے دہ چې د چھٹی دا درخواستونہ د منظور شي؟

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: Leave is granted. Janab Jamshaid Khan Sahib.

جناب جمشید خان: شکریہ جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب! کل آپ نہیں تھے، کئی معزز اراکین نے کچھ نکات اٹھائے تھے تو میں نے ان سے کہا تھا کہ ان شاءاللہ کل آپ کو موقع دیں گے۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): میں سب سے پہلے ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں یہاں پر۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر اس کو سنا جائے تو، جی حاجی جمشید خان صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب جمشید خان: زما دا درخواست دے جی چې تعمیر سرحد پروگرام متعلق کوم دغه شوې دی، مونږه PC-I جوړ کړی دی، د ضلعو نه راغلی دی، دلته په سیکرټریټ کښې پراته دی۔ اوس جی سیکرټریټ والا دا وائی چې د ډسټرکټ کونسل نه د دې Approval پکار دے DDCنه Approval پکار دےاو د هغې Minutes پکار دی نو آیا د دې Minutes یا د DDC د Approval به د ډسټرکټ کونسل تر حده پورے تعلق وی که نه صرف د DDC میټنګ به د هغې د پاره کافی وی؟ سیکمونه دلته کښې پراته دی بغیر د یو ممبر صاحب نه، طاهر بن یامین خان چې د هغوې هغه فنانس ته تلی دی، بل یو سکیم هم تر اوسه پورے فنانس ته نه دے تلے۔ دا ډیره د افسوس خبره ده چې د دومره وخت نه سیکرټریټ کښې پراته دی۔ مونږه خو ورپسې خپل کوششونه اوکړل او دا دلته کښې پراته دی نو تاسو داسې طریقه راوباسئی چې دا مسئله حل شې،۔ ډیره مهربانی به وی۔

جناب حبیب الرحمن: دے باره کښې زۀ هم یوه خبره کومه۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان خان۔

جناب حبیب الرحمان: کل بھی میں نے عرض کی تھی کہ نئی سکیمیں، اگر لسٹ دیکھی جائے تو سارے صوبہ سرحد میں، میں نمبر ایک پر ہوں۔ میں PC-1 اور ساری سکیمز وہاں DPO سے نکال کر یہاں لے آیا ہوں لیکن آج ہی وہاں گیا تھا تو انہوں نے کہا DDC میں Approval نہیں ہوئی ہے اس لئے یہ فنانس

نہیں بھیجی جاسکتی۔ میں نے کل بھی یہ عرض کی تھی کہ ہم تو ناظم اعلیٰ اور ضلعی حکومت سے ڈر رہے تھے تو ہمیں یہ بھی ڈر ہے کہ فلور پہ اس نے یہ کہا تھا کہ یہ Fund lapse بھی نہیں ہے تو یہ رقم اکاؤنٹ نمبر 4 میں جائے گی اور بغیر ناظم اعلیٰ کی منظوری کے ہم یہ وصول نہیں کر سکیں گے تو یہ ہمارے لئے مصیبت ہے۔ پشتو میں ایک مقولہ ہے " چې زۀ د غوړ پرے کوم او ته بالئ غواړې" تو ہم تو ضلعی نظام سے ڈر رہے تھے اور ہمارے تعمیر سرحد کے جو پیسے ہیں یہ وزیر اعلیٰ صاحب نے سپیشل مہربانی کر کے ایک پیکج کے ذریعے انہوں نے ہمیں دیئے ہیں۔ میری سکیم، وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس کی منظوری دی ہے Approval آچکی ہے لیکن صرف اس کے لئے ناظم اعلیٰ اور ڈسٹرکٹ کونسل کی Approval درکار ہے اگرچہ ہمارے DCO صاحب نے لکھا ہے کہ ضلع کونسل کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں جو کمیٹی ہے، اس سے Approval کرا کے بھیجیں گے لیکن ابھی تک، دو مہینے گزرنے کے بعد بھی ایک سکیم بھی نہیں آئی۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار ادریس صاحب۔ تعمیر سرحد پروگرام کے بارے میں مجھے امید ہے کہ Complication میں نہیں پڑیں گے اور بہت آسان اور صاف طریقہ نکال لیں گے، بہت، بہت آسان۔

<u>سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی):</u> جناب سپیکر! DDC کے اندر جو ہم نے تبدیلی لائی تھی، ناظم کی بجائے DCO کو ہم اس کا چیئرمین بنایا تھا تو اس کی یہی وجہ تھی کہ کہیں ان ممبران صوبائی اسمبلی کی یہ سکیمیں، کل کسی مرحلے پر کہیں بھی اس میں رکاوٹ پیش نہ آئے تو اسی وجہ سے اس میں ڈسٹرکٹ کونسل کی Approval کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ یہ سارے پیسے ہم اکاؤنٹ نمبر 4 میں منتقل کریں۔ ہمارے پاس اس کا Basically، افسوس کی بات یہ ہے کہ ابھی تک۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اگر گنجائش موجود ہو اور یہ بالکل منتقل نہ ہوں تو بہتر ہوگا۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی:</u> بالکل نہیں ہوگا (تالیاں) اس میں Out of 124 ابھی تک ہمارے 74 ممبران صوبائی اسمبلی کی سکیمیں آئی ہیں۔ میں نے فلور آف دی ہاؤس یہ Commitment کی تھی کہ یہ فنڈز Lapse نہیں ہونگے اور ایک مرتبہ پھر میں سب کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ یہ فنڈز Lapse نہیں ہونگے اور ہم اس کو Revive کر دینگے۔ Lapse تو ہو جاتے لیکن اس کو دوبارہ ہم Revive کر دینگے۔

اس سے آپ میں سے کوئیAffect نہیں ہوگااور اگر کسی کی رہ گئی ہیں،اس لئے صرف یہ فیصلہ کیاہے کہ عجلت کے اندر کہیںDoubling نہ ہو جائے، کہیںDuplication نہ ہو جائے، کہیں غلط سکیم آپ جلدی میں نہ لے آئیں اور پھرShort tendering کے ذریعے سے کہیں یہ پبلک فنڈز کے جو ہم امین ہیں، کہیں اس کا غلط استعمال نہ ہو جائے کہیں غیر ضروری سکیموں کے اندر یہ پیسہ خرچ نہ ہو جائے۔اس وجہ سے ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ فنڈ جو ہے،Lapse نہیں ہوگا،اگر کوئی یہ کہتاہے کہ یہ ڈسٹرکٹ کونسل میں جائے گا تو وہ لوگ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ کونسل میں جائے گا۔ڈسٹرکٹ کونسل میں نہیں جائے گا۔اس لئے ہم نےDDC کا چیئرمینDCO کو بنایاہے۔اگر ہمارے پاس جو سکیم آ جائے گی تو ہمWithin a week, ten days سی۔ایم سےApproval لینے کے بعد ہمDDC کے اندر صرف اس وجہ سے بھیجیں گے کہ یہ سکیم آپ نے جو دی ہے کہیںADP کے اندر شامل ہے یا کوئیOngoing scheme ہے، صرف اس وجہ سےJust to confirm اور وہ ٹیکنکل کمیٹی صرف اس کی فیزیبلٹی رپورٹ دیکھے گی۔اس کا اور کوئی کام نہیں ہے۔یہ کام صرف آپ کا ہے، جتنی بھی سکیمیں آپEarmark کرکے بھیجیں گے،وہ سبImplement ہونگی،سب پر کام ہوگااور آپ کی نگرانی میں کام ہوگا۔اسی سلسلے میں میں نےD. G Monitoring and development کی ایک پوسٹ بھیCreate کی ہے۔اس کے ساتھ متعلقہ افسر بھی ہوگا۔آپ لوگ اس کے ساتھ رابطہ رکھیں گے۔ہم لوگ، صوبائی حکومت اس چیز کوEnsure کرے گی کہ یہ تعمیر سرحد پروگرام پر صحیحLetter & spirit کے تحت عمل کیا جائے اور اس کے اندر کسی طرح کی بھیCorruption, Embezzlement, mis-appropriation اس کی آپ نگرانی کرینگے کیونکہ ہم اور آپ سب ملکر اس بات کی کوشش کریں گے اس سوسائٹی کو کرپشن فری سوسائٹی بنائیں اور اس سلسلے میں ہم کسی بھی مداخلت کو، کسی بھی ضمن میں اگر کوئی مداخلت ہوگی تو That will not be tolerated, I am committing on the floor of the House.

<u>جناب سپیکر:</u> نسرین خٹک صاحبہ۔نسرین خٹک صاحبہ۔

<u>جناب حبیب الرحمان:</u> یو وضاحت کومہ جی پہ دې کښې۔

<u>جناب سپیکر:</u> نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر صاحب! ابھی وزیر بلدیات نے پچھلے سوالات میں اور ابھی پھر ایک وضاحت کی ہے تو دلبرداشتہ ہو کے I would also like to point out on the floor of this House کہ گو کہ وہ بار بار فرماتے ہیں کہ کسی کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور ابھی تو انہوں نے احمقوں کی جنت کی بات کی ہے یعنی Fool paradise کی بھی بات کی ہے۔ چھوٹا سا سوال یہ ہے کہ آج تک میرے تجربے میں، ہم سب کے تجربے میں ADP کو Annual Development Programme کہا جاتا تھا آج میرے خیال میں ADP Anonymous development programme بن گیا ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ADP جوں کا توں ہے اور ہونا بھی چاہیئے یہ صوبے کی ترقی کے لئے ہے But why have we not been given any written communication about it? We know nothing یہ تو ہمارا تجربہ ہمیں بتا رہا ہے کہ ADP نام کی کوئی چیز ہوتی ہے، نہ کوئی Written communication آئی ہے who is being put in a pools paradise? I would like to know that.

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو باتیں کی ہیں، یہ باتوں کی حد تک تو بڑی پیاری ہیں اور بڑی ٹھیک باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

(قہقہے، قطع کلامی)

جناب سپیکر: ان شاءاللہ عمل کی حد تک بھی ہونگی۔

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں جی، عمل کی بات ان کے اختیار میں نہیں ہوگی۔ Practical جو باتیں ہوتی ہیں، وہ Practical ہوتی ہیں۔ تھیوری، تھیوری ہوتی ہے۔ یہ تھیوری بتا رہے ہیں، پریکٹیکل نہیں کر سکتے۔ انہوں نے 15-4-4 کو ہم لوگوں کو سکیمیں بھیجیں۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Order please. Order.

حاجی قلندر خان لودھی: انہوں نے 15-4-4 کو ہمیں سکیمیں بھیجیں اور ہم نے 22-4-4 کو ان کے ڈی سی آفس میں بھیج دیں۔ 24-4-4 کو، یہ میرے پاس پڑی ہوئی ہیں سب سے ریسیو شدہ ہیں سیکرٹری آفس میں

بھیج دیں، ان کے آفس میں بھیج دیں، ابھی تک ہمیں نہیں پتہ کہ ان کے ٹینڈر کب ہونگے؟ پندرہ دن کے لئے وہ اخبار میں جائیں گے، ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہ دوبارہ آئیں۔ ہم نے لوگوں کو جواب دینے ہیں۔ جیسے ان کی Responsibility ہے، ہماری بھی Responsibility ہے ہم نے اپنے علاقوں میں اناؤنس کر دیا ہے کہ یہ سکیمیں ہونگی اور اگر یہ چلی گئیں، ہمارے لئے بڑی بے عزتی کا مقام ہے ہم نے دو لاکھ سے لیکر پانچ لاکھ تک سے بڑی کوئی سکیم نہیں دی۔ یہ پندرہ دن کا کام ہوتا ہے۔ ہمارے لوکل کنٹریکٹرز ہیں۔ اگر یہ اس پراسیس میں پڑیں گے، یہ اخباروں کو دیں گے، پندرہ دن اخبار کو چاہیئے پھر پندرہ دن ٹینڈر کو چاہیئے، جون گزر جائے گا، کسی کا کوئی کام نہیں ہوگا ہم سب اس ہاؤس کی بڑی Respect کرتے ہوئے، ہم بہت صابر لوگ ہیں، بڑے اطمینان سے، یہاں جو چیزیں پسند نہیں ہوتیں، اس کو بھی پسند نہیں کرتے اگر کوئی دوست کہتا بھی ہے، مجبوری سے سنتے ضرور ہیں لیکن اس کو پسند نہیں کرتے لیکن اگر حقیقت کو بھی انہوں نے پامال کیا تو پھر یہ بڑی زیادتی ہوگی، یہ کسی کا ٹینڈر نہیں ہوگا، سب پیسے Lapse ہونگے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کبھی واپس نہیں ہونگے، یہ کہنے کی باتیں ہیں۔ مرکز میں بھی یہی ہو رہا ہے، یہاں صوبے میں بھی یہی ہو جائے گا تو ہمارے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو جائے گی۔ ہم لوگوں نے ٹائم پر ان کو Submit کیا ہے اگر ہمارے ٹینڈر نہ ہوئے تو ہم اس ہاؤس سے آپ کی وساطت سے، گورنمنٹ سے ہم Agitation کرینگے کہ ہمارے ساتھ کیوں زیادتی ہو رہی ہے؟ اگر کچھ ممبرز کسی وجہ سے نہیں دے سکے تو ان کی اپنی ذمہ داری ہے۔ جو لوگ ان کو ٹائم پر Submit کرتے ہیں، ان کے ٹینڈر کیوں نہ ہوں، ان کی سکیمیں کیوں نہ لگیں، ان کے علاقے کے کام کیوں نہ ہوں؟ اس لئے میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ سے Request کرتا ہوں اور وزیر بلدیات سے بھی کہ یہ کہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ کی کوئی Involvement نہیں ہے، ڈسٹرکٹ Involve ہے۔ وہ ہمیں اپنی سکیمیں واپس کر رہے ہیں کہ بھئی جب تک DDC کی میٹنگ نہیں ہوگی، ہم آپ کو نہیں دینگے۔ اس لئے یہ ہمارے ٹینڈر کرائیں، ٹینڈر نہ کرائیں بلکہ نوٹس بورڈ پر، جس محکمے سے ہم کام کرانا چاہتے ہیں، وہاں نوٹس بورڈ پر لگا دیں کہ فلاں Date کو ٹینڈر ہونگے۔ بہت وافر تعداد میں ٹھیکیدار ہیں پانچ لاکھ کے لئے ایبٹ آباد میں کوئی پشاور کا ٹھیکیدار نہیں جائے گا، دو لاکھ کے لئے ایبٹ آباد کا کوئی ٹھیکیدار پشاور نہیں آئے گا۔ مقامی لوگ موجود ہیں اس لئے اخبار کی، اس روٹین میں نہ پڑیں اور ہمارے ٹینڈر ہو

جائیں پھر ہماری ذمہ داری ہے اگر وہ پیسے بھی اس ٹھیکیدار کو مل جائیں تو ہماری ذمہ داری ہے کہ اگر میرے علاقے میں کل کام نہ ہو یا Up to the standard نہ ہو، یہ چیک کریں میں اپنی جیب سے پیسے ادا کرونگا۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! میں ایک سپورٹنگ سٹیٹمنٹ دونگا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! اے ڈی پی کے حوالے سے مجھے بھی ایک چھوٹا سا کوئسچن کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جناب وجیہہ الزمان خان۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! مجھے ایک Question۔۔۔

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب کو میں نے فلور دیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس کے بعد میں بات کرونگی۔

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب کو میں نے فلور دیا ہے نا، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ پھر واک آؤٹ پہ آجائیں۔

جناب وجیہہ الزمان: جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں۔ میرے آنریبل بھائی نے بڑی اچھی بات کی ADP کے حوالے سے۔ ہونا یہ چاہیئے کہ جب ہمیں کوئی سکیم اے ڈی پی میں Reflect کرنے کے لئے کہا جاتا ہے، اس میں Priority دینے کو کہا جاتا ہے تو اس میں کچھ Time Limit ہونا چاہیئے کیونکہ ہمیں اپنے علاقے میں لوگوں سے میٹنگ کرنا پڑتی ہے، ان کی جو کمیٹیز ہیں، ان سے مشورہ کرنا پڑتا ہے کہ کیا ان کی ضروریات ہیں؛ کیا ان کے پرابلمز ہیں؟ ہمیں Letter آتا ہے کہ بس جی دو دن کے اندر Most immediate اپنی آپ فائل کر دیں تو اتنے ہنگامی بنیاد پر نہ تو ہم فائل کر سکتے ہیں نہ آگے ان کا Approval ہو سکتا ہے۔ یہ ساری جو کھچڑی ہے یہ ہماری سمجھ میں نہیں آئی اس کو ذرا Kindly clarify کروادیں. Thank you very much.

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان: آپ کی وساطت سے جناب، سردار ادریس کی بات کو چلو ہم مانتے ہیں لیکن قلندر لودھی صاحب کو اور ان کو میں یقین دہانی کراتا ہوں، میں ایم ایم اے کا آدمی ہوں اور میں نے کہا کہ میں سیریل نمبر ایک پر ہوں تو میں آپ کی وساطت سے سردار ادریس سے یہ پوچھونگا۔

Mr. Speaker: Sardar Idress Sahib! Be attentive, please.

جناب حبیب الرحمان: کہ ہماری سکیمیں وہاں پہنچی ہیں، سی ایم نے Approval بھی دی ہے، سارا Process مکمل ہے تو یہ As a test case لے لیں حبیب الرحمان کا۔

جناب سپیکر: چلو سردار ادریس صاحب کو بولنے دیں تاکہ وہ Conclude کریں نا۔

جناب حبیب الرحمان: کہ وہ فنانس کو ابھی تک نہیں گئی ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: ان کے جواب سے اگر تسلی نہ ہوئی تو پھر۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہمیں بولنے کا موقع دیں، اس کے بعد یہ بولیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: محترم سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے۔۔۔۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر! آپ لیڈیز ایم پی ایز کی بھی تھوڑی سی بات سن لیں، کہ خواتین ایم پی ایز کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں Already بول رہی ہوں، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مہربانی جی، بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آج آپ یہ رولنگ دیں گے جناب سپیکر کہ ہمارا Status اس اسمبلی میں کیا ہے؟ آیا ہم ان مرد MPA's کے برابر ہیں یا نہیں ہیں؟ ہمارا Status ان کے ساتھ برابر ہے یا نہیں ہے؟ اس کی مثال یہ ہے ADP میں ہم خواتین کو کسی بھی ڈویژن کی جو میٹنگز ہوئی ہیں، ان میں ہمیں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ آیا ہم لوگ یہاں صرف ٹائم پاس کرنے کے لئے آتیں ہیں، صرف گورنمنٹ سے تنخواہ لینے کے لئے۔ کیا ہم

لوگوں نے لوگوں کے کام نہیں کرنے ہیں؟ اگر کسی کو یہ شک ہے کہ ہم لوگ ان کے مقابلے میں کل کو کھڑے ہو کر الیکشن نہیں لڑیں گے تو۔۔۔

Mr. Speaker: Please, order please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ ہم ان مرد ایم پی ایز سے کسی طور پر بھی کم نہیں ہیں اور ہمیں اس ADP میں شامل نہ کر کے انہوں نے جو نقصان کیا ہے اس صوبے کے پسماندہ لوگوں کے ساتھ، میرے خیال میں آج میں آپ کی وساطت سے ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمیں کیوں نہیں شامل کیا گیا؟

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب۔ سردار ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! یہاں پر بے یقینی اور بے یقینی کی بات ہے اور بے یقینی ایک ایسی بیماری ہے جس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ میں یہاں فلور آف دی ہاؤس پر اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: Point of order, sir. Point of order, sir. Before the Minister continues, either he keeps on saying we are living in a fool's paradise.

جناب سپیکر: نہیں پہلے تو آپ پوائنٹ آف آرڈر پر، یہ پوائنٹ آف آرڈر کی وہ شق نکالیں اور کہیں کہ کس رول کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر بڑی عجیب بات ہے کبھی Fool's paradise میں ہم ہوتے ہیں، کبھی کہاں ہوتے ہیں، کبھی کہاں ہوتے ہیں۔ آپ پہلے رولنگ دیجئیے اس کے بعد پھر منسٹر صاحب اس بات کا جواب دیں۔ We are kindly requesting you to clarify our status in the Assembly.

جناب سپیکر: یہ رولنگ میں دونگا۔ آپ اس معزز ایوان کی آنریبل ممبرز ہیں۔ جی سردار ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی ذرا تھوڑی سی وضاحت کا اگر موقع دیں گے تو میں اس بات کی بالکل وضاحت کرونگا۔ میں نے Question یہ اٹھایا تھا کہ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایسا ہو جائے گا اور ویسا ہو جائے گا، تو

میں نے کہا کہ جو لوگ، وہ کہتے ہیں، میں نے یہاں پر ممبران اسمبلی کے بارے میں یہ نہیں کہا، اور یہ سارے ہمارے لئے معزز ہیں اور ان کی ہم دل سے قدر کرتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب خلیل عباس خان: پیچھے تو پھر گورنمنٹ سرونٹس رہ گئے میرے خیال میں ان کے بارے میں کہا ہوگا۔

جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب! تھوڑا سا رولز اور قواعد کا خیال تو رکھا کریں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جس طرح سے میرے بھائی قلندر لودھی صاحب نے بات کی ہے کہ ہمیں اس بات کا یقین نہیں ہے، ہم نے کیبنٹ میٹنگ کے اندر یہ Decision کیا ہے کہ یہ فنڈز Lapse نہیں ہونگے۔ مرکز میں اگر Lapse ہوتے ہیں تو ان کا اپنا کام ہے، ہم اس پر کوئی بات نہیں کرتے لیکن ہم آپ لوگوں کی سہولت کے لئے کہ ہم اگر یہ فوری طور پر اخبارات میں نہ دیں تو پھر آپ لوگ اسی اسمبلی میں اٹھ کر کہیں گے، معزز ممبران اسمبلی، کہ جناب آپ نے تو نوٹس لگا کر سارے ٹینڈر کر دیئے ہیں اور آپ نے رولز کو Follow نہیں کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ رولز بھی Follow ہوں اور یہ کام بھی آرام سے ہو۔ ہم کام میں جلدی نہیں کرنا چاہتے تاکہ کام متاثر نہ ہو۔ ہم اس کے Standard کو Maintain رکھنا چاہتے ہیں۔ The level of standard کو ہم Maintain رکھنا چاہتے ہیں۔ اس وجہ سے ہم کوئی عجلت نہیں چاہتے کہ فٹافٹ یہ کام ہو جائے اور پھر وہ کام دھرے کا دھرا رہ جائے۔ اس کو ہم Proper طریقے سے Monitor بھی کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کے Standard کو بھی دیکھنا چاہتے ہیں کہ کام صحیح طریقہ سے ہو اور ایک دفعہ پھر Let me assure all of you کہ یہ Funds lapse نہیں ہونگے۔ یہ ہماری کیبنٹ کا Decision ہے، یہاں پر کیبنٹ کے سارے ممبران بیٹھے ہیں اور Very first ایک ایسے ذمہ دار وزیر کی حیثیت سے میں یہ بات کہہ رہا ہوں اور اگر پھر بھی کسی بات کا اگر کوئی یقین نہیں ہے تو، جناب! جہاں تک خواتین کی بات ہے، تو الحمد للہ ہم نے یہاں پر خواتین کو برابر کے حقوق دیئے ہیں۔ (تالیاں) جب دوسرے ممبران صوبائی اسمبلی کو پچاس لاکھ ملے ہیں تو ان کو بھی پچاس لاکھ ملے ہیں اور محترمہ نگہت اور کزئی صاحب تو ہمارے دفتر میں کتنی دفعہ تشریف لا چکی ہیں اور۔۔۔

(قہقہے، قطع کلامی)

Mr. Speaker: No cross talking at all. Please, please it is not the way. Please it is not the way.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اور ہم اپنی بہنوں سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ اے ڈی پی کے اندر۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز آرڈر۔ خاموشی۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اور ہم اپنی بہنوں سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ اگر اے ڈی پی کے اندر پچاس لاکھ کے علاوہ بھی اگر وہ سمجھتی ہیں کہ کچھ کرنا چاہتی ہیں تو وہ تجاویز بھیج دیں اے سی ایس کے پاس، ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا جو حجم ہے اے ڈی پی کا، اس کے مطابق ان شاءاللہ تعالیٰ ان کو Adjust کیا جائے گا جی۔

جناب سپیکر: اجلاس کو چائے کے وقفے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: میں ٹریژری بینچوں کی جانب سے اپنے بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور بہنوں کا بھی کہ وہ ہماری ریکویسٹ پر پھر واپس آئے ہیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ان شاءاللہ سب کچھ قانون کے مطابق ہوگا۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب! ټائم ډیر لږ دے او ریزولیوشن ستاسو را روان دی زهٔ به ټهیک په دوه بجے اجلاس ختموم۔

سید قلب حسن: بس یو ایمرجنسی تاسو توجه غواړم۔ کوهاټ کښې دوه کسان اغوا شوې دی او درے ته لاړل، درے کښې ئے کیښولی دی او تقریباً یوه میاشت اوشوه چې د هغوې تر اوسه پورہ هیڅ قسم څه حکومت هغې شې ته توجه نه ورکوی۔ زما ریکویسټ دے چې دیکښې که تاسو لږ غوندې D.C.O. ته دغه اوکړئ چې هغه۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمارے معزز رکن ہمارے علم میں یہ بات لائے۔ میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! لاء منسٹر صاحب خبرہ کوی I am sorry خو دے پریس والا واک آؤٹ اوکړو کہ څہ چل دے؟ هغه خو ټوله ګیلری خالی شوه۔ لږ دے طرفته توجه ورکړئ۔ پریس ګیلری خالی شوه، هغه ټول پریس والا اووتل بهرته۔ یو کس ورپسے ورشئ چې پته ئے اوکړی چې آخر څه چل اوشو؟

(وزیر قانون): ان شاءاللہ ہم اس طرف توجہ دیں گے۔

تحاریک استحقاق

Mr. Spacer: Mrs. Ghazala Habib Tanoli, MPA to please move her Privilege motion No.35. Mrs. Ghazala Habib Tanoli, MPA, please.

الحاجیہ غزالہ حبیب: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ جناب سپیکر صاحب! میں نے محکمہ تعلیم مانسہرہ فی میل سیکنڈری و پرائمری سے 17 دسمبر 2002 کو بذریعہ خط حلقہ پی ایف۔57 میں تمام سکولز میں متعین سٹاف اور سکولوں کی پوزیشن کا ریکارڈ فراہم کرنے کو کہا، نقول لف ہیں۔ مقصد یہ تھا کہ حلقہ میں سکولوں کی کارکردگی بہتر بنائی جائے۔ دوبارہ 12 مارچ 2003 کو خطوط کے ذریعے یاددہانی کرائی گئی مگر آج تک ای ڈی او مانسہرہ ایجوکیشن نے اطلاع فراہم نہ کر کے میرا استحقاق مجروح کیا ہے لہذا گزارش ہے کہ اس معاملہ کو ایوان میں زیر بحث لا کر ذمہ دار افسران کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے۔

مسٹر سپیکر سر! حلقہ پی ایف-57 ایک پہاڑی علاقہ ہے اور یہاں بہت سے سکولوں سے سٹاف غیر حاضر ہے، Specially girls Primary Schools بند پڑے ہیں اور سٹاف گھر بیٹھے تنخواہیں وصول کر رہا ہے اور ان کے بارے میں یہ انفارمیشن ہے کہ وہ محکمہ تعلیم کے افسران کے رشتہ دار ہیں اور ان کی ملی بھگت سے تنخواہیں لے رہی ہیں۔ اس کے علاوہ جو مڈل اور ہائی سکولز ہیں، وہاں پر سٹاف نہ ہونے کے برابر ہے اور بچوں کی تعلیم پر گہرا اثر پڑ رہا ہے اور نئے بننے والے سکولز تو۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دوہ منستران صاحبان لاړ شی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

الحاجیہ غزالہ حبیب: سر! جونئے بننے والے سکولز ہیں اور جن پر گورنمنٹ کے لاکھوں روپے خرچ ہوئے ہیں، چھ سات سال گزرنے کے باوجود ان کو Staff provide نہیں کیا گیا۔ اس لئے بحیثیت Representative اس Constituency کے عوام کے حقوق کا تحفظ کرنا میرا فرض ہے اور یہ میرا حق ہے کہ میں کسی بھی ڈیپارٹمنٹ سے جو بھی انفارمیشن لینا چاہوں، وہ مجھے دیں لیکن ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے میرے Reminder کے باوجود مجھے کوئی Information provide نہیں کی اور میرا استحقاق مجروح کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب سے آپ نے تحریک استحقاق پڑھنا شروع کی ہے، آج منسٹر صاحب کا موڈ بہت، دیکھیں میرے خیال میں بالکل جواب دینے اور اس پر ایکشن لینے کے موڈ میں ہیں۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اوپر پریس کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: انور کمال خان۔

جناب انور کمال خان: میں آپ کی توجہ پریس کی طرف دلوانا چاہتا ہوں۔ گیلری خالی ہے۔

جناب سپیکر: وہ ہو گیا ہے، وہ لوگ گئے ہیں۔ اچھا۔ پلیز۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ میری تحریک استحقاق کو Privileges committee کے حوالے کیا جائے۔ تھینک یو سر۔

جناب زر گل خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب زر گل خان۔

جناب زر گل خان: سر! چونکه زهٔ پخپله هم ایم پی اے یم خو زما ایم پی اے چې ده، هغه غزاله حبیب صاحبه ده۔ زهٔ د دوئ په حلقه کښې پاتے کیږم نو دے باره کښې دوئ چې کومے خبرې اوکړے، دا بالکل په حقیقت مبنی دی۔ اووه، اته

کالونه اوشو او سکولونه خالي دی، ستاف نشه دے نو دا عجیبه یو کار دے چې یو ایم پی اے له هغوی یعنی ډی ای او توجه نه ورکوی نو زهٔ د دې تائید کوم او دا امید کوم چې دا به تاسو پریلویج کمیټی ته حواله کړئ۔ تهینک یو سر۔

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بھی تائید کرتا ہوں یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: چونکہ ہزارہ سے تعلق رکھتا ہے تو اس سے اور بڑا اہم مسئلہ کونسا ہو سکتا ہے؟

جناب وجیہہ الزمان خان: نہیں، اس میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہو یا کوئی بھی ڈسٹرکٹ لیول کا ڈیپارٹمنٹ ہو، وہ اپنے آپ کو ضلعی گورنمنٹ کے ماتحت سمجھتا ہے اور ہمیں کوئی خاص Response نہیں ملتا۔ تعلیم متاثر ہو رہی ہے۔ ہر ڈیپارٹمنٹ میں یہ حساب کتاب چل رہا ہے تو Kindly ان کو ہدایت دی جائے کہ جب ہم کوئی ایسی انفارمیشن مانگیں یا کوئی ایسی بات کریں تو اس کو خاطر خواہ توجہ دی جائے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں غزالہ حبیب صاحبہ کی پرزور حمایت کرتا ہوں اور منسٹر صاحب سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں اور آپ سے بھی کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کے خلاف ایک صحیح ایکشن ہو کہ کل ہر ممبر جو بھی کوئی چیز مانگے تو وہ اس کا صحیح جواب دے سکیں۔

محترمہ یاسمین خان: سر! میں غزالہ کی بات کی تائید کرتی ہوں کہ ضلع مانسہرہ کے سکولوں میں اساتذہ کی تعداد بالکل نہ ہونے کے برابر ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس سال چار ہزار طلباء اور طالبات فیل ہوئے ہیں۔ کیونکہ اگر ان بچوں کو کوئی تعلیم دینے والا نہیں ہوگا تو وہ کیا سیکھیں گے اور وہ کیا پڑھیں گے؟ اور اس سال پورے چار ہزار طلباء اور طالبات فیل ہوئے ہیں اور اس بات کی تحقیقات کرائی جائیں کہ ایسا کیوں ہوا؟

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! زهٔ هم د غزاله بی بی دا کوم تحریک استحقاق پیش کړے دے، د هغې پرزور حمایت کوم او دا تاسو ته خواست کوم چې پکار دی چې دا کمیټی ته حواله کړے شی۔ نن که دا غزاله بی بی سره شوې دی نو سحرله د ټریژری بینچز ممبران سره هم دا واقعه کیدے شې او که د دې که اوس مونږ نوټس وانغستو د دې مونږ دلته کښې اوس دے وخت کښې روک تهام

اونکړو نو دا به ډیر لوئے مشکلات جوړیږی۔ دا د پریویلج کمیټی ته حواله کړے شی۔

Mr. Speaker: Minister for Education, Maulana Fazal-e-Ali Sahib.

مولانا فضل علی(وزیر تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔ غزاله حبیب صاحبه چې کوم تحریک استحقاق راوړے دے جناب سپیکر صاحب، نو د دې حلقه ده، پی ایف 57،چونکه د دې والد صاحب هغه د نیب سلسله کښې په جیل کښې دے نو د دې هغه حلقه کښې چې کوم کارونه کوی، هغه د دې تره دے ، پرستان خان۔ هغه ته په 18 مارچ باندې الطاف حسین اے ډی او او محمد مسکین اے ډی او ،دا هغوې دستی ورته رسولی دی، په لاس باندې ئے ورته رسولی دی چې کوم تفصیلات دوئ غوښتې وو، هغه ټول تفصیلات ئے ورته رسولی دی او د هغې نه علاوه ماسره هم دا تفصیلات شته۔ دے ته په 18 مارچ باندې هغه ټول تفصیلات رسیدلی دی چونکه هغه د دوئ دحلقے دغه کوی چې څه ضروریات وی نو هغه هغه ته رسیدلی دی او څه داسې مسئله پکښې نشته او دهغې نه علاوه مونږه سره اوس هم تفصیلات موجود دی چې څنګه ئے غوښتی دی، هغه ورته رسولی شوې هم دی۔

الحاجیه غزاله حبیب: جناب سپیکر سر! جو نہیں ہوا، ہم نے بار بار فون بھی انہیں کئے ہیں لیکن انہوں نے ہمیں کوئی Details نہیں بھیجی ہے۔ان کو غلط انفارمیشن انہوں نے دی ہے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ کیونکہ ہم نے ان کو جو ایڈریس دیئے ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ اس پر بھیجیں لیکن انہوں نے نہیں بھیجے۔

وزیر تعلیم: نہیں نہیں، یہ ایڈریس ہے معرفت سنی موٹر واقع شاہراہ ریشم مانسہرہ۔ باقاعدہ ایڈریس بھی اس میں ہے۔اور آپ اگر میرے خیال میں اپنے چچا سے پوچھ لیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

الحاجیه غزاله حبیب: نہیں سر!

وزیر تعلیم: اوران سے معلومات حاصل کریں توان کو پہنچی ہو گی۔

الحاجیه غزاله حبیب: جناب سپیکر سر! ہم نے جو ایڈریس انہیں دیئے ہیں۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سکندر حیات خان: یو معزز ممبره ولاړه ده او هغه دا وائ چې هغې ته دا انفارمیشن نه دی ملاؤ شوې۔ دلته کښې وزیر صاحب ته د ډیپارټمنټ د طرف نه وئیلے کیږی چې هغوظ ته ملاؤ شوې دی۔ زهٔ خو وایم چې د دې هم یو تپوس پکار دے چې دے وزیر صاحب ته غلط جواب محکمې ولے ورکړے دے؟ پکار ده چې په پریویلج کمیټی کښې، دا هم اوچت کړے شې۔ دوئ وزیر صاحب ته هم غلط جوابونه ورکوی۔ هلته کښې یو معزز ممبره دا وائ چې هغوی ته دا انفارمیشن نه دے ملاؤ شوې جناب سپیکر۔

وزیر تعلیم: زهٔ جی ثبوت سره خبره کوم۔ دا غلط جواب نه دے۔ افراد هم ښایم، تاریخ هم ښائیم، وخت هم ښائیم۔ چې چاته رسولې شوې دی، هغه سرے هم ښائیم۔ نو دیکښې زهٔ خبر نه یم چې سکندر صاحب څه، په دې پوهه نه دے که څه دی؟

جناب سپیکر: جی مرید کاظم صاحب۔ منسټر صاحب! تاسو تشریف کیږدئ چې مرید کاظم صاحب څه وائ؟

سید مرید کاظم: ایک معزز ممبر ایک بات کہہ رہا ہے کہ مجھے نہیں ملی جی۔

جناب سپیکر: اور ایک معزز وزیر صاحب ان کو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سید مرید کاظم: اور وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کو مل گئی ہے تو اس پر اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔ ہر چیز سامنے آجائے گی کہ بھئی ہوا ہے کہ نہیں ہوا ہے؟

وزیر تعلیم: زما خیال دے جی دیکښې کمیټی ته څه ضرورت خو نشته دے۔ دا صفا واضح خبره ده۔ دا افراد به را اوبللے شی که هغوې ورته نه وی رسولې، دوه کسان دی جی، دوه کسان د شهادت د پاره کافی وی۔ یو محمد مسکین اے ډی او دے او بل الطاف حسین اے ډی او دے، معرفت سنی موټر واقع شاهراه ریشم، دا د دوئ تره پرستان خان ته رسولې شوې دی جی او د هغې نه علاوه زهٔ د هال د انفارمیشن د پاره یو بله هم ډیره ښه خبره کوم چې مونږه د ټولے صوبے جی د سکولونو ټول معلومات هغه شانګلے، بټ ګرام، دیر پورے د یو یو سکول

چې څومره سکولونه دی، پرائمری کښې استاذان څومره دی، کلاس رومز، د هغې نتیجه څنگه ده، لیټرین پکښې شته او که نشته، کمره شتے او که نشته، دا ټول مونږه په کمپیوټر کښې او ویب سائیټ باندې اچولے دی، انټرنټ باندې هم اچولے دی، د هغې به Inauguration کیږی---

(تالیاں)

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جناب سکندر خان صاحب۔

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: وزیر صاحب دا وائ چې دا انفارمیشن رسولې شوې دے او هغوی هلته کښې دا وائ، معزز ممبره صاحبه دا وائ چې هغوې ته نه دے رسولې شوې نو هغه کمیټی ته د لاړ شی، مخامخ به خبره راشی چې د چا خبره ټهیک ده د چا خبره غلطه ده؟ دیکښې خو زما خیال دے وزیر صاحب ته څه اعتراض نه دے پکار۔ که د دوئ د محکمے نه غلطی شوې وی نو پکار دی چې دوئ ته دا نشاندهی اوشی چې سحر له د دوئ محکمې کښې بیا داسې غلطے خبرې نه کیږی---

(قطع کلامی)

<u>Alhajia Ghazala Habib</u>: Excuse me, sir.

ان کو جو سنی موٹرز کا ایڈریس ملا ہے، وہ ایڈریس ہم نے انہیں نہیں دیا ہے۔

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: دا خو جناب سپیکر، زما خیال دے یوه جائزهٔ خبره ده، په کمیټی کښې به د دې فیصله اوشې۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی مولانا فضل علی صاحب۔

<u>الحاجیہ غزالہ حبیب</u>: سر جو ایڈریس ہم نے دیا ہوا ہے---

(قطع کلامی)

<u>وزیر تعلیم</u>: سپیکر صاحب! دیکښې به کمیټی ته هلته ضرورت راتلو که چرے دا نه وے رسولې شوې او د دې استحقاق مجروح شوې وے نو بیا پکار وو چې کمیټی ته حوالے کړے شوې وے۔ دیکښې کمیټی ته حاجت او ضرورت هم نشته

دے۔ باقاعدہ رسولي شوې دی، ثبوت مونږ سره موجود دې او د هغه نه علاوه اوس هم مونږ سره موجود دې چې کوم ریکارډ دوئ غوښتے دے، هغه اوس هم مونږه سره موجود دې۔

جناب سپیکر: جی مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب فرمارہے ہیں لیکن کم از کم اس ہاؤس کا ایک استحقاق ہوتا ہے، ایک ممبر کی Requisition ہے، ایک ڈی ای او یا ڈپٹی ڈی ای او ایک غلط انفارمیشن خود کو بچانے کے لئے اگر دیتا ہے اور یہ ان کو غلط انفارمیشن ملی ہے تو کمیٹی میں جانے سے اس سے فرق کیا پڑتا ہے؟

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب! جس طرح منسٹر صاحب نے کہا، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا کہ معزز رکن اسمبلی تو یقیناً معزز تھے، ہیں اور رہیں گے لیکن یہ منسٹر بیچارہ کیا ہوتا ہے۔ جو وہ Statement دے رہا ہے کہ ہمارے دو حضرات، یہاں پر Statement پڑا ہوا ہے اور وہ لکھا ہوا ہاؤس کے سامنے یہ ریکارڈ پیش کر رہے ہیں کہ ہم نے یہ ریکارڈ ان کو بھیجا ہوا ہے، اور ان کے چچا کو بھیجا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ لیڈی ہیں، وہ نہ ملی ہوں اور ان کے چچا جو کاروبار کرتے ہیں، سیاسی Dealing کرتے ہیں ان کے پاس یہ پہنچ چکا ہے تو اس کے بعد بھی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

الحاجیہ غزالہ حبیب: لیکن سر! میں نے ان سے پوچھا ہے اور بار بار اور یہ پریویلج موشن بھی میں اسی لئے لائی ہوں۔

وزیر قانون: اور ان کے پاس ابھی بھی وہ ریکارڈ On the table موجود ہے کہ جو ریکارڈ ان کو بھیجا گیا ہے وہ ریکارڈ یہاں Table پر پڑا ہے اگر ان کو یہ نہیں ملا ہے تو اس کو کمیٹی کے حوالے کرنے کی کیا ضرورت ہے وہ Table پر پڑا ہے، ہم ان کو دیدیں گے۔ یہ کونسی بڑی بات ہے یا اس میں استحقاق مجروح کس طرح ان کا بنتا ہے؟

جناب سپیکر: جی مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم: جناب سپیکر سر! بات یہ ہے کہ ہم نے منسٹر صاحب کو نہیں کہا کہ وہ غلط کہہ رہے ہیں۔ ہم نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے ان کو انفارمیشن انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے دی ہو۔ اگر یہ کمیٹی میں چلی جائے تو اس سے فرق کیا پڑتا ہے؟ بات عیاں ہو جائے گی کہ بھئی اس نے دیا ہے یا نہیں دیا ہے؟

وزیر قانون: ہمارے ارباب صاحب کی اسمبلی میں، ارباب سکندر خان کے زمانے میں ساری اسمبلی میں صرف ایک ہی استحقاق آئی تھی اگر ہم اس طرح استحقاق کو اتنا Light لیں کہ مطلب ہے اگر اس کو نہیں ملا ہے تو ہم اس کے بابت میں آپ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں Table پر موجود ہے، ابھی بھی ان کو دے سکتے ہیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ ایک Subordinate۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! د دې دا مطلب دے چې کوم ظفر اعظم صاحب وائي چې که د ممبر سره زیاتے کیږی د هغه استحقاق مجروح کیږی هغه خیر دے خو په هاؤس کښے استحقاق مه راولئ۔

جناب سپیکر: نه، نه، دا سې خبره هغه نه ده کړے۔

جناب سکندر حیات خان: هلته کښے یوه معزز ممبره دا وائې چې ما دا انفارمیشن غوښتې وو، ډیپارټمنټ ما ته دا نه دی راکړی۔ وزیر صاحب وائې چې هغوی ته ډیپارټمنټ دا جواب ورکړے دے چې دا انفارمیشن مونږه رسولې دے۔ کمیټی کښې د راشې، هغې کښې هر څه مخامخ راشې۔ کمیټی به د هغې فیصله اوکړی چې واقعی دوئ ته ملاؤ شوې دے او که نه دے ملاؤ شوې نو ولے نه دے ملاؤ شوې؟ منسټر صاحب ته به د خپل ډیپارټمنټ کارکردگی هم رامخامخ شی۔ دیکښې خو داسې خبره نشته دے۔

قاری محمد عبداللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یره داسې چل دے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں آپ رولز کا حوالہ دیں کہ کونسا معاملہ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے اور کونسا معاملہ کمیٹی کے حوالہ نہیں کیا جاتا؟

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب! یو عرض کوم۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

قاری محمد عبداللہ: آپ منصف ہیں، آپ سپیکر ہیں اس سلسلے میں رولز کا حوالہ دیں۔

جناب سپیکر: نہیں رولز کا نہیں، دیکھیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! ہمیشہ سے اس ہاؤس کا یہ طریقہ کار رہا ہے کہ جہاں پر اگر کسی معزز رکن نے کوئی اعتراض اٹھایا ہے اور دوسری طرف سے بھی کوئی جواب آرہا ہے، اگر اس پر ان کا اختلاف ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا (تالیاں) یہ کمیٹی ہوتی ہی اس لئے ہے۔ کسی کو کوئی پھانسی پر نہیں چڑھاتا لیکن اس وقت جو بات آن دی فلور آف دی ہاؤس ہو رہی ہے، تو میرے خیال میں ہمیں نظر آرہا ہے کہ اس میں صداقت ہو گی۔ شاید انکو غلط فہمی ہو یا جو جواب ان کو ملا ہو وہ شاید غلط بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں اس پر Stress کرنے کی بجائے اگر یہ فراخدلانہ سوچ کا مظاہرہ کریں اور از خود کہہ دیں کہ اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے اور آئے دن ایسی باتیں کمیٹی کے حوالے کی جاتی ہیں تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر تعلیم: زۀ د انور کمال صاحب د خبرې قدر کوم۔ زمونږه یو معزز رکن که هغه د خواتینو نه وی که هغه د Male نه وی، د هغوې باقاعده قدر کوم، احترام ئے کوؤ داسې خبره نه ده۔ د دې یو آسان حل دا دے په ځائے د دې چې کمیټی ته ئے مونږه حواله کړو چې دا دواړه ای ډی اوز به را اوغواړم، غزاله حبیب صاحبه د ماسره کېنې او د هغې په مخکښې هغوی شهادت اوکړی که چرے نه وی نو باقاعده مونږ به د هغوې تحریک استحقاق، چې څومره زمونږ نه کیدې شی، د هغوې خلاف به کارروائی اوکړو او که نه چرے واقعی رسیدلې وی۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما په خپل خیال منسټر صاحب چې دا خبره اوکړه، دا ټهیک ده ګنې نو استحقاق مطلب دا دے چې بیا چرته تلے نه دے خو هغه چې کومه خبره اوکړه نو پته به اولګی، مخامخ به را اوغواړي۔ تاسو او مرید کاظم صاحب به ورسره کښېنې، هغه به خپل صفائی پیش کړی۔

سید مرید کاظم: سر! چاہیئے تھا کہ یہ پہلے ہو جاتا لیکن اب ایک چیز ہاؤس میں آگئی ہے تو کمیٹی کے پاس جانی چاہیئے۔اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔یہی دو آدمی آجائیں گے اور ان سے بات کی جائے اور اگر ان کی تسلی ہو جائے تو بات ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال دا Privilege motion pending کړو۔ او مطلب دا دے چې دغه به اوشي که تسلی او نه شوه نو بیا به پرے فیصله اوکړو۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! Already د دې Privilege motion د میاشت نه زیات وخت شوې دے اوس که ئے Pending ساتئ نور به بیا هم دغه کیږی۔

جناب سپیکر: په دې سیشن دوران کښې دننه به، منسټر صاحب میټنګ Arrange کړی، زما ۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سکندرحیات خان: زمونږ خو ستاسو په خبرو باندې یقین دے خو سحر له بل ممبر سره دغسې اوکړے شی د ټریژری بینچز سره به هم داسې اوکړے شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دې سیشن په دوران کښې به دوئ هغه متعلقه کسان رااوغواړي او ان شاء الله ستاسو تسلی به اوشي او تر هغې پورے به Privilege motion pending اوساتو۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! Rule 58 کے تحت آپ اسے کمیٹی کے حوالے کیوں نہیں کرتے وہ Decide کرلیں گے۔

جناب سپیکر: یہ تو آسان بات ہے لیکن میرے لئے کیا مشکل ہے، میں ہاؤس سے پوچھونگا اور ہاؤس جو بھی فیصلہ کرے گا تو میں پھر Bound ہونگا لیکن بات یہ ہے کہ میں Atmosphere کو خوشگوار رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب Majority کی بات ہے اگر اس میں Consensus develop نہ ہو تو پھر۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان: دوئ د دې نه د انا مسئله نه جوړوی د هرے کمیټی ځان له System وی۔ دا مونږ معزز رکن اسمبلی، دا زمونږه خور او وزیر صاحب، دا کمیټی شوه او متعلقه ای ډی اوز به راوغواړي۔ دا کمیټی شوه کنه۔ هغوي ته ټائم ورکړئ۔ که تاسو د کمیټی نوم نه ورکوئ نو دا د کمیټی نوم شو۔ هغه کمیټی چې هغه په میاشت کښې راغوښتے شئ۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: مولانا امان اللہ حقانی صاحب!

مولانا امان اللہ حقانی: کیدې شی چې دے وزیر صاحب ته چې کوم وضاحت شوې دی نو دا هم درست وی او د هغوي خبره، چې د هغوي د تره په نوم تلے دے نو کیدے شی چې معلومات د اوکړی۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما په خیال د دې سیشن په دوران کښې هم دا خبره ده چې وزیر صاحب متعلقه کسان به را اوغواړي اوکښيني۔ ټهیک ده؟

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! یو ریکویسټ کوم چې داسې معاملے په مخکښې چې چرته راغلې نو دهغې ښه طریقه دا ده لکه چې منسټر صاحب اووے چې هغوي ماته جواب راکړے دے چې مونږه دغه رسولې دے۔ زمونږه خور ممبره چې ده نو هغه وائ چې زما استحقاق مجروح شوې دے۔ د دې صحیح او ښه طریقه دا ده چې د سپیکر په چیمبر کښې هغه محکمې والا او زمونږه دا

خور به هم راشي او منستر صاحب به هم ورسره کښيني نو دلته کښې به ډير په آسانه باندې خبره حل شي۔

جناب سپیکر: بالکل صحيح ده۔

جناب پیر محمد خان: د انا خبره نشته۔ مونږه ټول د دې هاؤس ممبران یو او مونږه خوئيندے اؤ رونړه يو۔

جناب سپیکر: ټھيک ده۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپيکر! د پير محمد خان دا تجويز ډير ښه تجويز دے ، مونږه د هغې تائيد کوؤ۔ دوئ د ئے رااوغواړی۔ خو دا ده چې دا تاسو دوه ورځوله Defer کړئ او که ء چې دغه دوه ورځو کښې فيصله اونه شوه نو بيا ئے کميټي ته حواله کړئ۔

جناب سپیکر: زما په خپل خيال Monday, Tuesday ته په دوئ را اوغواړې ځکه چې بيا خو چھټي ده۔ Tuesday ته رااوغواړې او سپيکر چيمبر کښې به کينو او دا خبره به صفا شي۔ او د هغې پورې Privilege motion keep pending.

مولانا محمد عصمت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب، بس څه وائے ؟

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! صحافی برادری نے واک آوٹ کیا تھااور ان کا جو احتجاج تھا، وہ اس ہاؤس کے ذریعے، میں اور جناب عنایت اللہ خان صاحب، وزیر صحت ان کے پاس گئے اور ان کو ہم راضی کر کے واپس لائے لیکن ان کا جو احتجاج ہے اس میں میں اس ہاؤس کے ذریعے تمام ساتھیوں کی امداد اور تعاون حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی میں کل کے واقعہ میں وہاں کے ایس ایس پی کی کچھ ہٹ دھرمی کی وجہ سے کچھ صحافی برادری کو بھی زدوکوب کیا گیا۔ صحافی برادری تو اس ملک کی ایک غیر جانبدار خدمت گار فورم ہے، ان کا نہ سیاست کے ساتھ کوئی تعلق ہے اور نہ ان کا کسی خاص مخصوص گروپ کے ساتھ، تو ان کا ہمیں سیاست سے بالاتر رہ کر خیال رکھنا ہے۔ تو پنجاب اور خاص کر لاہور میں ایس ایس پی صاحب کے حکم پر صحافیوں کو زدوکوب کیا گیا ہے اور خواہ وہ حکومت کے اشارے سے ہے یا از خود نوٹس ہے، تو میرے خیال میں اس کی پرزور مذمت ہونی چاہیئے کہ اس قسم کی حرکات صحافت کی آزادی کے خلاف

ایک بہت بڑی سازش ہے۔ تو صحافت کی آزادی ڈنڈے کے زور پر ختم نہیں کی جاسکتی اس لئے میرے خیال میں اگر یہ ہاؤس اس کی مذمت کرے تو یہ صحافی برادری کی انتہائی دادرسی ہوگی اور یہاں سرحد کے جو صحافی بھائی ہیں، ان کی آواز وہاں کے مظلوم بھائیوں کے حق میں پہنچنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: ظفر اللہ خان مروت صاحب!

جناب ظفر اللہ خان: زۀ چې دوئ سره مکمل اتفاق کوم چې کومه واقعه چې د صحافی برادری بلکه هلته کښې چې کوم د اپوزیشن ممبران دی، چې مسلم لیگ (نواز)، پیپلز پارټی او دایم ایم اے کسانو باندې چې کوم لاټهی چارج کړے دے، ورسره د دغې هم مکمل مذمت کوؤ او Specially کوم صحافی برادران دی دغلته کښې ناست دی، دوئ زمونږه خبرې عوام ته Convey کوی، په دوئ باندې د داسې حرکت، زۀ د خپلې پارټئ د طرف نه شدید مذمت کوم اؤ د دې د تحقیقات اوشی بلکه زۀ خو دا وایم چې متفقه قرارداد د پاس شی چې د دغې مکمل مذمت اوشې۔

جناب سپیکر: جی، قلب حسن صاحب! مطلب دا دے چې د ایوان دا رائے ده چې دا څه شوې دی نو دا بنه نه دی شوې کنه۔

Next item, item No.6. Adjournment motion Mr. Amir Zada Khan, MPA, to please move his Adjournment Motion No.160 in the House. Mr. Amir Zada Khan, MPA, please.

تحریک التواء

جناب امیر زادہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! ایوان کی کارروائی روک کر مفاد عامہ سے متعلق ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ حکومت نے حال ہی میں پی ٹی سی مدرس کی بھرتی کے لئے پہلے سے معین تعلیمی معیار میٹرک سے بڑھا کر ایف اے کر دیا ہے۔ اس فیصلے سے سینکڑوں میٹرک پاس پی ٹی سی تربیت یافتہ نوجوان خصوصاً دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والی خواتین امیدواروں کو روزگار کے مواقع سے محروم کر دیا گیا ہے، نیز یہ کہ صوبے کے دور دراز علاقوں میں خواتین استانیوں کی کمی کے باعث بچوں کی تعلیم بری طرح متاثر ہو رہی ہے، لہذا حکومت کے اس فیصلے پر نظر ثانی کے لئے ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب!

جناب امیر زادہ: جناب! زۀ لږ وضاحت کول غواړمه۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب امیر زادہ: جناب سپیکر! اس ایم ایم اے کی گورنمنٹ نے اپنی پہلی Policy statement میں تعلیم کو سب پر اولیت دی تھی لیکن اس فیصلہ سے صوبے کے جو دیہی اور پسماندہ علاقے ہیں، وہاں پہلے بھی تعلیم کی کمی ہے اور خصوصاً جو عورتوں کی تعلیم ہے، اس کی شرح سب سے کم ہے۔ میں اپنے حلقے کی مثال دیتا ہوں کہ وہاں چودہ گرلز سکولوں میں، پوری ایک لاکھ کی آبادی کے لئے صرف دو لوکل استانیاں کام کر رہی ہیں اور ان چودہ گرلز سکولوں میں تین چار بمشکل ایسے سکول ہونگے جو Functional ہیں۔ میرے اپنے محلے میں جو سکول ہے، وہ گزشتہ چھ مہینوں سے بند ہے۔ اس میں دو نان لوکل استانیاں تھیں، ایک کی پروموشن ہو گئی اور دوسری استانی کی ٹرانسفر ہو گئی اور وہ سکول ابھی تک بند پڑا ہے۔ ابھی تک داخلے نہیں ہوئے اور امتحانات تک نہیں ہوئے، تو میری گزارش ہے کہ یہ جو پالیسی بنائی گئی ہے کہ میٹرک سے بڑھا کر ایف اے کر دیا ہے، اس سے جو دور دراز کے علاقے ہیں، وہاں پر تعلیم یافتہ نوجوان ہیں ان کو روزگار کے مواقع سے محروم کر دیا گیا اور جو تھوڑی بہت ایجوکیشن ہے وہ بھی Discourage ہو رہی ہے خصوصاً جو لڑکیوں کی تعلیم ہے کیونکہ جب ایک میٹرک پاس لڑکی کو روزگار نہیں مل رہا ہو اور وہ مویشی پال رہی ہو تو پھر والدین اپنی بچیوں کو کس طرح تعلیم دے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: په دې باره کښې زۀ یوه خبره کومه۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب واورئ نو بیا به مطلب دا دے چې فیصلے باندې به اورسو۔ مولانا عبداللہ بنګش صاحب، د منسټر صاحب خبرې واورئ۔

قاری محمد عبداللہ: تھوڑی سی بات ہے اور اگر اس کے بعد منسٹر صاحب سب کو جواب دیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چا چې Adjournment motion پیش کړے دے د رولز مطابق Minister concerned جواب ورکړی، بیا به کوؤ۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریه، سپیکر صاحب۔ مخکښې دا طریقه کار وو چې میټرک په بنیاد باندې به چې چا پی ټی سی اوکړو نو

هغه به استاد بهرتی کیدو۔ نو بیا په 2002 کښې گورنر صاحب یو آرډر جاری کړو او د هغې نه وروستو ایف اے د هغې د پاره Basic تعلیم اوګرځولے شو۔ نو پکښې ظاهره خبره ده چې بعضې خلق چې چا د میټرک په بنیاد بانډې کوؤ نو هغه متاثره شوې دی او دا به ټوله صوبه سرحد وی نو اوس مونږ دا پالیسی اختیاروله چې که د هاؤس دے سره اتفاق وی چې مخکښې کومو خلقو د میټرک په بنیاد باندې پی ټی سی کړے دے نو هغه به مونږه په دې شرط باندې واخلو چې درے کاله کښې دننه دننه هغوې ایف اے اوکړی اؤ خپل هغه تعلیم برابر کړی (تالیاں) او د دې سره دغه پالیسی په کوهستان، بټګرام، شانګله، بونیر، چترال او د هنګو په اضلاع کښې دا د مخکښې نه جاری ده۔ چې د میټرک په بنیاد باندې چا مخکښې نه پی ټی سی کړے وی او بیا هغه په دغې طریقے باندې پاتے شوې وی نو دوه کاله، درے کاله کښې دننه دننه چې هغوی ایف اے اوکړی نو بس هغه بیا برابر دی که چرے ایف اے اونه کړی نو بیا به د هغوې نوکری ختمیږی۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نادر شاہ صاحب!

جناب نادر شاہ: چونکه زمونږه په دیهاتی علاقو د زنانو د تعلیم انتهائی کمے دے بلکه د ایف اے دا خبره د ترے بالکل کټ کړے شی۔ په دیهاتو کښې زنانه د میټرک پورے تعلیم حاصل کړی، دا یو ډیر لوئے Achievement دے او بیا خاص کر زمونږه دور دراز علاقے دی لکه بونیر، سوات، دیر، چترال، او ټانک والا، په دغه ځایونو کښې د سره هغه راتلے نه شي، تعلیمی ادارے ترے دومره لرے دی، دا د ایف اے شرط ترے ختم کړے شي۔ چې میټرک ئے کړی وی او پی۔ټی۔سی ئے چې کړے وی۔ بل زما په دې باره کښې یو تجویز دے چې یونین کونسل په سطح باندې د خلقو Appointment کیږی۔ بیا به د دې Transfer دا چکرے هم نه وی او خلق په خپل کور کښې دننه تعلیم حاصلوی، هله به دا مسئله حل کیږی۔

جناب سپیکر: عبداللہ بنگش صاحب!

قاری محمد عبداللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ صورتحال تقریباً تمام تر اضلاع میں ہے بطور خاص جنوبی اضلاع اور بالخصوص ہمارا ضلع ہنگو اس سلسلے میں سرفہرست ہے۔ وہاں پر تقریباً جتنے گرلز سکول ہیں، ان میں سٹاف کی بڑی حد تک کمی ہے۔ تو یہ جو ایف اے کی شرط لگائی گئی ہے، اس سے ہمارے سکولوں کا مسئلہ بدستور رہے گا۔ اس لئے میں بھی یہی تجویز پیش کرونگا کہ ایف اے کی شرط اگر زیادہ ضروری نہیں ہے تو اس کو بھی ختم کر دیا جائے اور یہ ہمارے جو اضلاع ہیں، ان کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور میٹرک پی ٹی سی کو ترجیحی طور پر اس تقرری میں شامل کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: نسرین خټک لږ د Ladies نه هم پکښې واورئ کنه۔ ډیره اهمه مسئله ده۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر صاحب! میں وزیر تعلیم، خبره دا ده چې اوس وزیر صاحب یو تجویز ورکړو چې، 'ایف اے کی جو شرط ہے، اس کو کم کیا جائے' میں مکمل طور پر اس کی تائید کرتی ہوں لیکن جی اس میں ایک ٹائم فریم دیا جائے کیونکہ ایک قسم کا تاثر کہیں خدانخواستہ یہ Develop نہ ہو کہ ہم صرف میٹرک تک ہی کہتے ہیں۔ دو سال، چار سال تک اس Relaxation کو کیا جائے۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: وہ تو کہہ چکے ہیں لیکن شاید آپ نہیں سمجھ سکی ہیں۔

محترمہ نسرین خٹک: نہیں نہیں جی، میں دوسری بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ دوسری بات کریں نا۔

محترمہ نسرین خٹک: جی وہی تو کر رہی ہوں سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(قہقہے)

میاں نثار گل: سپیکر صاحب! په دې باندې به ما ته بیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! بس دے۔

محترمہ نسرین خٹک: میں یہ عرض کر رہی ہوں کہ میٹرک کی جو شرط ہے، اس کی میں مکمل تائید کرتی ہوں لیکن یہ صرف مختصر ٹائم کے لئے ہونی چاہیئے کیونکہ اس میں بین الاقوامی سطح پر ایک پالیسی ہے کہ گرلز ایجوکیشن کی نہ صرف Enrollment بڑھے گی جیسے انہوں نے کہا ہے اور اس سے Dropout rate بھی گر جائے گا۔ تو یہ ماشاءاللہ ہمارے صوبے کی ترقی کے لئے بات ہے I fully support this but with the condition کہ دو یا چار سال کا ٹائم فریم دینا چاہیئے۔

(قطع کلامیاں)

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔

میاں نثار گل: ہم بھی تو کھڑے ہیں راہوں میں، سر۔

جناب سپیکر: مطلب دا دے چې که تاسو Discussion د پاره وائ، زۀ وائم چې څه Solution راوخی ګنی بیا زۀ ایډمیشن د پاره هاؤس ته Put up کومه۔

جناب پیر محمد خان: زۀ وایم----

جناب سپیکر: نه په دېد Stage discussion نه شي کیدے۔

جناب پیر محمد خان: نه زۀ پرے Discussion نه کوم سپیکر صاحب، زۀ یوه خبره په یاداشت کښې راولم منسټر صاحب او تاسو ټولو ته جی۔ دا مسئله چې ده، دا مخکښې هم پیښنه وه۔ په دې کښې رولز مطابق داسې دغه شوې وو چې کوالیفیکیشن د پی ټی۔ سی د پاره دے میټرک، خو هغه جینکئې چې میټرک ئے پاس کړے دے او هغه په پی۔ ټی۔ سی باندې بهرتی شوې دی، د هغوې د انکریمنټ د پاره دا خبره شوې وه چې دوئ به ایف اے کوی یا به پی ټی سی ټریننګ کوی، کومے چې Untrained جینکئی وے، نو که د انکریمنټ د پاره ورته دا شرط ایږدی چې انکریمنټ به ورته هله لګی چې ایف اے اوکړی او باقی د بهرتئی د پاره د ایف اے شرط چې دے، دا د هغه رولز هم خلاف دے، دا غلط دے۔ دا شرط د دوئ واپس واخلی او په میټرک باندې د ورته تقرری اوکړی۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! یہاں میں یہ عرض کرنا چاہونگا کہ یہ تو ڈسٹرکٹ کیڈر پوسٹیں ہیں اور یہاں پورے صوبے کے تمام اضلاع میں یکساں پالیسی رائج کرنا، یہ میرے خیال میں زمینی حقائق کو مد نظر نہ رکھنے والی بات ہے۔ پشتو میں کہتے ہیں کہ " پر دے با ت نه خپل بر جو بنه دے "

(شور)

ایک آواز: مکرر۔

مولانا محمد عصمت اللہ: تو یہاں بات یہ ہے کہ باہر سے اگر، وہاں مقامی یعنی ابھی تک تو ہمارے اضلاع میں ہمیں میٹرک میسر نہیں اور یہ کہتے ہیں، ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم آپ کو باہر سے ایف اے والے بھیجیں گے تو ایف اے والے تو وہاں جا نہیں سکتے اور دوسری بات یہ ہے کہ پہلے سے اگر کسی نے پی ٹی سی کیا ہوا ہے اور اس کو اگر ہم یہ کہیں کہ ایک متعین ٹائم تک وہ ایف اے کرلے تو تب اس کو Confirm کرینگے۔ اب ایک طرف وہ اپنی تدریسی اور تعلیمی مشاغل میں مصروف ہونگے، دوسرا یہ کہ وہ ان دور دراز علاقوں میں ایف اے کہاں سے کریں اور کیسے کریں؟ تو میرے خیال میں یہ ان کی صلاحیت اور استعداد سے زیادہ ان کے اوپر بوجھ بنے گا اور اس حوالے سے یکدم ہمارا یہ ملک کس طرح ترقی یافتہ بن گیا اور تعلیم یافتہ بن گیا کہ ہم اس شرط کا کہیں کہ نہ اب تعلیمی Status، مقام کو ہم اوپر لے جائیں تو میرے خیال میں ایف اے کی شرط جو ہے، یہ یکسر ختم ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: دا ایډجرنمنټ موشن دے اوس دا کوم چې منسټر صاحب تجویز ورکړے دے یا دا خبره ده که تاسو دغه ګنی نو زۀ ئے هاؤس ته Put کوم د ایډمیشن د پاره، بیا چې هاؤس څنګه مناسب ګڼړی، که په دې Detail discussion کوی که دا څنګه دا د هاؤس خوښه ده۔ نور مزید وخت پرے نه اخلو۔ خو تاسو ته دا ښاریږی چې دا اهم مسئله ده او مطلب دا دے چې هاؤس ته Put up کړه، هاؤس څه فیصله اوکړه۔

آوازیں: صحیح ده۔

جناب سپیکر: ایډجرنمنټ موشن چې کوم امیرزاده خان، آنریبل ایم پی اے، په دې هاؤس کښې موو کړے دے، د ایوان دا رائے ده چې د مزید Discussion د پاره

د دا منظور کړے شی؟ چې څوک د دې په حق کښې وی نو هغه دے "هاں" اوکړی۔

(آوازیں۔ہاں)

جناب سپیکر: او چې څوک Against وی هغه دے "نو" اوکړی۔

(خاموشی)

Mr. Speaker: The Ayes have it. The adjournment motion is admitted for discussion.

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب! زهٔ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی فرید خان صاحب دے سره متعلق خبره ده؟

جناب فرید خان: نہ جی۔

Mr. Speaker: Next, Dr. Muhammad Saleem Khan, M.P.A. and Mr. Abdul Majid Khan, M.P.A. to please move their joint adjournment motion No.173 in the House. Dr. Muhammad Saleem M.P.A. please.

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

Mr. Abdul Akbar Khan: sir once an adjournment motion is admitted, no other adjournment motion can be taken.

جناب پیر محمد خان: اوس خو لار بند شوه جی، یو ایډمټ شو بل نه شي پیش کیدے۔

جناب سپیکر: Sorry، دروازے ئے دربانډې بند کړے، ډاکټر سلیم صاحب۔ Next، داسې کله کله کیدے نو مونږ به په آرام ناست وو۔ Next ' Call Attention Notices'. Dr. Saimeen Mehmood Jan, M.P.A., to please move her call attention notice No.346 in the House. Dr. Saimeen Mehmood Jan, M.P.A., please.

ڈاکٹر محمد سلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالماجد: پوائنټ آف آرډر، سر۔ محترم سپیکر صاحب! د دې نه مخکښې تر نن پورے دا رواج راغلې دے د اسمبلئی، کم از کم د شلو کالونه مونږ ته معلوم دے چې په یو روځ دوه، دوه، درے درے، شلور شلور۔۔۔

جناب سپیکر: اوس رولنگ راغلو، زۀ بله روځ به بيا واخلو۔

ڈاکٹر محمد سلیم: نه جی، دا ډیر اهم دے۔

جناب سپیکر: اوس ئے واخلئ۔

جناب سپیکر: بله روځ به ئے په Top priority باندې واخلو۔

ڈاکٹر محمد سلیم: دا جی زما په دې سالم اسمبلئ په دې شپږو میاشتو کښې ړومنے توجه دلاؤ نوټس دے۔

جناب سپیکر: سبا به ئے واخلو۔

جناب عبدالماجد: سبا شو۔

Mr. Speaker: Mrs. Sameen Mehmood Jan. Absent, it lapses. Mr. Zar Gul Khan M.P.A., to please move his resolution No.12.

جناب پیر محمد خان: پوائنټ آف آرډر، سر۔ زما دا کال اټنشن پاتے دے۔

جناب زرگل خان: هغه د خیاله اوتو۔

جناب پیر محمد خان: بس زما دا شارټ کټ دے، ریزولیوشن۔

جناب سپیکر: نن ایجنډا باندې۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب پیر محمد خان: هغه پاتے دے جی۔ دا شارټ غوندې دغه دے او زما خیال دے ډیرے اوږدو خبرو ته پرے ضرورت نشته۔

جناب سپیکر: نشته۔ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ئے موؤ کړے دے، د هغه ایټم نه لاړئ۔

جناب سپیکر: اوس ټائم نشته جی، پیر محمد خان صاحب۔ زرگل خان۔

قراردادیں

جناب زرگل خان: مہربانی، سپیکر صاحب۔" یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ دیگر پسماندہ اور قبائلی علاقوں کی طرح کالا ڈھاکہ ایف آر مانسہرہ کے طلباء کے لئے بھی خیبر میڈیکل کالج پشاور اور ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد میں ایم بی بی ایس کی ایک ایک نشست مختص کی جائے" جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر۔

جناب زرگل خان: مختصر جی۔ هسې یقین خو مے نشته، وزیر صاحب راته بد بد گوری، چې دا به دغه شې خو دے کښې جی ایوب میډیکل کالج کښې کالا ډهاکه د پاره یو سیټ شته۔

جناب سپیکر: دا کمزوری خو دے پرون نه وے ښودلے نو نن به درته ده بد بد نه کتل۔

(قہقہہ)

جناب زرگل خان: دے کښې جی یو افسوسناک خبره دا ده جی چې ایبټ آباد میډیکل کالج کښې چې کوم سیټ دے نو هغې باره کښې هغوې دا درے کاله مخکښې یو پالیسی ایډمیشن کمیټی دا جوړه کړې ده چې کومه علاقه یعنی ایف ایس سی، ایف اے د هغې ځائے نه به کوی نو هغوې ته به ایډمیشن ملاؤیږی، نو یو خوئے ورله سیټ ریزرو کړے دے جی۔ زۀ دا تپوس کوم دے ایوان کښې جی چې کالا ډهاکه کښې خو انټرمیډیټ کیږی او راځی به؟ نو یو غاړے ته کالج د سره نشته یا د د ایجوکیشن والو نه دوئ تپوس اوکړی جی او بله غاړے ته ایډمیشن کمیټی دا وائ چې نه د هغې ځائے هلک به انټر راځی او هغه ته به داخله ملاؤیږی نو دا ډیره افسوسناکه خبره ده۔ غریبا علاقه ده۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار ہیلتھ۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ د پسمانده علاقو د پاره سیټونه چې ریزرو کیږی نو دا د هغې ځائے د پسماندګئ او د آبادئ په بنیاد باندې کیږی، د پاپولیشن په Base باندې کیږی او دغه شانتے په دې صوبه کښے د دیر اپر، چترال، بونیر او شانګلے د پاره دوه، دوه سیټونه ریزرو دی، د کالا

ډھاکه د پاره هم یو سیټ ریزرو دے، دغه د آبادئ، د پاپولیشن په Proportion باندې یو سیټ د هغې د پاره ریزرو دے۔ کوم حد پورے چې د سیټونو د اضافے سوال دے نو حکومت لکه یوازے د کالا ډھاکه د پاره دا نه شی کولے۔ که Jointly کله کیس د ټولو Backward areas د پاره Consider کیږی نو کالا ډھاکه به هم Consider کیږی۔ خو دے کښې مونږ ته یو مشکل دے او هغه دا دے چې زمونږه د Sanctioned strength نه کله په خپل طبعیت باندې دغه زیاتوؤ نو بیا .,P.M.D.C زمونږه کالجونه De-recognize کوی۔ نو لهذا که مونږه کله هم اضافه کوو نو په هغې باندې به مونږه .,P.M.D.C سره خبره کوؤ، د هغوې Approval به پرے آخلو۔ دا یوه خبره جی، دویمه خبره دوئ چې کومه اوکړه نو دا دے آنریبل ممبر صاحب ته په دې سلسله کښې پوره معلومات نشته دے۔ حقیقت دا دے جی چې دا کومه فیصله چې شوې وه، تیر شوې کال کومه پالیسی دغه شوې ده چې Reserved seats به صرف هغه Students avail کولے شی چې په هغه علاقه کښے دننه هغوې سبق وئیلے وی، په هغه ځائے کښې Feasibility available وی۔ خو چې په کومه علاقه کښې لکه کالا ډھاکه شوه، هلته Feasibility نه ده Available نو هلته به بیا د ډومیسائل په Base باندې کیږی یعنی که د کالا ډھاکه هلک وی یا د هغې یو ماشومه جینئی وی او هغې په دې صوبه کښې چرته هم سبق اووئیلے وی نو هغې ته به هلته ایډمیشن ملاویږی۔ دا زۀ د آنریبل ممبر صاحب د اطلاع د پاره عرض کومه چې دا داسې نه ده۔ شکریه۔

Mr. Speaker: Not pressed. Next, Maulana Amanullah Haqani M.P.A., to please move his resolution No.41. Maulana Amanullah Haqani, MPA, please.

مولانا امان اللہ حقانی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پہلے کارخانہ دار آٹے کے تھیلوں اور گھی کے ڈبوں پر قیمت درج کیا کرتے تھے لیکن اب کچھ عرصہ سے آٹے کے تھیلوں اور گھی کے ڈبوں پر سے کسی خاص مصلحت کے تحت قیمتیں ہٹادی گئیں ہیں۔ اس طرح دکاندار حضرات من پسند قیمت وصول کرتے ہیں، لهذا حکومت ان

کارخانہ داروں کو اس کا پابند بنائے کہ وہ آٹے کے تھیلوں اور گھی کے ڈبوں پر قیمتیں درج کیا کریں تاکہ خریدنے والے اصل قیمت سے باخبر رہیں"۔ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال هاؤس ته به ئے Put up کړو۔

مولانا امان اللہ حقانی: یوه ور کښې مزید اضافی خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

مولانا امان اللہ حقانی: چې جی صرف د قیمتونو خبره نه ده بلکه زۀ به مزید دا اووایم چې نن ریټ پرے هم وربانديږي نشته او Expiry date هم په دې کوکنګ آئیلو او په ګھی په ډبو باندې نه وی حالانکه دا یو ضروری خبره ده نو پکار دا ده چې دوئ د د دې پابند کړے شي او دا ۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یعنی دا ورسره هم مزید دغه کښې چې وزن د ورسره هم اولیکلے شي، ترمیم۔

مولانا امان اللہ حقانی: چې کله د تیلو او د پیټرولو قیمت برهاویږی نو قوم ته پته لګی لیکن چې کله دا اوړه او دا څیزونه څومره اهم شي دے، د دې هیڅ چا ته پته نه وی چې څه ریټ دے، څه قیمت دے ؟ خپل من پسند قیمتونه وصولوی۔

جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: شکریه، سپیکر صاحب۔ سر دا زما په خیال یو ډیر اهم قرارداد دې۔ او تر سو پورے چې د اوړو تعلق دے نو اوړه خو د پراونشل فوډ ډیپارټمنټ سره تعلق لری۔ دے وخت کښې زمونږ په صوبه سرحد کښې زما انفارمیشن مطابق 128 ملونه داسې دی چې کوم بند دی۔ دے پیرے په پنجاب کښې د تیرو دوه درے کالو راسې بمپر کراپس شوې دی خو دے خل زۀ په دې فلور آف دی هاؤس تاسو ته دا خبره کوم چې یو داسې مسئله راروانه ده چې د بمپر کراپس باوجود هم سبنکال بیا د اوړو د کمی اندیشه ده۔ د هغې وجه دا ده چې فیډرل ګورنمنټ ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه نه، دا سې چل دے چې دا بله مسئله ده۔

جناب خلیل عباس خان: دا جی ډیره اهم خبره ده۔

جناب سپیکر: نه، نه، اهم خبره ده۔

جناب خلیل عباس خان: زهٔ هم دے ته راځم جی۔

جناب سپیکر: دے ته راشه۔

جناب خلیل عباس خان: هم دے ته راځم جی۔ سر! خبره دا ده چې مونږ ته په صوبه سرحد کښې داسې حالات پیدا کول پکار دی ملز اونرز د پاره چې هغوې خپل ملز اوچلوې۔ مونږه ته پکار دی چې هغوې ته Friendly atmosphere ورکړو چې Competitive atmosphere ورته ورکړو او هغوې دا ملونه اوچلوې، مراعات مونږ هغوې ته ورکړو۔

جناب سپیکر: د ملونو بیلا خبره ده او مطلب دا دے چې۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: هم دغه سره، دا خو چونکه زمونږ د ملونو Competition پنجاب سره دے، لهذا که هغوې یو قیمت فکس کړی په بورئ، سبا چې پنجاب قیمت کمه وی نو دوئ به ورسره څه کوی؟ نو دا د Consumer په Interest کښې هم ده چې په هغې باندې قیمت نه وی لیکلے ځکه چې هغوې یو قیمت اولګوی، سبا که د غلته قیمت کم هم کړی نو هغوی به ئے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پیر محمد صاحب!۔جی عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب! دا قرارداد خو زما په خیال باندې Admissible هم نه دے چې " یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے" ځکه چې دا د فوډ کارخانے چې کومے دی، فلور ملز چې کوم دی هغه خو پراونشل سبجیکټ دے، فوډ ډیپارټمنټ ستاسو پراونشل سبجیکټ دے نو دا فیډرل ګورنمنټ به ستاسو پراونشل ډیپارټمنټ ته وائ چې

تاسو په اوړو باندې دغه اولګوئ ځکه چې دا خو تاسو صوبائی حکومت ته سفارش نه کوئ، دا خو تاسو مرکزی حکومت ته سفارش کوئ۔

(قطع کلامیاں)

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب۔

جناب پیر محمد خان: چې کله سپیکر صاحب اجازت ورکړو نو هغې کښې بیا Permission ملاؤ شو۔ سپیکر سره دا پاؤر شته که چرے هغه اجازت ورکړو نو هغه مرکز ته هم کولے شی که هغه صوبے ته ورکړو نو صوبے ته هم کولے شې۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: د عبدالاکبر خان صاحب خبره ټهیک ده جی۔ محکمه خوراک سره د اوړو تعلق دے، دا صوبائی سبجیکټ دے خو غوړې چې کوم دی، دا وفاقی سمجیکټ دے او د دې قیمتونو چې کوم دی، هغه وفاقی وزارت صنعت و تجارت مقرر کوی کنه۔ خو هغې کښې زما دا یو عرض دے جی چې دا خام مال چې کوم، د غوړو دی، دا اکثر په لاندې باندې ځی، لکه دے د وجه نه وفاقی حکومت د Open منډئ ریټ باندې منحصر کړے دی، ولے چې کله د خام مال قیمت راپریوځی او کله زیات شې۔ چې که زیات شې لکه تاسو ته به یاد وی چې پیټرول چې کوم دی، یو کال د پاره به فکسډ وو، اوس پیټرول چې کوم دی هر میاشت کښې تقریباً Fluctuation پکښې کیږی۔ هم دغسې په دې خام مال دغه اثر پریوځی۔ او دے سره متفق یو چې Expiry date په ډبو باندې پکار دے جی۔ د وزن چې کوم دے لکه دا د هم د هغه دے چې دا وړم د کتو، Weight د اوشو خو دا وفاقی دے جی او دا آټا چې کوم ده، دا صوبائی Subject دے۔

جناب سپیکر: نو آتے په باره کښې به ربانی صاحب خبره اوکړی او د وفاقی د حده پورے یعنی مطلب دا دے چې---

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: ہاں، فضل ربانی صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: نہ اس میں ایک بات ہے کہ اس کی اصلاح کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بالکل۔

وزیر خوراک: جناب! جب میں شروع کرتا ہوں تو آپ لوگ بیچ میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: لږ فضل ربانی صاحب مولانا حقانی صاحب۔۔۔۔

وزیر خوراک: جب آپ نے مجھے فلور دے دیا اور میں نے شروع کیا تو اسلامی روایات کے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو میں واپس بھی لے سکتا ہوں، تو میں نے واپس لے لیا۔ جی مولانا عصمت اللہ صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جہاں تک آٹے کا تعلق ہے، محکمہ خوراک کا یہ تو صوبائی سبجیکٹ ہے لیکن ہمارے ہاں کیا ہماری ملوں کا آٹا استعمال ہو رہا ہے یا پنجاب کا؟ اگر پنجاب کا آرہا ہے اور پنجاب کے لئے ہم اگر کسی چیز کی درخواست کرتے ہیں تو کیا ہم اس کو ڈائریکٹ کر سکتے ہیں یا وفاقی حکومت کے ذریعے کریں گے؟ تو لازمی بات ہے کہ ہم وفاقی حکومت کو درخواست کریں گے، سفارش بھیجیں گے، وہ آگے پنجاب کو کہیں گے۔ ڈائریکٹ ہم تو ان کو نہیں کہہ سکتے۔

جناب سپیکر: جی، امیر الرحمان صاحب۔

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر صاحب! څنګه چې دے ملګرو خبرې اترے اوکړے، Already په هر دکان کښې چې دے، نرخنامے آویزاں دی، شته پکښې او منسټر صاحب هم د فلور ملز چیئرمین صاحب سره، میاں صاحب سره او زمونږه سینیټر صاحب الیاس بلور صاحب سره، د هغې نور ملګرو سره هم ملاقات شوې دے۔ دا د هغوې په رضا مندئ باندې دا ریټونه چې دی، دا ختم شوې دی۔ که دغه شان دا ریټونه لګی نو دے سره نور هم خرچه چې ده، ډیره زیاته کیږی او د دې ملونو ته هم نقصان دے او دے غریبانانو عوامو ته هم په دې کښې نقصان دے ولے چې دا به ګرانیږی۔ نو د دې زور ټول چې دے، لکه څنګه چې کانړی په سر را پریوځئ او د کتے ګوتے پورے نقصان راځئ، نو هم دے غریبانانو، دے عوام ته ئے راځی، بل چا له ئے نه راځی او دے سره ډیر زیات خلق چې دی، د بیروزګار کیدو ویره ده او ډیر خلق دے سره بیروزګار دی۔ نو هسې دلته کښې په دې انډسټری د ملونو، د کارخانو دغه شان حال دے او که دا فلور مل یا ګهی

مل سره دغه شان سلوک شروع شو نو دا خبره به ډيره زياته خطرناک طرف ته شي۔۔۔۔۔۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! فاضل ممبر کی کوئی فلور مل تو نہیں ہے؟ آپ کی وساطت سے ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب امیر رحمان: زما هيڅ فلور مل نشته، نه مے ګهی مل شته، نه فلور مل شته خو چې کومے جائز خبرې وی، صحيح خبرې وی، هغه مونږ په دې فلور باندې کوؤ دلته کښې۔

جناب سپیکر: مولانا امان اللہ حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ حقانی: لکه جی په کوم شي کښې چې د عوامو مفاد دې نو هغه د پريښودے شي او د يو څو کارخانه دارو د مفادو خيال د اوساتلے شي۔ دے کښې خو جی د عوامو نه بالکل منه مانګی قيمتونه غوښتلې کيږی دا خو يوه ډيره ضروری خبره ده۔ صوبائی حکومت د دې د پاره څه طريقه کار وضع کړی چې يو چيک پرے باندې وی۔

جناب سپیکر: فضل ربانی صاحب۔

وزیر خوراک: زمونږه د صوبے ديرش لکهه ټنه د کال ضرورت دے۔ لس لکهه ټنه زمونږ صوبه پيدا کوی، شل لکهه ټنه مونږ پنجاب نه راوړو۔ په دې کښې پينځو لاکهو ټنو پورے حکومت راوړی، پينځه لس لکهه ټنه Privately the open border inter provincial policy تحت خلق راوړی۔ که مونږه خپل فلور ملز پابند کوؤ، هلته نه چې کوم اوړه را روان دی، په هغې نه ريټ شته، په هغې نه وړن شته، په هغې نه تاريخ شته۔ دا يو Extra خبره ده۔ په دې وخت کښې مونږه فلور ملز ته ايشو هم نه کوؤ، پخپله ځان له غنم پيدا کوی۔ نامے مونږ چيک کوؤ، زمونږه انسپکټران ګرځی، مونږ هغوې نه Samples اخلو هرځائے او Extra burden په هغوې اچول چې د هغې فائده مارکيټ کښې نه را اوځی، زما په خيال دا مناسب نه ده۔ په دې وخت کښې چې کومه پاليسی راونه ده، ملونه، زما ورور وئيل 128 ملونه بند دی دا خبره غلطه ده۔ د ريکارډ صحيح کولو د پاره زهٔ دا خبره کوم چې د دوه سوو نه زيات ملونه بند دی او په دې وخت کښې

مونږه ایشو نه کوؤ۔ هغوي ځان له پخپله غنم اخلی۔ مونږه مارکیټ هم چیک کوؤ، او نرخنامے هم چیک کوؤ۔ مونږ په دې تیره هفته کښې د دنیا دکانداران نیولی دی۔ مارکیټ کښې چھاپے وهو۔ په دې وجه باندې داسې یو څیز اخستل چې هغه تکلیف جوړوی، فائده نه کوی، زما په خیال مناسب نه ده۔

جناب سپیکر: د رائے زما په خپل خیال تپوس د هاؤس نه کوؤ چې د دې حده پورے چې د غوړو په ډبو باندې قیمت او د هغې د Weight د حده پورے که دا قرارداد ایوان ته پیش شي۔

جناب عبدالاکبر خان: دا خو بیا Amend کوئ کنه جی۔

وزیر قانون: دا که په ډبو باندې تاسو قیمت اولګوو نو سبا دا خام مال کم شو، دا قیمتونه کم شو، د غوړو قیمت اوګرځیدو، بیا به څه حساب کوئ جی؟

جناب سپیکر: بیا خو آنریبل ممبر ته ریکویسټ اوکړئ چې Reconsideration د پاره دا قرارداد بیا واپس کړی۔

وزیر قانون: Expiry date د پاره مونږ متفق یو جی۔ Weight سره هم متفق یو خو دا اتار چړهاؤ، چې د خام مال۔۔۔

Mr. Speaker: Not pressed. Thank you.

Mr. Pir Muhammad Khan, M.P.A., to ډیره مهربانی۔ مسئله د حل کړه۔ please move his resolution No.44. Mr. Pir Muhammad Khan, M.P.A., please.

جناب پیر محمد خان: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب! دا ما چې کوم نوټس ورکړے وو، بیا Wording کښې هغې کښې لږ فرق راغې۔ زهٔ به هغه Original ما چې کوم ورکړے وو، هغه پیش کوم۔

جناب سپیکر: ہاں!

جناب پیر محمد خان: دغه کوم چې Original ما ورکړے وو په دې اسمبلی سیکرټریټ کښې Typing څه الفاظو کښې لږه غلطی شوې ده، صوبائی حکومت، ته دوئ "مرکزی" لیکلے دے۔ نو دا صوبائی ته دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دا خو به دوئ بیا د امنډمنټ د پاره نوټس ورکوی چې دوئ کوم ریزولیوشن کښې، هغې له پاره Proper timing او دغه ------

جناب پیر محمد خان: د رول 206 لاندې چې کوم نوټس زهٔ ورکومه، هغه نوټس به پیش کیږی۔ رول 206، کوم نوټس چې ما ورکړے دے د هغې په Wording کښې لږ فرق راغې، نور څه پکښې نشته۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: دا د دې ایجنډې نه پیش کوی، که دوئ به د خپل کتاب نه ئے پیش کوی؟

جناب سپیکر: ایجنډا خو تقسیم شوې ده۔

جناب پیر محمد خان: نوټس چې ما ورکړے دے، دا دے هاؤس به ماته اجازت راکوی، زما یقین دے جی۔

جناب سپیکر: هاؤس نه به تپوس اوکړو کنه، مطلب دا دے چې۔

جناب پیر محمد خان: شکریه جی۔ زهٔ د ټولو شکریه ادا کوم۔

مولانا محمد عصمت اللہ: مونږ به بالکل اجازت ورکړے وو جی خو دوئ لږ ګډوډ وکړو چې دغه شې دے، دے کښې لږ غوندې کښې فرق دے دا سې کنه نو مونږ به ئے غلط فهمی کښې ساتلو۔ نو لهذا اجازت نه ورکړو۔

(قہقہے)

جناب پیر محمد خان: زهٔ به وایمه، ټولو په مفادو کښې یعنی زما نه، په دې صوبه کښې چې تعلیم یافته خلق چې څومره دی، د هغه ټولو د پاره خبره ده۔

جناب سپیکر: نه داسې څه سپیشل Provision پکښې اوګوره که د سپیکر سره څه اختیارات وی نو مطلب دا دے چې Rule Quote کړه چې بیا به Relaxation اوکړو۔

جناب پیر محمد خان: هغه خو اجازت هاؤس راکړو کنه۔ هاؤس اجازت راکړے دے جی۔ اوس بس خلاصه شوه۔ چې کله هاؤس Decision واورولے شو، خلاصه

شوه۔ اوس هاؤس Decision را کړے دے۔ زۀ به واورم که چا نه وی خوښ، خیر دے زما پرے اعتراض نشتے۔

جناب سپیکر: ته به واورے کنه، که د چا نه وو خوښ نو هغه مطلب دا دے چې بیا Stress کوے نه کنه۔

جناب پیر محمد خان: نه، که دوئ چا نه وی خوښ، هغه خیر دے، واپس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خه ځه۔

جناب پیر محمد خان: یہ اسمبلی حکومت سے پر زور سفارش کرتی ہے کہ چونکہ ملک میں گزشتہ انتالیس ماہ سے فوجی حکومت چلتی رہی ہے جس میں تقرریوں پر پابندی جاری رہی جبکہ نواز شریف حکومت میں بھی بھرتیوں پر پابندی چلتی رہی، جس سے لاکھوں افراد Over age ہو چکے ہیں۔ لہذا Over age سے بچنے کی خاطر ان تمام افراد کو چھ سال کی رعایت دی جائے تاکہ غریب لوگوں کو ملازمت ملنے کا موقع مل سکے۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: رول 130 به تاسو جی اوګورئ۔

جناب سپیکر: رول130 واوره کنه۔

Mr. Abdul Akbar Khan: "If notice of an amendment has not been given two clear days before the day on which it is moved, any Member may object to the moving of the amendment and such objection shall prevail unless, the Speaker in his discretion, suspends this rule and allow the amendment to be moved".

Otherwise he cannot move an amendment. که تاسو غواړئ خو ٹھیک ده

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب، یو خو ایوان اجازت راکړو۔ بل رول 206 تاسو اوګورئ 'Notice to be moved as appearing in the notice paper'. نه نوټس ما ورکړے دے کنه۔

Mr. Speaker: Notice of amendment.

Mr. Pir Muhammad Khan: A motion or amendment.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, he has not given a notice of amendment.

جناب سپیکر! دوئ Amendment notice نه دے ورکړے۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان! ښه خبره دا ده چې دا 128 باندې راشئ، Withdraw کړئ او بیا فریش راوړئ۔

جناب پیر محمد خان: نه د هاؤس نه تپوس هم، ماته هاؤس اجازت را کړے دے که تاسو د هاؤس نه اجازت واپس واخلئ نه که تاسو ته نه وی منظور، زما پړے اعتراض نشته۔ زما خبره Short ده جی۔ زما ذاتی معامله نه ده۔ که دوئ پړے نه وی خوشحاله چې خوک به Over age شې، دوئ وائ Over age به شی۔ زما پړے څه اعتراض دے خو دا هاؤس دے ، ما هاؤس ته خبره وړاندے کړې ده۔

(شور)

جناب سپیکر: زۀ بیا امنډ کړه او بیا به-----

جناب پیر محمد خان: هاؤس نه تپوس اوکړی که دوی ته نه وی منظور، زما پړے اعتراض نشته۔

جناب عبدالاکبر خان: هاؤس نه څنګه تپوس کوئ جی؟ هغه Clear rules دی، د Clear rules نه څنګه دا کوی؟

جناب پیر محمد خان: هاؤس نه تپوس شوې دے سپیکر صاحب۔ هاؤس نه تپوس شوې دے۔ هاؤس اجازت را کړے دے۔ اوس ما پیش کړے دے۔ چې ما پیش کړو، اوس د هاؤس سره اختیار دے -----

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): جناب سپیکر! رول127 کے تحت 'Admissibility of resolution' یہ Discretion ہے سپیکر کی کہ وہ کسی وقت بھی Controversial صورت حال میں اس کو پیش نہ کرے جی۔

جناب سپیکر: د رول 127----

جناب عبدالاکبر خان: رول 127 میں ریزولیوشن کی بات ہے، یہاں تو ریزولیوشن کی بات نہیں ہو رہی ہے۔جناب سپیکر! یہاں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ میری جو ریزولیوشن ایجنڈے پر آئی ہے، میں نے جو نوٹس دیا ہے، وہ اس طرح کا نہیں ہے جس طرح ایجنڈے پر آیا ہے۔ اب یہ ایجنڈا اس ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔

Either he will move his resolution as according to this agenda and Then it is an amended resolution, amended اگر وہ اس سے ہٹ کر ہے تو resolution. کے لئے He has to give two clear days' notice. اب یہاں آپ پھر رولز کو Suspend کریں گے۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: جناب سپیکر! ایجنڈا پرون تقسیم شوہ نو Two clear days' notice مخکښې څنګه ورکولے شې؟ دا بزرګې چا سره شته چې سبا نه بله ورځ به په فلور باندې زما دا قرارداد چې پرون ئے پیش کړو نو نن به څنګه راشې۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ عبدالاکبر خان رول 127۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Yes.

<u>Mr. Speaker</u>: "The Speaker shall decide the admissibility of a resolution and disallow any resolution, which in his opinion, it is the contravention of these rules; provided that he may, in his discretion amend it or give the Member concerned an opportunity of amending it with a view to bringing it in conformity with the provisions of these rules".

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Before, before bringing it to the Assembly. آپ کے سیکرٹریٹ میں آئے گا۔ آپ دیکھیں گے کہ ریزولیوشن میں غلطی ہے، آپ ممبر کو کہیں گے کہ اس کو ٹھیک کرو۔ پھر جب وہ ٹھیک ہو جائے گا تب آپ ایجنڈے میں شامل کریں گے۔ جب اس Process سے گزر کر ادھر آگئے ہیں تو پھر Now it is the priority of the House. یہ اس وقت ہو سکتا تھا جب آپ ایڈمیشن کی سٹیج پر تھے۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: جناب سپیکر صاحب! چې هاؤس کله د یو خبرې اجازت ورکړی، هغې کښې بیا څوک څه نه شې کولے۔ اوس دا هاؤس هغه اجازت واپس اغستې شې۔ زما خو اعتراض نشته۔ زما خو دا اعتراض نشته که هاؤس اوس اووئ نو دا قرارداد مونږ نه منظورؤو۔

<u>جناب سپیکر</u>: زما په خپل خیال د هاؤس نه به تپوس اوکړو۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: آؤ تپوس اوکړئ۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: هاؤس نه تپوس اوکړئ۔ جناب سپیکر! څه تپوس کوئ؟

جناب پیر محمد خان: تپوس او کړئ، واپس به کړو۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جناب سپیکر! جب کوئی ممبر اس سلسلے میں کوئی Objection کرے تو Such objection will prevail.

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): یہ آپ نے Feasibility کا ووٹ دے دیا۔ آپ نے اسے کیا مصیبت بنا دیا۔ رول 130 جو ہے نا، (قطع کلامیاں) نہیں جی رول 130 کے متعلق کہہ رہا ہے ادھر۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب! بس ما چې درته یوه لاره بنودلے ده، د Withdrawal, لار شته، بله نشته یعنی چې بیا دغه او کړے، 206 او گوره۔ .206 "Notice to be moved as appearing in the notice paper. A motion or amendment shall not be moved in a form different from that in which it appears on the notice paper unless the Speaker, in his discretion, permits it to be moved in an altered form".

جناب پیر محمد خان: بیا پکښې خبره راغله سپیکر صاحب که تاسو ما خبرې ته پریږدی نه، هم هغه خبره ده۔ هغه سپیکر ته هم راغله او هغه خبره چې نوټس پیپر کښې چې ما ورکړے دے۔ خبره هم هغه زړه خبره ده۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! وہ تو آپ جو کہہ رہے ہیں 206 that is a motion stage اس کی بات کر رہے ہیں I know the motion include resolution. لیکن یہاں پر ریزولیوشن کا 130 Specific ہے Amendment کے لئے، کہیں ریزولیوشن کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

جناب پیر محمد خان: نه، دے غلطه وائ سپیکر صاحب۔ دے غلط Quote کوی۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ نے اس کو Admit کیا ہے، اسمبلی میں لائے ہیں۔ یہ اس طرح پیش کریں، اسمبلی اس کو Decide کرے لیکن اگر یہ اس سے ہٹ کر جاتا ہے تو پھر یہ ہے کہ یا پھر آپ خود Rule suspend کرتے ہیں۔ اگر آپ کرتے ہیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب پیر محمد خان: دوئ بالکل غلط وائ۔ یو طرف ته سپیکر صاحب سره پاؤر دے ، بل طرف ته هاؤس ماته اجازت راکړے دے۔ سپیکر سره پاؤر دے، Amendment پکښې نشته دے۔

جناب عبدالاکبر خان: میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں، وہ اسی طرح بول رہے ہیں۔

جناب پیر محمد خان: ما چې په نوټس پیپر باندې کوم کړے دے ، هم هغه دے ما سره۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جناب انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: عرض یہ ہے جی کہ جو نوٹس پیر محمد خان نے دیا ہے اور جو انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا ہے، اگر وہاں پہ کوئی Clerical mistake ہو تو ان کی غلطی نہیں ہے۔ ویسے اگر آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگر میں اس کی جگہ پہ ہوتا تو واک آؤٹ کر چکا ہوتا، میں باہر چلا جاتا۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: نہیں، ہم مخالفت نہیں کر رہے۔ وزیر قانون صاحب، لاء منسٹر صاحب! آنریبل ممبر کو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے پیر محمد خان سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کو مزید وہ کر لیں کہ وہ اس میں امنڈمنٹ کر کے دوبارہ لے لیں۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! ما خو ورته اووئے چې دے کښې امنډمنټ ته مزید ضرورت څکه نشته چې زما اوس که درته اووایمه چې غلطی چا کړې ده؟ ما خو غلطی نه ده کړے ، زما نوټس خو صحیح دے۔ دا مو اعتراض هم نشته که دا هاؤس ئے مسترد کوی نو زما څه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه نه، مسترد کیدو ته نه پریږیدوخو۔۔۔

جناب پیر محمد خان: زۀ خو د ټولے صوبے په مفادو کښې، هغه خلق چې Overage شوې دی۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: دا جی حقیقت دادے چې د عبدالاکبر خان صاحب او پیر محمد خان صاحب خپلو اشارات کښې خبرې کوی او تاسو په روزګار کښې اچوی۔

(قہقہے اور تالیاں)

جناب سپیکر: زما په خپل خیال دومره هیوی ډیبیټ پرے اوشو، دا مهربانی اوکړه چې Withdraw د پاره خواست اوکړه۔

جناب پیر محمد خان: هسې یوه خبره کومه سپیکر صاحب، چرته کښې تاسو سوچ اوکړئ کنه، بادشاه چې چرته وائ، یو منظوری اوکړی نو هغه واپس نه اخلی۔ سپیکر منظوری اوکړه، هاؤس منظوری اوکړه، اوس خپله خبره دا هاؤس واپس اخلی۔

جناب سپیکر: دا خو هاؤس ته راوستې دے۔

جناب پیر محمد خان: دے د پښیمانی او خوری۔ دے د پښیمانی او خوری۔

جناب سپیکر: دا خوئے هاؤس ته راوستې دے، اوس خو دا د هاؤس پراپرټی ده۔

جناب پیر محمد خان: هاؤس د یو پیره اجازت راکړو، اوس د واپس کړی خپل اجازت۔ دوئ د اووئ چې مونږه اجازت نه ورکوو یا دے اووئ چې ریزولیوشن مونږه نه پاس کوؤ۔

جناب سپیکر: مولانا عصمت الله صاحب۔ زما په خیال د دوئ خبره واورئ۔

مولانا محمد عصمت اللہ: یہ قرارداد اپنی جگہ جی۔ لیکن یہاں پر آپ کی رولنگ کی خلاف ورزی ہورہی ہے وہ یہ کہ آپ نے ہاؤس سے پوچھا نہیں ہے، ہاؤس نے اجازت دی نہیں ہے اور بار بار فاضل ممبر کہتا ہے کہ مجھے ہاؤس نے اجازت دی ہے۔ کیا آپ نے ہاؤس سے پوچھا ہے؟

(قہقہے اور تالیاں)

جناب ظفر اللہ خان: نہیں، ہاؤس نے اجازت دی ہے۔ ہاؤس نے دی ہے۔

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مولانا محمد ادریس صاحب،

مولانا محمد ادریس: زما دا خیال دے چې دا پنځلس، شل منټه په دې ګپ شپ کښې زمونږ قیمتی وخت ضائع شو، دا کافی دے۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا محمد ادریس: آو جی۔ نور سنجیدګی پکار ده د دې مجلس، نو دا دغه نه دے پکار جی۔

جناب سپیکر: نه جی، Not pressed.

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زما د طرف نه Press دے ځکه چې دیکښې په ټولو صوبه کښې په لکھونو هغه Candidate ، په لکھونو چې هغوې تعلیم کړے دے ، هغوې محرومه کیږی غریبانان Overage شو۔

جناب سپیکر: فریش ریزولیوشن راوړه۔ فریش۔ ان شاء الله وابه ئے خلو۔ Mr. Farid Khan, MPA, to please move his resolution No.45.

جناب فرید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ قرارداد نمبر 45۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع دیر بالا میں پاسپورٹ آفس قائم کیا جائے"۔

محترم جناب سپیکر صاحب! ضلع دیر بالا یوه انتهائی پسمانده علاقه ده او هلته کښې اکثریتی خلق داسې دی چې هغه بیروزګاره دی او د تعلیم شرح پکښې کمه ده۔ سرکاری ملازمت پکښې هم نشته دے او کوم سرکاری سړے چې ریټائر کیږی نو هغه په خپل پنشن باندې خپل یو بچے بهر ته لیږل غواړی۔ د چا چې چرته یو دوه پټی یا دوه مرلے زمکه ده نو پکښې لږه خرڅه کړی او کوشش کوی چې بهر ته لاړ شې۔

جناب سپیکر: اوشو، اوشو۔

جناب فرید خان: لهذا خلقو ته ډیر غټ تکلیف دے چې پاسپورټ، سوات کښې پاسپورټ آفس وو مخکښې، هلته به تلل۔ اوس په لوئر دیر کښې شته دے خو اپر دیر یو ډسټرکټ دے۔ او د پاسپورټ آفس نه بغیر یو ډسټرکټ نامکمل دے، پکار ده چې پاسپورټ آفس پکښې راشي نو هغې ته مونږه ډسټرکټ وائیلے شو۔ نو په دې حواله سره دا یو معصوم غونتې قرارداد دې که پاس شي نو۔

جناب سپیکر: دا ریزولیوشن نمبر 45 چې آنریبل ممبر فرید خان Move کړے دے، دا د ایوان رائے ده چې دا دے پاس شي؟

(قطع کلامیاں)

آوازیں: هره ضلع کښې د جوړ شي۔

مولانا محمد عصمت اللہ: یہ مسئلہ ہمارے ضلع میں بھی ہے جی۔

جناب سپیکر: دا کوم امنډمنټ چې پکښې راغے چې په هره ضلع کښې د د پاسپورټ آفس کهلاو شي، دا تاسو ته منظور دے؟ هغه څوک یعنی مطلب دا دے کوم قرارداد نمبر 45 فرید خان په دې هاؤس کښې سره د ترمیم پیش کړے دے چې په هره ضلع کښې د پاسپورټ آفس کهلاو شي، آیا آنریبل ممبران چې هغوې د دې په حق کښې دی، هغوې د "هاں" اوکړی او چې څوک د دې خلاف وی، هغوې د نه اوکړی۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Speaker: Dr. Zakirullah Khan, MPA, to please move his resolution No.49. Dr. Zakirullah Khan.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔" یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع سوات شانگلہ اور بونیر کی طرح ضلع دیر اور چترال میں بھی مقامی لوگوں کو ذاتی رہائش کی تعمیر کے لئے عمارتی لکڑی کا کوٹہ مقرر کیا جائے"۔

جناب سپیکر صاحب! په ملاکنډ ډویژن کښې ټول فارسټ چې دی، هغه Protected دی، د هغې مالکان خلق دی او د دوئ د پاره پکښې، مقامی خلقو د پاره په هغه کښې لوکل کوټه وه او غیر مقامی د پاره سپیشل کوټه وی خو په دیر کښې نه دا لوکل شته دے او نه پکښې سپیشل شته۔ زهٔ درخواست کوم چې دا پاس کړئ او دے خلقو ته ډیر زیات انتهائ ضرورت دے۔ سمګلنګ کښې به هم کمے راشي۔ سمګلنګ به هم نه کیږی، د هغې مخ نیوے به هم اوشي۔ ځنګل به هم بے ځایه نه کټ کیږی۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا مفتی حسین احمد: جناب سپیکر صاحب! په دیکښې ئے د سوات ذکر کړے دے خو په سوات کښې هم دا کوټه نشته۔ نو په دې قرارداد کښې دا سوات هم ورسره شامل کړئ۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما جی سوات نه مطلب سوات فارسټ ډویژن دے جی۔ سوات فارسټ ډویژن، ضلع نه جی۔

جناب سپیکر: ملک صاحب۔

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): وائ۔

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

نو زهٔ دا وایم جی چې دا کومو ضلعو کښې ځنګلے شته، هلته خو پکار ده کوټه۔ خو دا کوم یو کښې نشته، دا د پکښې شامل شي جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔واقعی جی چې دا حساس مسئله ده چونکه انچارج منسټر صاحب نشته دے او ده نه لکه د مختلف خلقو مختلف سوچ وی چې کوم ځایونو کښې اوسی ځنګلے دی، د هغې خلقو یو سوچ دے او چې کوم ځائے کښې ځنګلے نشته د هغې خلقو بل سوچ دے۔ زما خیال دا

دے چې آنریبل ممبر صاحب او انچارج منسټر صاحب او مونږه په شریکه کښېنو چې د دیر او د مخصوص علاقے ذکر دوئ اوکړو، مونږه به دا ممبران پخپله باندې کښېنو، پخپله به د دې یو Solution راوباسو او انچارج منسټر صاحب به هغه Solution بیا Implement کړی۔ لکه په دې کښې مختلف سوچونه دی چې کوم ځائے کښې ځنګل شته دے د کومو خلقو، د هغوې یو سوچ دے۔ چې کوم ځائے کښې نشته دے، د هغوې بل سوچ دے۔ نو د دې وجه نه زهٔ وایمه چې دا مونږ پخپله کښېنو او پخپله باندې دا مسئله لوکلی حل کړو۔

جناب سپیکر: آنریبل ایم پی اے صاحب۔ زما په خیال د وزیر صاحب دا تجویز به معقول وی، مناسب به وی۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: زما خیال دے چې د دوئی دے تجویز سره زمونږ اتفاق دے۔

Mr. Speaker: Not press.

وائ ټائم ختم شو، زهٔ څه اووایمه؟

جناب عبدالاکبر خان: دوه بجے دی جی۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 9:30 A.M., tomorrow morning.

(اجلاس مورخہ 30 مئی 2003ء بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)